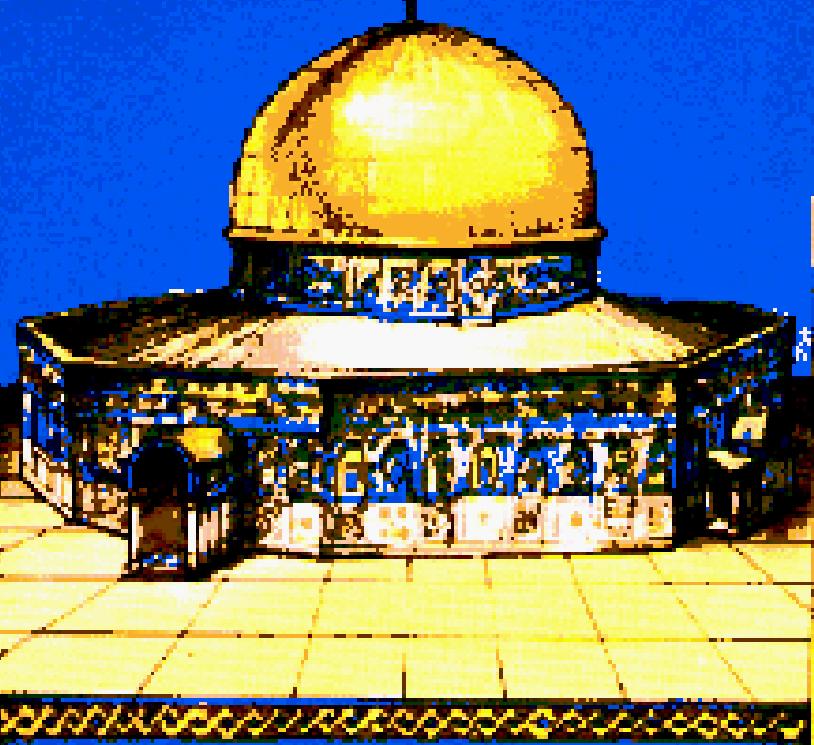


مسلمانوں کے لئے
نئی تخلیق کی کتاب



مسلمانوں کے لئے نئی تخلیق کی کتاب

از
فل گوبیل و نسیم منیر

حقوق ناشر حق فل گوبیل اور نسیم منیر محفوظ

فہرست کتب

اول.. زمین کی جائیج
دوئم.. نبی تخلیق کا سیدھا راستہ
سوم.. نئے تخلیق کردہ مسلمان کی دعائیہ زندگی
چہارم.. نیا تخلیقی اعتراف
پنجم.. نبی تخلیق کی زیارت
ششم.. نئے خلق شدہ مسلمانوں کے لئے گھر میں
مسجد اور مسجدی مدرسہ کس طرح شروع کیا جاسکتا ہے

فرہنگ
شرح

کتاب اول: زمین کی جانچ

سچائی کی آپ اپنے گھر میں کس حد تک پذیرائی کرتے ہیں؟

کیا آپ ہمارے باب حضرت حضرت رواہم کی مانند ہیں؟

جب تین آدمی اس کی رہائش گاہ پر پہنچے،
حضرت رواہم جان گیا کہ وہ اصل میں کون ہیں۔

انسان کے بھیس میں فرشتے،

گرچہ اسکی گھر بیوی کا فرد کی طرح بس رہی تھی
بھر بھی ہمارے باب حضرت رواہم نے

ان کے پیغام کے لئے
پنڈول کھولا (۱) (توت نبراد بھیجئے)

کسان اور چار قسم کی زمین

مختلف لوگوں کا سچائی کی طرف مختلف رذائل ہوتا ہے

جیسے جب ایک کسان شکوہ تا ہے

مختلف قسم کی زمین مختلف رذائل غاہر کرتی ہے۔

بیتل مشہور ہے

فرض کریں کہ ایک کھان شکوہ نے کے لئے جاتا ہے

جیسے عی کھان نشیخ ہوئے

مکھوچ روہ کے کنارے گرے

اور پرندوں نے آکر انہیں چک لیا

مکھوچ پھر لمی زمین پر گرے

چال پر وہ جلدی ہی آگ آئے

لیکن جب سورج نکلا تو

زیادہ مٹی نہ ملے پر جانہ پکڑی

لور جلد سو کھے
اور کچھ بھاڑیوں میں گرے
اور بھاڑیوں نے بلاہ کر انہیں دبایا
اور کچھ بھی زمین پر گرے
اور آگے اور بڑھے
اور بلاہ کر پھل لائے
پکھو سو گنا
پکھو ساٹھ گنا
اور پکھے تھیں گنا

بیتل کی توضیح

چائی، بو نے والے کے ہاتھ سے نکلنے والے بھی کی ماں دیں
وہ کان جو چائی سننے ہیں
جھنفر ڈم کی زیسوں کی ماں دیں
جن پر بو نے والے کا لئے گرتا ہے
سمجھ رکھنے والے کان چائی سننے تو ہیں
لیکن شیطان آتا ہے اور
راہ کے کنڈے پر ندوں کی ماں دیں
چائی کو واڑے جاتا ہے۔
اور جیسے ہی چائی سننے والے کے دل میں بوئی جاتی ہے
بے ثبات کان چائی سن تو لیتے ہیں
اور خوش ہو کر خوش آمدید بھی کہتے ہیں
لیکن سننے والے کی خود کوئی پا کدار جو موجود نہیں ہوتی
اور وہ قائم نہیں رہتا
جب سچائی کی خاطر کوئی مران اور
ستائے جانے کا وقت آتا ہے

تو اس قسم کا سنتے والا ایک دم گر جاتا ہے
 اور اپنی خواہ شوں میں نئے کان کلام سنتے تو جیں
 لیکن دنیا کی گلریں
 اور بھائی دوست
 لورزندگی کی راتیں
 کانٹوں کی اندیں جو ہے کہ چائی کو دبانتی ہیں
 اور سنتے والے کے اندر قطعی کچو پیدا نہیں ہوتا
 بحریف، بکھر جو حرکتے والے کان، کلام سنتے ہیں
 جیسے اچھی زمین پر حاصل کرتی ہے
 اس قسم کا سنتے والا بھی پیداوار لاتا ہے۔
 جیسا کہ سو گنا، ساخنے گنا اور تمیں گنا
 زیادہ سنتے والے اس سے چائی پا سکتے ہیں
 جس کے پاس نیچے وی گئی جمل کی چائی سنتے والے
 کان ہوں، تو وہ نے!

لنِ خال

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک ہر من تھا
 جسکے دو پیڑے تھے
 پھوٹے چھٹے آکر کہا
 اے بابا! کا جو حصہ
 جو مجھ کو پہنچتا ہے
 دراثت کے مظاہن
 مجھے دے دے
 بابا! نہ اپنال مثاع
 اپنے بڑے اور پھوٹے پیڑے میں بانٹ دیا
 اس شخص کا برا بیٹا صاحب ایمان
 اور پاچ وقت کا نمازی تھا

اور کئی مرتبہ جو چکا تھا
اس کی نہ بھی ریاضت کے باعث لوگ اسے
عزت کی لگادے دیکھتے تھے
یہ وہ شخص تھا جو مسجد میں
باکال طریقے سے نماز پڑھاتا تھا
اور جب قرآن پاک کی علاوت کرنا
تو لوگ دیگر رہ جاتے

چھوٹا یہ ناغلط راستہ اختیار کرتا ہے

پہت دن نہ گزرے کہ چھوٹا یہ
اپنے سب سچے بھج کر کے
دور دراز ملک کو روشن ہوا
وہاں اپنے ممال
بے چلنی اور آمد اگی
میں اڑا کریا
اور جب سب کچھ خشم کر چکا اور باب پکا دیا کہ جھباقی سرہا
تو اس ملک میں سخت کال پڑا
اور وہ محاجن ہونے لگا
اور وہ انھا اور ایک حری کے ہاں جا لازم ہوا (۲)
اس نے اسکو اپنی زمین پر سورچانے لے چکا
اور اس سے آرزو تھی کہ جو محلیں سورج کھاتے تھے
آنہی سے اپنائیں گھرے
لیکن اس کے سامنے سورجوں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا تھا
اور اس سے کوئی سورج کی خواہ اک بھی نہ رہتا تھا

چھوٹا بیٹا اپنے غرور اور خودستائی کو ترک کرتا ہے

اور پھر جب اسے ہوس لایا
اور عقل سے سوچنے کا
جیسے ایک امیر باب کا حقیقی بیٹا سوچ سکتا ہے
تو اس نے کہا، "میرے باپ کے کتنے ہی مزدوروں کو
افریلاتے روٹی ملتی ہے اور میں یہاں بھوکا مر رہا ہوں
میں بھیڑ کر دگالوں سیدھے راستے پر چلو گا
میں انھوں کراپنے باپ کے یاں جاؤ گا
اور اسے کھو گا

"لے باپ میں نے آسان کا
اور تیری نظر میں گنجگار ہوں
اب اس لائق نہیں رہا کہ بھر تبر ایسا کھلاوں
مجھے اپنے بیٹے جیسا نہیں بھج
اپنے مزدوروں جیسا کر لے"

پس وہ انھوں کراپنے باپ کے گھر کی طرف چلا

باپ کے پیدا نے ہماری کوراسی میں بدل ڈالا

لبخ کا صینہ
شروع ہوا
بدا پونچھا ایک مٹھیں دل رکھتا تھا
کچھ وقت پسلچھ پر شہ جانے کا نیٹ کر چکا تھا۔
چھوٹا بیٹا بھی دور ہی تھا
باپ نے اسے دیکھ لیا
اسے دیکھ کر باپ کو پیدا ہوئے تو اس آیا
دوز کراپنے چھوٹے بیٹے کو

اپنے گلے لگایا
 اور محبت ہرے دل سے
 اسے چھٹنے لگا
 چھوٹی بیٹنے اس سے کما
 اسے باپ، میں آسمان اور
 تیری نظر میں آنکار ہوں
 اس لاکن نہیں رہا کہ تیر پینا کھلاوں "۔
 باپ نے تو کروں سے کہا،
 "چھٹے سے اچھا جامہ لا دلوں
 اسے پہناؤ
 اور اس کے ہاتھ میں انگوٹھی
 اور پاؤں میں جوتی پہناؤ
 اور پلے بنوئے بھڑے کو لا کر فوج کرہ
 ہم قربانی کریں گے
 جیسی کہ عید الاضحی کے وقت کی جاتی ہے (۲)
 بیٹے کی نجات کا جشن منایا جائے
 جیسا کہ حضرت ابراہیم کے وقت سے اب تک منایا گیا ہو
 کیونکہ میر پیغمبر وہ تھا
 اب زندہ ہوا ہے
 کھو گیا تھا
 اب ملا ہے"
 پس وہ جشن منانے لگے۔

بڑے بیٹے کا غرور اور خود ستائی ترک کرنے سے انکار

اب برا پینا
 انھی مسجد سے واپسی آیا تھا

راتے میں جب وہ گھر کے نزدیک پہنچا
تو اس نیتاب اور بیٹے کے
3WP
وصال کی آواز سنی
بڑے بھائی نے تو کر کو بیلایا
اور ماجرہ دریافت کیا
تو کرنے اکر بڑے بیٹے سے کہا،
”تیرا بھائی صحیح سلامت لوٹا ہے
اور تیرے باپ نے حکم دیا ہے
کہ قریلہ دی جائے اور جشن منایا جائے“

اب بڑا بھائی طیش میں آکیا
اور اندر چانے سے انکار کیا
وہ ایسے دین کو نہیں مانتا
جس میں ایسے کام کئے جائیں
کیا اللہ تعالیٰ ایسا کر سکتا ہے؟ (۲)
— کیا اللہ تعالیٰ ایسی باغی جلت رکھنے والے
بیٹے کو انعام و اکرام سے
نواز سکتا ہے؟
اور نہ صرف یہ بلکہ ایسا بیٹا
جس میں کوئی گئی نہ ہو
یا جس نے قطعی طور پر کبھی
کوئی اچھا یا سیدھا کام کیا ہے،
— کیا اللہ تعالیٰ ایسے باپ جیسا کام کر سکتا ہے؟
بڑے بھائی نے تیرہ کر لیا کہ وہ کبھی بھی اپنے باپ جیسا نہ گا
لور بابر اندر ہیرے میں بیٹھ گیا لور رنجیدہ نہوا

باپ کے کلام کو نہ جانا

اس وقت بڑے بھائی نے
سمجھا کہ شاید ایک نوکر اُسکی طرف آ رہا ہو
گروہ درحقیقت اسکا باپ تھا
جو خود اس کو سمجھانے آ رہا تھا (۵)

تاکہ بودا پینا
عقل سے سوچنا شروع کرے
اور گھر کی خوشی میں شامل ہو
سواس نے بیٹھ کی منت کی
لیکن بیٹھے نے باپ کو جواب میں کہا
وکھے کتنے درسوں سے ایک غلام کی طرح (۶)

تیری الماعت کر دارہا
لور میں کسی جھجک کے بغیر یہ فخر سے کہہ لکھتا ہوں
کہ میں نے پوری د بھی کے ساتھ
اُس گھر کی روایات کو در قرار د کھا
بجد میں مجبد سے وابھی پر کیا دیکھتا ہوں
کہ باپ اور مسرف دیپنے کے
وسال کی اولاد میں گونج ہوئی ہیں
کیا مجھے اپنے آپ کو اتنا گرا اندازی کیا
کہ گھر میں داخل ہو کر اس قسم کے میل ملاپ کا حصہ من جاؤں

باپ کے شخصی کلام کی وراثت لور گران قدر موت

باپ نے پر بیٹالی کی حالت میں بیٹھ کی طرف
پیدا سے دیکھا اور کہا

جیسیں معلوم ہے کہ ایک دسمی کو کس قدر
 گرال قدر موت سے گذرنا پڑتا ہے
 تاکہ اس کی تمام ملکیت وارثوں کو مل سکے
 مگر تم کہتے ہو کہ تم مجھ سے پیدا کرتے ہو
 ایک حق جانب غلام کی طرح
 ن کہ ایک ہر دس مند حلیم ہیجن کی طرح
 باپ نے اسکے شانوں پر اپنا بازور کھالو کما،
 مکیا تم مجھے بالکل نہیں جانتے
 کہ ایسے شخص کی خوشی میں نہ شامل ہو سکو
 جو کہ صحیح راستے سے بھلک چکا تھا
 مگر اب تجدیدی عمل سے لوٹا
 اور راہنمائی پا لی
 تیری ہی طرح
 تیرے بھائی میں بھی فطری جلت تھی
 جو سردہ تھی مگر اب دہ عال ہوئی ہے
 کہ دصال کی پیڑت زندگی پائے
 اپنے باپ کے گھر ان کے ولادت کی طرح۔ (۷)

کیا آپ تحقیق فوکا دل حاصل کرے کے آرزو مند ہیں،
 ایک چھوٹے پچ کا دل،
 دل جو سچائی کو پچانتا ہو؟

کیا آپ نے حضرت ہیجن اس کے بارے میں نہیں پڑھا
 کہ وہ شخاء دیگان کو جواند ہے پیدا ہوئے
 اور کوڑھیوں کو۔ اور مردوں کو زندہ کرے گا؟ (۸)
 انہوں نے لوگوں کے لئے ایسا کیوں کیا؟

اس واسطے کی زور میں لکھا ہے
 کہ خدا کا پنکھا مہال کر کے ان کو خناودے گا
 اور ان کو جنم کے گزھے سے رہائی دے گا (۹)
 کیا آپ نے نہیں پڑھا
 "سچ، عیسیٰ، یوسف اللہ مریمہ"
 اللہ کا رسول تھا، اور اس کا کلر (۱۰)
 خدا نے بیویش اپنے گلے سے پیدا کیا
 جیسا باب اپنے اکتوتے یعنی سے پیدا کرتا ہے،
 اور اس کا کلر بیویش سے
 اللہ کی صرفت رہا ہے
 جیسے پیدال پنے باب کا پرتو ہے۔
 کون کافر یا مرمیم کا نام لے گا؟
 وہ محض اپنا جسم مستعار دینے والی تھی۔
 کیونکہ اللہ کی کوئی بیوی نہیں اور کوئی یاں نہیں اور کوئی شرکیں نہیں
 اسے کبھی کسی انسان کی ضرورت نہیں دیتی
 وہ ہونے کے لئے جو وہ بیویش سے ہے،
 یعنی ایک اور واحد خدا

صرف ایک پچ کے دل کی مانند انسان ہی سچائی کو جان سکتا ہے

کافی پچھوپا ہے کہ حضرت عیسیٰ جوان اللہ کا کلر ہیں
 ارض مقدس میں بہت لوگوں کو خناود دیتے رہتے۔ اور
 جب وہ بیٹھ گئے،
 ہر چلاشی حضرت عیسیٰ کے پاس
 اپنے پچ کو لايا
 تاکہ وہ اس پر برکت چاہیں۔
 پس، بڑی شفقت سے، حضرت عیسیٰ نے

جو خدا کے دل کے پیار کو مر لعش کرتے ہیں
ہر ایک کو انھیاں
اور ہر چیز کو
یادی بداری اپنی گود میں خالی۔
اور اسی وقت آپ کے خواہیوں نے
بے صبری کے ساتھ مداخلت کی اور دالدین سے کما
کر فن کو جانا ہو گا۔

لیکن حضرت عیسیٰ یحییٰ سے پیدا کرتے تھے جو، جیسے کہ ہر کوئی جانتا ہے،
پھر ٹھیک سے لور پورے دل سے لے لیتے ہیں جو کچھ ان کو دیا جائے۔
چھوٹے پچھوٹے کو تھوڑے سمجھتے ہیں
اسی شکر گزاری کے ساتھ ہی یہ وہ خدا کے ہاتھ سے ملی ہو۔

اور وہ کسی ایسے رجحان سے کہ وہ
خیال کریں کہ وہ کسی ایسے کام کے باعث خدا کی مریانی کے سبق ہیں۔
اس لئے کہ ان کی اپنی چھوٹی سی تظریں
وہ عکسندی سے اپنے بارے میں نہیں جانتے
کہ انہوں نے کوئی اچھا کام کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ نے کہا،
چھوٹے یحییٰ کو میرے پاس آئے وو
اور انہیں منع نہ کرو۔

کیونکہ ایسے لوگ جو ان جیسا دل رکھتے ہیں
خدا کی بادشاہی ان کی ہے۔

میں تم سے بالکل سچ کتنا ہوں،
جو کوئی بھی

ایک چھوٹے چیز کی طرح
خدا کی بادشاہی کو
قول نہ کرے

وہ اس میں ہر گز داخل نہ ہو گا۔ (۱۱)

اس وقت سے چائی نقول میں گم نہیں ہو گئی ہے
بھے باپ کے چائی کے شخصی کلام کو
چھوٹے پچھی پہچان سکتے ہیں

حضرت میں کو اپنے لوگوں سے ایک تکلیف تھی،
کہ وہ صحیح تفسیر کو دیا بیتے تھے
جو کہ الہامی تو شتوں میں انگلی آمد کے پارہ میں تھے
تاہم، جنہوں نے کوشش کی کہ اللہ کی کتاب کے مکافہ کو چھپدیں (۱۲) کامیاب نہ ہوئے
جیسا کہ ۱۹۳۴ء میں ایک مسلمان پیغام نے ثابت کر دیا
جب اس نے خر مردار کے طوار دریافت کئے۔
ہر لذبا کسل کی ہر کتاب (سوائے ایک کے) کے نہایت قدیمی حصے
تحریری نسخہ جات کی عکل میں مل گئے،
اور شک و شبہ کرنے والے عالم شرمندہ ہوئے
جو باکسل کے صحیح ہونے اور قابل اقمار ہونے
اور غلطی سے سزا ہونے پر حملہ آور رہتے تھے (۱۳)
کیا آپ قدیم انبیا کو پڑھنا چاہتے ہیں
ایک چھوٹے پچھے کے طیم دل کی طرح؟ (۱۴)

کتاب دو مم :
نئی تخلیق کا سیدھا راستہ

خدا کو علم ہے کہ آپ کمال رہتے ہیں۔

اور یہ علم شیطان اور جنات کو بھی ہے۔
 یہ ایک مرد خدا پر جدید دور میں
 ظاہر ہوا۔
 یہ ایک بھی کمال ہے۔

دعا کا مجزائی جواب ملا۔

ایک مرد خدا ایک صحیح اللہ کو پکار رہا تھا
 کہ جماعت میں زیادہ لوگ آئیں
 دو اللہ کے حضور مسیح دریز تھا
 اور اوپری آواز میں الجا کر رہا تھا
 پھوٹ سے کرے میں خلد
 یہ ایک قریبی مسجد تھی
 جس میں لوگ دعا کے لئے ملتے تھے
 کیونکہ میدین رہنماؤں کو
 اللہ سے زیادہ سیاست سے دلچسپی تھی
 جنہوں نے اللہ کی جماعت کو
 عوامی اجتماع کی وجہ سے ٹالیا ہیر کیا تھا
 لیکن تعریفِ خدا نے واحد کی ہو جو دناؤں کو سنبھلے
 جب ہم اسکو پکارتے ہیں
 ہمارے خدا بیسا الور کوئی نہیں
 تعریف صرف اسی کی ہو
 وہ کسی جگہ پر فرماتا ہے
 ۔۔۔ کے پکانے سے پہلے میں جواب دوں گا
 لور جب وہ دعا کری رہے ہو گئے تو میں اُن لوگوں
 درحقیقت مرد خدا کی دعا
 اسکی الجا کرنے سے کی بخخت پہلے ہی سن لی گی

جیسا کہ کہا گیا ہے،
”محظی کو اپنے احکام پر لے جل
کہ اسی میں میری خوشنودی ہے“

تاجیم عائشہ اور احمد کو علم نہیں تھا کہ یہ مرد خدا
کس گاؤں میں رہتا ہے
اور نہ یہ یہ کہ اسکا گمراہ کسی گلی میں ہے
لیکن تعریف صرف خدا کی ہو
کیونکہ کہا گیا ہے،

”تم کلام میرے پاؤں کے لئے چڑھ
اور میری دل کے لئے روشنی ہے“

مجزہ رونما ہوتا ہے

اسی رات مجزہ ہونے سے پہلے
احمد اور عائشہ نے ہوش میں ایک کردہ لیا
جو اس جگہ سے کچھ ہی دور تھا
جہاں مرد خدا رہتا تھا
اسی چج

جب مرد خدا
اللہ سے خلوص بول کے ساتھ دعا کر رہا تھا کہ اور لوگوں کو مجھ
عائشہ اپنے پیچے کو لے کر جمل قدمی کے لئے فلی
اور وہ گلی میں جاری تھی
جب وہ جمل رعنی تھی
تو وہ ایک علات کے پاس پہنچی

جہاں مرد خدا بجدہ دریز تھا
اور خدا کو پکار رہا تھا
(کو کہ علات پر کچھ لکھا ہو لند تھا

لورنہ تی کوئی ایسا طریقہ موجود تھا کہ جانا

چاکٹا کہ سرو خدا (اللہ تعالیٰ)

عائشہ رکی لورا ایک گزر تی ہوئی عورت سے دریافت کیا

کر کیا اسے کسی سمجھ کا علم ہے

جہاں اس ملائے میں دعا کی جائے

راہ گذر عورت ایک نوریدہ نظری

جس کا تعلق خدا کے لئے ستائے گئے اُس کروہ سے تھا

جو سرو خدا کی رہائش گاہ پر اکٹھے ہوتے تھے

ذ صرف یہ

بلکہ ان عورتوں کا

رضائے الٰہی سے

سمجھ کے سامنے ہی

آمنا سامنہ ہوا

خداوند پچے آدمی کے قدموں کو قائم کرتا ہے

یہ کجا جاتا ہے

بہت سے اپنی تعلیمیں فلسفی کرتے ہیں

وہ نہ لوكام کو جانتے ہیں لورنہ تی خدا کی طاقت کو

لورنہ خدا کے پیدا کو، جو سمجھ سے بالکل باہر ہے

جو کچھ اللہ پلے سے جانتا ہے وہی اس کی پلے سے رہتا ہے

صل ملا کران کے لئے بھائی پیدا کرتے ہیں

جو اللہ سے پیدا کرتے ہیں، جو اس کے مقصود کے لئے بلائے گئے ہیں

وہ مبارک ہیں کیونکہ وہ اس کے کلام سے غور نہیں کھاتے۔

اسی لمحے پر

جو نئی سرو خدا نے ان الفاظ کے ساتھ

اپنی الحجۃ سمیٰ اے خدا ہمارے پاس اور لوگ مجھ

دروازے پر دستک ہوئی

مرودخدا کو عائش کے بارے میں کوئی علم نہ تھا
کیا آپ جانے ہیں میں اور میرا شور
کمال جماعت ڈھونڈھ سکتے ہیں "عائشہ" نے پوچھا
"ہاں" مرودخدا نے حیرانی سے کہا
"الحمد للہ عائشہ نے کہا
"کیونکہ ہم ایک خاص مرودخدا کی
حلاش میں ہیں"
بھروسے اپنا نام بتایا
میا آپ سنا کیے ہیں کہ میں کسے کمال مل سکتی ہوں؟
میں وہی ہوں۔ مرودخدا نے جواب دیا۔
"کیا۔" عائشہ شذرererگی
پس مرودخدانے دیکھا کر
اس کی دعا کا جواب اچانک لور بھجوانہ طریقے سے ملا۔
خدانے عورت کی مرودخدا نک رہنمائی کی
راہنما جانتا تھا کہ وہ کمال رہتا ہے
کیونکہ راہنما کلم گل ہے
اوی گھری جماعت ایک بد بھجوٹھے گی،
بے دین لوگوں کی چالفت کے بغایب جود۔
اور عائشہ لور اس کے شوہر احمد دلوں نے
سندر میں اسلامی تین ٹھیک نیتی کے لئے
غسلِ موت کی اطاعت کی،
لور اپنے بالمن کی صفائی کے لئے اللہ کو پکارا
لور تینی زندگی کے وصو میں واپس ہوئے
لور اللہ کی لازمیں روح میں سیئے عن جائیں
یہ دس سال پسلے والی ہوا
بھروسہ مرودخدا کی دوسرا جگہ چلا گیا۔

رسول اللہؐ ایک اور سچرہ ہو۔

کیا ایک مجرم کی ضرورت ہے

جو فرق خاہر کر سکے

ایک پچ مسلمان استاد میں

اور ایک بادشاہی مسلمان استاد میں ۲

کچھ یہ عرصہ پلے احمد نے مرد خدا کو

دوسرے ہمراستے کے لئے ٹیکلیون کیا

کہ عائشہ طلاق پاہتی ہے

ان کی ازدواجی زندگی میں کچھ سائل تھے

اور وہ مدد کے لئے کسی بور آدمی کے پاس گئی تھی

جو کہ ایک دھوکے باز شخص تھا، مگر

ایک ابھی مرشد ہونے کا درجہ تھی کرتا تھا

لیکن حقیقت میں وہ ایک جھوٹا اور بادشاہی مسلمان مرشد تھا

وہ جنت مترکی دینیا میں گھونٹنے والا،

تو یہ دھانگے کرنے والا، السوں مگر،

جاتا کا آٹا، طسمات لور و حول سے رالمد رکھنے والا،

خدا کو عوید لوی کرنے والا، بھری مریدی، قسمت کا مال تانے والا،

جادوی الغاظ استعمال کرنے والا اور بری خواہی رکھنے والا تھا۔

کیونکہ کامگیا ہے۔

جب ڈاؤں کی طرف (یعنی خدا کی طرف) رجوع لا

اور صلح رکھ

تب ہی بھالائی تیری طرف آئیں:

لیکن کچھ لوگ جاتا لور شیاطین سے زیادہ تعقیل رکھنا پسند کرتے ہیں

ذکر اللہ کے کلام سے، جیسا کہ کامگیا ہے

”میرے لوگ تیرے کلام کے علم کے بھر بھاک ہو رہے ہیں

کیونکہ انہوں نے تیرے کلام کے علم کو رد کیا۔

یہ جنت کی مدد حاصل کرنے والا
 جس سے عائشہ نے مشورہ کیا
 اس نے اسے مجنون اور اطمینان کا وعدہ کیا
 حتیٰ کہ جسم سے باہر نفسی تحریات کے ذریعے
 اس نے اس کو زوالِ عالموں جو سوری افکار میں ظاہر
 ہوتے ہیں ان سے رہا اور استرالیہ رکھنے کی پیش کی۔
 ایسے جعلی رہنا، جیسا کہ یہ شخص بھی تھا،
 شیاطین کی مانند ہیں جن سے یہ راحڑ رکھتے ہیں۔
 یہ غلط نہ بھی خواجہ فردوس ہیں جو
 اللہ کے خالموں کے بھیگیں میں نظر آتے ہیں۔
 ایسے جعل سازوں سے کچھ بھی غیر متحق نہیں ہے
 اگر، ایسا کہا گیا ہے
 ”شیطان بھی اپنے آپ نورانی فرشتہ کا ہم محل سایہ ہے
 اور ڈھونڈتا ہے کہ کس کو پھر لے کھانے

مرد خدا عائشہ لورا احمد کو شادی کے بارے میں
 بادشاہت کی اصطلاحات میں سکھانے کا فیصلہ کرتا ہے۔۔۔

”سبارک ہے وہ جس کے ہاتھ میں بادشاہت ہے۔۔۔ (۱۵)
 لوہبے شک اس کے ہاتھ مبارک ہیں
 جس کو بادشاہت کا گل اقتیار دیا گیا ہے
 یعنی اللہ کا کلام
 تو بھی خدا کی بادشاہت
 لفڑا میں نہیں
 بلکہ طاقت میں ہے

— مرے والے انسانوں کے الفاظ میں نہیں
اور نہیں قلی دنیا وی طاقت میں
کیا اللہ کے زندہ کلام نے خود اعلان نہ کیا،
سمیری بادشاہی اس دنیا کی نہیں،
اگر سمیری بادشاہی اس دنیا کی ہوتی
تو سمیرے خادم جملہ کرتے۔ (۱۶)
خدا کی بادشاہی کی طاقت اس کے کلام میں ہے
اور اس کا کلام کیا فرمائے ہے؟

اللہ نے اپنے قوی عمل سے ہمیں اپنی بادشاہت میں لانا چاہا۔

امدادی سے
انسانیت اللہ اور اس کے کلام کے
سردمے راستے سے
بہت بھی حمی۔
پسلی عجم سے
جنونیک وجہ کی پہچان کے
درجست کے بیچے دیا گیا
انسانیت نے اللہ اور اس کے جلال کے خلاف
ختیر کام کیا۔
اور اللہ کا جلال کیا ہے
اگر وہ قدرت کا کلام نہیں ہے؟
لواسکی جلالی قدرت کیا ہے
اگر وہ اسکی حضوری کا کلام نہیں ہے؟
تمہارے نیوں میں سے ایک نئی کہا ہے:

سمیحہ، سینی، یوسف کن مر ۱۷،
اللہ کار رسول تھا، لور اسکا کلک
جسے اس نے مریم پر غصہ ریا۔ (۱۷)

لیکن اسکا کلک جسے اس نے مریم پر غصہ ریا

اس کے متے

دنیا کی تحقیق پر لکلا۔

کیونکہ لکھا میں

کلام تھا

اور کلام خدا کے ساتھ تھا

اور کلام خدا تھا۔ (۱۸)

قدرت اور حضوری

اللہ کا ازالی کلام تھا؛

اور ہر شے

کلام سے پیدا ہوئی

اور کلام کے بغیر

کچھ بھی پیدا نہ ہو۔

جب کلام

ظاہر ہوا

ایک انسانی محل میں

جو کہ سچا آدمی ہے

سیدھے راستے پر

جوز عدگی کے درخت کی طرف جاتا ہے

اور اس کے شاگردوں نے اس کا جلال دیکھا،

جلال جو کہ صرف

اللہ کے ذاتی اور ازالی کلام کا ہے،

وہ فضل اور سچائی سے معور ہے۔ (۱۹)

کون کافر میں سریج کا نام لے گا

”خدائی عکفیر میں بھسٹے خدا بوس میں سے ایک کی طرح ۲۰“ (۲۰)

اے علیؑ کے اندر وہ

تم سوچتے ہو کہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ نے خداوی کی؟

کیا کافر ہے!

کس کا ایمان ہو سکتا ہے کہ اللہ خداوی کرے گا؟

کیا تمہد بخیال ہے کہ ہم خدا کے کل کو

نحوی معنوں میں اس کا پیٹا مانتے ہیں؟

ہر سوچ نہیں!

مریم اپنا جسم مستعار دینے والی سے کچھ بھی زیادہ نہ تھی! (۲۱)

کیوں نکہ اللہ کی نہ کوئی زوج ہے نہ مال، نور وہ کوئی شریک

اور وہ ہی اسے کسی آدمی کی ضرورت تھی

وہ ہونے کے لئے جو دبیش سے ہے۔ حقیقی ایک!

خدا اپنے ازیٰ کلام اور اپنی ازیٰ روح کے ساتھ

لب سے وحدت میں موجود ہے۔

کون کافر اس کے در علیؑ سوچ سکتا ہے؟

کیا آپ اس تدرنا کبھی ہو سکتے ہیں

کہ ایسا کہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے ازیٰ کلام

اور اپنی داگی روح کے بغیر موجود تھا؟

کیا آپ کہیں گے کہ ایک وقت ایسا تراجمب اللہ تعالیٰ بلکہ خاموش تھا

اور اپنے زندہ کلام کو لو اکرے سے قاصر تھا؟

کیا آپ کہیں گے کہ وہ ایک وقت اپنی روح کے بغیر تھا،

انپر داگی روح کے بغیر؟

ایسے کافر اپنے تصوراتی خدا کیماں تم جس کی وہ پرستی کرتے ہیں

وہ کچھ کر گزرتے ہیں جو دہ خوبیوں میں بھی خود اپنے ساتھ نہ کریں

— ٹھا، اس کے تمام زندہ فرمان اور زندگی کو رد کر کے

اس کو بے زبان اور بے جان ذات پھوڑ دیتے ہیں۔

کاش ایسا ہو کہ یہ خوب دیکھنے والے جاگ جائیں اور ایسے محل خیالات

کو ترک کر کے اپنا منہد کریں اور اپنی عاقبت سوولیں۔

اسکے چالئے وہ اپنے آپ پر فخر کرے ہیں

کہ ان کے بے زبان اور بے روح خدا کا کوئی مشریک "نس" ہے

جب اللہ تعالیٰ اپنا خیال ظاہر کرتا ہے تو وہ اپنے کلام کے ذریعہ ہوتا ہے

کیونکہ اس کا کلام اللہ تعالیٰ کے ذہن کو مشکل کرتا ہے

اگر ہم اپنی سوچ کے اندر از کو ختم کر دیں

اور اس کے کلام میں زندہ ہو جائیں۔

مرد خدا نے عائشہ اور احمد پر یہ سب کو

نمایا ہے اور ان کو بتایا کہ وہ کبے سیکھ سکتے ہیں

کہ وہ اس ذہن کی سوچ سوچنے

جو کہ کلام کے مقدس لوراق میں آٹھ کارہ کیا گیا ہے۔

کیونکہ یہ اسی کی شبیہ ہے جس میں ہمیں غسل کیا گیا ہے

یہ اسی کا جلال ہے جس سے ہم محروم ہو چکے ہیں،

اپنی سوچ میں بے اثر

اور اپنے بے عمل تصورات کے اندر ہر دل میں گر۔

لیکن اگر بہم جنگلی جانوروں کی ہاتھ دن ہی چکے ہیں

(اس جمالات کے باعث جو ہمارے اندر ہے

اور اس اندر ہے پن کی وجہ جو ہمارے دل میں ہے)،

یہ اس وجہ سے نہیں کہ اس نے ہمیں ایسے مالیہ ہے

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جانوروں کا ذہن نہیں دیا

بھر خود اپنے جیسا لاماغِ خطا کیا ہے

ایک عقلی اور حقیقی دلاغ

جو اسکی پاکیزگی میں اس کے ساتھ رفاقت کا الیں ہے

ہمارا نہ ہب ہماری سیاہ کاریوں کی پردو پوشی کرتا ہے

تھام، ہماری گنگا رفطرت نے ہمیں اپنے پاک خدا
سے الگ کر دکھا ہے
لور، اُس بیداری کرنے والے کی چاند لاری میں،
ہم خود بھی بد کار ہو گئے ہیں،
گو کہ ہم اپنے نزدِ رب کے لبدے کے نیجے،
اپنے گناہوں کو چھپانا پسند کرتے۔
لیکن اللہ تعالیٰ عظیموں میں نہیں اڑ لی جاتا
ہم کی نظر وہ میں تمام چیزیں
ٹھکی اور کھٹکی ہیں
جیسے ساتھ بیر حال ہمارا تعلق ہے۔
وہ جس نے آنکھ میانی
کیا وہ خود دیکھ نہیں سکتا؟
یہاں تک کہ مصلحہ باز بھی جانتے ہیں
کہ ہم اپنے باب پشیطان کے ہیں
اگر ہم اپنے باب کی سی بڑی خواہش رکھتے ہوں
صرف خدا کلام ہی
ہمارے دلوں سے عکلام ہو کر
تنی تخلیقی کی فطرت پیدا کر سکتا ہے۔
جب تک ہم اپنا نہ رہو
زندہ کلام کے علاوہ کسی لور چیز میں رکھتے ہیں
تو وہ "چیز" میں ہمارا خداون جاتا ہے
اور ہم اس کے غلام۔
ہم چاہے کتنی ہی نہ بھی عقیدت کیسا تھا

اپنے تمام نہ بھی قوانین اور دستور کی پہنچی کرتے ہوں،
تو بھی اس نئتی سنت "جیز" نے ہمارے دلوں میں کلام
کی جگہ پر قبضہ کر رکھا ہوتا ہے۔
اور یہ سنت اسیں خالی کی طرف اسکی کرتا ہے۔

اب امر و نبی کے احکام
ہمارے رو حلقی لڑکیں
کیلئے اندھی ای راہنماؤ ہیں
لیکن اب وقت آچکا ہے
کہ ہم اس نہ بھی بر سر و دلوں
کی اندھی گھرانی سے آگے بڑھیں۔

اور بیان قور جماد کی ناخدا
رو حلقی لے باکھانے جائیں۔

جب زندہ کلام
ہمارے اندر گھر کرتا ہے
تو ہمیں اولاد کی ہتھیاری کی روح ملتی ہے؛
دور ہم حضرت مدراجم کی رو حلقی اولادوں جاتے ہیں
اور خدا ہمارا پاپن جاتا ہے۔
کیونکہ خدا نے ہمارے دلوں میں
اپنا زندہ کلام بھاگ کر ہم اسکی شبیہ پر
حال ہو کر اسکی درقاۃت کیلئے تیار ہوں،
اور بلا جگج اپنے باپ کے ساتھ چلیں
اور قوانین کے نیچے اجنیوں کی طرح لڑکڑاتے نہ رہیں۔

مرد خدا سوچتا ہے کہ کس طرح عائشہ

کے ازدواجی بندھن کو چلایا جائے

مرد خدا گاہش کے بارے میں سوچتا ہے
کہ وہ کس طرح خدا کی مفترت کو سمجھنا سمجھے ؟
ایسا نہیں ہے کہ خدا کو پیدا کرنے اور خدمت کرنے
سے ہمیں مفترت کی یقین دہانی ملے اُن اعمال کی بیجادوپ
جو ہم نے خدا کے لئے کرے۔

بندھدا نے اپنا مجت اور کرم سے یوں خدمت کی
کہ گناہ کی عدالت کرنا والے تھے ہمارے گناہوں کا
تمام ہو جو خود انہالی اور سزا پنے پورے ہیں۔
اللہ تعالیٰ کے کلام کی لازوال عدالت
اُس کے کلام کی لازوال رحمت ہی ہیں گئی ؟
یعنی کیسے ؟

اُس کے کلام کی محض مصلحت، یعنی صیلی اسکے میر
ہیں اس بیجادوپ کے خدا نے ہمارے لئے کیا کیا
ہم اسکی مفترت کا یقین کر سکتے ہیں
یوں کہ اس نے اپنے کلام کے ذریعے ہمیں ایک نیاز من عطا کیا
لورا پڑلا اُنگی روح کے ذریعے ایک پیدا ہمرا ضمیر عطا کیا۔
اللہ تعالیٰ نے یہ خود اپنے بارے میں الٰی فرات سے غور و خوض کیا
لوریہ فرم و فرات اس کا کلام ہی ہے۔ (۲۲)

صیلی اسکے خود ہی وہ کلام ہے
لور وہ ازالی کلام ہے
جس کے القاطع یہ شہ قائم ہیں گے۔
حضرت صیلی کی کتب پیدائش سے لے کر مکاشش عک ہے
جو اپنا تعلیم میں علمیوں سے مترا ہے۔

اور ان لوگوں کیلئے، جو اولیٰ روح کی آنکھ سے دیکھ سکتے ہیں،
اس کتاب کی ہر صورۃ کا محتپیہ امیخ اور عنوان حضرت عیسیٰ ہی ہیں۔

اور چونکہ کلام بات پر کامبختا ہوا ہے، ان آنکھاں کرتا ہے،
اس لئے اللہ تعالیٰ کا مدد عایہ ہے کہ اس کا ذہن ہم میں بھی سراہیت کرے
ای طرح، جیسا کہ اسکے کلام میں ہے۔ (۲۲)

لیکن اسکی پہنچی کے عکس کا منعکس
پاش پاٹھ ہو چکا ہے،
اور تمام نسلِ انسانی نے، طیم اور سعادتمند کلام کے خلاف،
محکمہ خیر غرور اور بخلوت کے باعث اپنا حلیہ پکڑا لیا ہے
گناہ کی وجہ سے گری ہوئی نسلِ انسانی میں
لب بھی اس منعکس کرنے والے ضیر کے پکوٹ نشان باتی ہیں۔

نظر وں کے سامنے موجود ایک آئینے کی طرح،
ضیر، نسلِ انسانی کہتا ہے
کہ ہم کھدر بہتر ہوتے
اگر باتان نے غرور اور خود پرستی کے
رانحطاں عمل سے اس راست عکس کو پکڑا نہ ہوتے
تاہم، ہمارے پاس کوئی جیلہ سماں موجود نہیں ہے
جس کی وجہ سے ہم سچائی کو قبول کرنے سے گریز کریں۔

گناہ کی طرف مائل نسلِ انسانی
ان کی طرح ہے جن کو کسی وقت یہ حق حاصل تھا
کہ وہ قبر آدم آئینے میں اپنی کامل شکل کی جملک دیکھیں۔
گمراہ دیکھنے کے بعد بافرمان ہو کر چلتے تھے
اور بھول گئے کہ انہوں نے آئینے میں کیا دیکھا تھا۔
اور یہ کامل شکل حضرت عیسیٰ یعنی روح اللہ میں نظر آتی ہے
یا بکر اللہ تعالیٰ کے پر رشدول میں۔

جس میں سے لند امیں کلام بکلام ہوا

اور جسے بھر جنتی دی گئی کہ
وہ آدم کے بھتھنے گھرانے سے بکلام ہے۔
اس نے پکارا: "میں نے بڑکوں کو پالا لیکن انہوں نے
بھتھے سر کش کی"

کلام وہ بن گیا
جس کو آتا قاتھنی
آسمانی انہی آدم

"پرنشاء" (ارابی زبان میں اللہ آدم) (۲۵)
وہ انیں نبی نے جلال کے بولوں میں اسے دیکھا اور لکھا:
"میں نے رلت کو رویا میں دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں
کہ ایک شخص آمر اور کی ہاتھ آسمان کے بولوں میں آیا
اور اسے دی گئی۔ ایک سلطنت تاکہ سب لوگ
اور اتنی اور الٰل لختا سکی خد مکاری کریں۔" (۲۶)

کلام جو اندھائیں خدا کے ساتھ تھا،
وہ کلام جو خدا تھا،

یہ وہی کلام تھا جو جسم ہوا،
اور ہمارے درمیان رہا،
اور شاگردوں سے کہنے لگا،
میں تم سے بھی کہتا ہوں

کہ تم آسمان کو طلا اور خدا کے فرشتوں کو لوپر جاتے
اور اللہ آدم پر اترتے دیکھو گے۔"

پس کلام آیا، اور
نر دماغانیت کو اپنے کلام سے نئے وجود میں زندہ کیا۔

جس طرح جایغی عدن میں گناہ اور رسلیس نے
آدم کو مغلوب کیا اور وہ
موت کی طرف پنجھ لے

اسی طرح ب مکن ہوا کہ آدمیہ کی خالی قبر میں سے لوپ زعیمی کی طرف جائے۔
اسکے ذریعے جو ہمارے لئے غالب آیا
یعنی وہ جو محمد ہو کر حار الماء،
حار انہا سخرا،
ہمارا لئے نہوت،
ایک انسان جو یہ سب پکھ تھا،
یعنی دن انسان سے ہر صورت،
خدا کی تمام صفات کا حال،
اللہ کا واعیٰ شخصی کلام
خدا یعنی آتا سے خدا گلہ بدل۔

اور سے قور،
خدائے خدل
جسکے پیچے ہے
کہ کلام جو ہے،
جو تھا،
اور جو آئے والا ہے،
کلام جو
خدا کی دوائی سوچ،
خدا کی کامل شیء،
خدا کی صدائے تخلیق۔
جب کہ یہی کلام
ہاڑل ہوا تا کہ ہمارے دلوں
میں ایمان کے ساتھ سکونت کرے
اور ہمیں دوستالے جو وہ خود ہے

یعنی ہمیں خدا کی شہری پر حوال کرے
تاکہ ہم بطور فرزند اس کے باپ کی طرف درجہ لاسکیں
اور فرشتوں سے بڑا کر
اس کے ساتھ لوپر اٹھائے جائیں۔
(یا آپ جانتے ہیں کہ ہم فرشتوں کی عدالت کریں گے؟)
کیونکہ یہ حق ہے

کیا ہم اس سے یہ ٹھیں سمجھ سکتے
کہ بے دینی کی زندگی کو رُذ کر کے اور دنیوی خواہشوں کو ترک کر کے
اس دنیا میں
پر نہز گاری،

رہبازی اور خدا پرستی کی زندگی گزد ریں؟
کیونکہ اس نے ہم پر خود اپنا کلام آمکھ رکھا
تاکہ ہم اللہ کی کامل اطاعت کریں
اور اسکی سرضی پر پورا توکل کریں،
ور اس کے ذریعے اور اس پر ایمان لانے سے
ہمیشہ کیلئے غصی محاصل کریں،
کیا ہم جانتے ہیں کہ پھر واحد خدا
کی سماحداری میں انسان کیلئے کیا امکانات ہیں؟
پھر مرد خدا نے، عائشہ اور احمد کیلئے، جو شیطان سے
مر رہا تھا، سیدھے راستے کی تعریف پر وہ شنی ڈالی۔

اللہ تعالیٰ شیطان کو باندھتا ہے

مر و خدا جاتا تھا کہ خدا کی بادشاہی

ایک لذت ہے (۲۸)۔ یعنی

ایک گرجس میں تک پہنچ باتک دروازے
کے ذریعے داخل ہوئے،

لیکن ”ایک زور اور بخش“ نے خدا کے گمراہی طاقت کو ہٹھیا،
یعنی بخش (بدی کا شزرلوہ) نے خدا کے گرمی
ہنسانیت کو اسیر کیا

اب بخش کے مال پر ڈاکہ ڈالنا ہو گا
تاکہ انسان کو اسکے چھپل سے آزاد کر لیا جائے۔
بخش کی طاقت موت ہے

کیونکہ سب انسان جو آنماش اور گناہ میں پڑتے ہیں
ان کی سزا موت ہے

گناہ تہمایت بھیک حز دوری نواکرتا ہے۔۔۔ موت
موت ان کیلئے بھیک حز دوری ہے
جن کو شیطان نے گناہ کے کاموں میں لگایا ہو اے۔
چاہیے کہ اس زور اور کے مال پر ڈاکہ ڈال کر
انسانوں کو اسیر کرنے کی طاقت، جو کہ موت کا خوف ہے،
اور جو انسانوں کو جاہی کیلئے آزماتی ہے، مجین لے جائے۔
گناہ اور موت کے شریعت کے مطابق

اللہ کا کلام ہی اس مال پر ڈاکہ ڈال کر
بخش کو ہٹت دے سکتا ہے۔

ہیں کلام اللہ یعنی حضرت عیین کے بدھ میں کہا گیا ہے
کہ ڈالنی موت کو وسیلہ سے بخش کی تمام طاقت مجین لے،
جسے موت پر اختیار حاصل تھا۔

”خوشخبری جس کام رو خدا نے اعلان کیا
یہ علی قوت ہے،
رو عالی زندگی کی قوت دو حالی موت پر۔

قوت جو ہمیں ہر دل کی سے چاٹانی ہے
اور جلد ہی ہمیں ہر ایکی کی موجودگی سے رہا کر گئی
جب تمام چیزیں اللہ کے کلام کے تابع کر دی جائیں گی
اور کلام خود کو ہمیں اس کے تابع کر دیں گے
جس نے تمام چیزیں کلام کے تابع کر دیں،
تاکہ سب میں اللہ ہی سب پکھے ہو۔ (۲۹)
لیکن جب اللہ کا کلام، حضرت عیسیٰ، والپیش آئیں گے،
کیا زمین پر ایمان پا یا گا؟

کیوں نکھلے ہو دی لامبائی میں سے بہت سوں نے اسکے پارے میں بیقینہ نہ کیا؛ اور
چونکہ اللہ کے کلام نے انکے دلوں پر حکمرانی نہ کی
اسے ملوار اپنا بادشاہ حضرت سے رذکر دیا گیا،
اور انسوں نے اسکی بد شایستہ کا احراام نہ کیا
لیکن جب انہوں نے کہا (حضرت سے)
یہم نے عیسیٰ الحج کو قتل کر دیا،

لعنہ مریم کو،
اللہ کے رسول کو،
انہوں نے اسکو قتل نہیں کیا،
لیکن ایسا کیا گیا

کہ ان پر ظاہر ہو..... (۳۰)

ایسا صرف دکھانی دیا
لوگوں نے نہ کہ اللہ نے ان کی موت کا تقریر کیا۔
پس "خداوند کو پسند آیا کہ اسے کچلے؟"

اور خدلتے "اے علیکم کیا؟"
عیسیٰ کر نبیوں نے وہ جھوپیان کی جسی
عیسیٰ الحج نے اعتراف کی اور اس بات کی لئی نہیں کی،
"کوئی اسے مجھ سے چیننا نہیں"

بندھ میں اسے آپ ہی وہ بنا ہوں
مجھے اڑا کر دینے کا بھی اختیار ہے
اور اسے پھر لینے کا بھی اختیار ہے۔

کیا آپ نہیں جانتے کہ خدا کے کلام نے دنیا سے سوت گوارہ کی؟
اسی لئے وہ بیدا ہوا اتنا

دور اسی لئے موت کو اپنے لوپر لیا
اور سی وچہ تھی کہ خدا نے اس دنیا میں بھی
کیونکہ خدا نے جہان سے ایسا پور کیا
کہ اس نے اپنا اکلہ تازہ عده کلام دے دیا
کہ وہ گناہ کوڑھا نکلنے والی قربانی ہو
ایک "عظیم قربانی"

جیسا کہ کہا گیا ہے
"خدا نے فرمایا:

عسلی میں تباری دنیا میں رہنے کی
مدت پوری کر کے تمہیں اپنی طرف اٹھا لو گا... "(۲۲)

کیا آپ نے نہیں پڑھا کر یہودی لوگوں نے
اللہ سے وعدہ کیا

"جب تک کوئی خبر ہمارے پاس آئی نہیں لے کر آئے
جس کو آگ آ کر کھا جائے جب تک ہم اس پر ایمان نہ لائیں؟"(۲۳)

کیا آپ نے نہیں پڑھا کر اللہ
جو شفقت میں غنی ہے

اسکی عظیم محبت جس سے اس نے ہم سے پیدا کیا
ایسے وقت گئی جب کہ ہم گناہ کر کر جس سے مردہ ہتھ

(جیسے یہودیوں کو قربانی کے لئے جلیا جاتا ہے،
جیسے حضرت نو ائمہ اپنے پیٹ کو قربانی کیلئے لے کر گئے)

کہ اللہ نے دنیا سے ایسا پور کیا

کہ اس نے حضرت مدینہ کی جگہ شدہ نسل کو حصی خلی (۳۲)

کیا آپ پھریاہ بی کی پھریوں سے ہوا قلت ہیں

(جو بھر مردوں کی دستوریز میں مکمل طور پر محفوظ ہیں

اور سات سو سال بعد یہوں الحج کی موت میں پوری ہوئی ہیں) :

میکن خداوند کو پسند آیا کہ اسے پکلے

اس نے اسے حکمیں کیا،

جب اسکی جان گناہ کی قربانی کئے گزرانی جائیگی،

تو وہ (حج) کاپنی نسل کو دیکھے گا۔

اس کی عمر دراز ہو گی

اور خداوند کی مر رضی

اس کے ہاتھ کے دہلے سے پوری ہو گی۔

اور اپنی جان کا دکھ اشکار

وہ (حج) اسے دیکھے گا

اور سیر ہو گا

اپنے عی عرقان سے میرا صادق خادم

بیتیروں کو راجہا ٹھرا رائے گا

کیونکہ اگلی بید کا دی خود اخالیگ۔

کیا ہم، پھر، حضرت مدینہ کی جگہ شدہ نسل نہیں ہیں؟
ہرگز نہیں۔

بندھ دلانے ان کو (یہوں کی) اپنی طرف اخالیا..... (۷۳)

اور اللہ نے ہمیں بھی حضرت عیسیٰ کے ساتھ

روحانی طور پر زندہ کیا

(ہم فضل سے چائے جاتے ہیں)

اور حضرت مدینہ کی روحاں نسل کے طور پر

ہم اس کے ساتھ اخالیے کے

اور ہمیں تجدید ہو کر اسکی بوائی لئے

کے ساتھ بیٹھنے کا شرف خدا

تاہم ملب جبکہ سیاہ کاری

اں دنیا میں مکمل طور سے موجود ہے

سی زندہ کلام

جو کہ آسمان پر اخیالیاً کیا

ای طرح، جیسے اخیالیاً کیا

ایک بد پھر والہن آئیا

اور پھر ایسا ہو گا جیسا کہ کہا گیا ہے

”جس دن آسمانِ امر کے ساتھ پھٹ جائیگا،

تو فرشتے ہازل کے جائیگے۔

اس دن پچیسو شانیِ نعمتی کی ہو گی

لور وہ دن کافروں پر مشکل ہو گا.....“

”لور وہ (صحتی)

قیامت (آئیوال) کی تکانی ہے:

تو اس میں نیک نہ کرو.....” (۲۹)

”تمہارا پروردگار (جلوہ فرماؤ گا) اور

فرشتے قباریانہ حباندھ کر آم موجود ہو گے۔“ (سورۃ النمرٰۃ: ۸۹)

اس دن کلام اللہ لڑے گا۔

”وَهُنَّ جَهَنَّمَ كَارُوْگَا، يَعْتَقِي اسْكَنْپَاكْ جَنَّكَ کَا

لور کلام اللہ اُسْجَعَ، الدِّجَالَ كَوْدَذَالَےِ گَا، يَعْنِي

حِلَّاجِ سَعْیَ لور جِھوَلَےِ نَجِی کو

ان سب کے سیتِ جن کو جھوٹے کشف دکھائی دینے ہیں

یا جوان سے صلاح لیتے ہیں

یادو جو ایک خلف عقیدہ لے کر آئے ہیں

جو کہ عیسیٰ اُسْجَعَ کی تعلیم کے خلاف ہے

اس دن ایسا ہو گا جیسا کہ مجھے (بوجھا)

حضرت عین کے حول یوں میں سے ایک:

بھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا

اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سدید گوزا ہے

لوراں پر ایک سوار ہے

جو سچا لورڈ حق کھلاتا ہے

اور راتی کے ساتھ انساف لوراں کرتا ہے

لوراں کی آنکھیں آگ کے شعلے ہیں

اور اسکے سر پر بھٹکتے نہیں،

لوراں کا ایک نام لکھا ہوا ہے

جسکو اس کے سوا لور کوئی نہیں جانتے

اور وہ خون کی چڑکی ہوئی پوشناک پتے ہے

اور اس کا نام

کلامِ خدا کہلاتا ہے۔ (مکاشف: ۱۹: ۱۳۲)

یہ کلام ایک بار بھر آ رہا ہے

خدا کے فرشتوں کی فوجوں کے ساتھ

وہ آ رہا ہے کہ نہ مانے والے گناہگاروں کو سزا دے

اور ایمانداروں کو جو آخر تک ثابت قدم رہتے ہیں ان کو چائے۔

لور بھر بڑا شہر خدا کی ہو گی

تماہم اگر پسلے آدم کے گناہ سے

انسانیت موت میں داخل ہوئی،

ایک راجہ باز نے آدم یعنی کلام اللہ کی موت سے

انسانیت زندگی میں داخل ہوئی

وہ جو انسان کی طرح آیا تاکہ

شیطان کو باندھے اور اس کا مل لوئے

موت کے ویلے سے

سب انسانوں کو رہائی حشی

اور موت کے ذریعے،

موت کی طاقت سے،

موت کے حلقوں سے،

اور موت کی شریعت سے رہائی حشی۔

کیونکہ جو ہمیں عینی کلام اللہ پر ایمان لاتا ہے

وہ موت کو نہ دیکھے گا،

جو کہ شیطان کے لئے مخصوص کی گئی،

دوسرا موت،

یعنی آگ کی جحیل میں۔

کیونکہ ایک شخص نے تمام انسانیت کے لئے موت گوارہ کی

تو سب انسان اس ایک شخص میں مر گئے

اور اب شیطان کو ان کے اوپر اختیار حاصل نہیں ہے

وہ جو کلام اللہ یعنی الحکم کے

خون کے ذریعے غالب آئے

ان کی طرح ہیں جو الحکم کے فضل کی گواہی کے

ابھے افراد کے ذریعے شیطان پر غالب آتے ہیں

وہی جو ہمیں آگ کی جحیل کی دوسرے موت سے چاہاتا ہے۔

اسی وقت مرد خدا پیر راز فاش ہوا

کہ شیطان کا مقابلہ کس طرح کیا جائے

یہ خدا کے گھر میں بھک دروازے سے داخل

ہونے کا راز ہے

اللہ کی بlad شاہست میں داخل ہونے کا

چھوٹا چکن۔

یہ کلام کا خون ہے

الحکم کی موت ہے

اور بہت کم ہیں جو اس راز کو جان سکے۔
 کوئی نکر حضرت عیسیٰ نے خود فرملا:
 "نکر دروازے سے داخل ہو
 کوئی نکر دو دروازہ پھر زال ہے
 لور و درست کشاد ہے
 جو بنا کت کو پہنچاتا ہے
 اور اس سے داخل ہونے والے یہ ہیں
 کوئی نکر دروازہ نکل ہے
 لور و درست سکرا ہے
 جو زندگی کو پہنچاتا ہے
 اسکے پالے والے تھوڑے ہیں۔ (عینی ۷: ۱۳، ۱۴)

اللہ تعالیٰ مردِ خدا کو دکھاتا ہے کہ شیطان سے کس طرح درپیکار ہوتا ہے

جب احمد نے مردِ خدا کو شیلیفون کیا
 اور ان کو بتایا کہ عائشہ جھوٹے مرشد لور
 اس کی "روحانی، نوری تخلیقات" سے مشورت کر رہی ہے۔
 تو مردِ خدا لپپے بسرا پر لیٹ گیا اور بہت گزری بینڈ سو گیا۔
 قفر پذیرات کے تین بجے تھے
 کہ ایک آواز مردِ خدا سے ہم کلام ہوئی۔
 تو نہ اتنی بلوچی تھی کہ مردِ خدا کی انکوں کھل گئی
 لور وہ مکمل بام کیا۔
 یہ آواز گزری گوئی تھی ہوئی مرد لور
 یعنی صدقہ ازاں کی طرح لام گئی

اور اس نے لپٹے مر سے ایک لفظ لکھا،
ایک بد نہایت بھروسہ ساخت
جسے مر و خدا نے پہچانا
پھر بھی آواز اس کے کافوں میں استدر گئی
کہ اس کو جاندا
مر و خدا نے اپنی آنکھیں کھولیں ہو
وہ کمرہ جہاں وہ سورہ تھامدے کا سارا
سرخ روشنی سے گھونکنے لگا

کرہ تو انہیں میں ذوبا ہوا تھا
جیسا کہ رات کے تین بجے ہوتا ہے
مگر کمرے کی سب چیزیں واضح نظر آ رہی تھیں۔
مر و خدا اللہ کفر نہ ہوا تاکہ یہ جان سکے
کہ وہ واقعی ہی جاؤ گا ہو ہے۔
یہ بیب د غریب روشنی
جو تینی طور پر ایک موقوف التغیرت نزول تھا
جدی رہی۔ مگر بالکل خود بحکام ہوا
لور مر و خدا سے ایک نہری ہوئی باریک آوازیں کئے گئے
”وہ (عاشر) شیطان سے دعا مانگتی ہے۔
اپنے آپ کو عیسیٰ کے لئے کام میں چھپا لو۔“ (۲۰)
مر و خدا ایک دم رو حائی سکنش کی
نو عیت کو سمجھ گیا:
شیطان مر و خدا پر حملہ کر رہا تھا
کیونکہ عائشہ اسکی ملکیت تھی
اور شیطان اپنے مال کی حفاظت کر رہا تھا
مر و خدا نے ایمان کے ساتھ ان ساروں الفاظ میں کہا۔

”میں اپنے آپ کو حضرت عیسیٰ کے خون میں چھپا لوگ۔“

یکدم وہ تجزیہ شنی مدد حمایہ گئی

کہیں یہ کام گیا ہے: ”شیطان کا مقابلہ کرو،“

حضرت عیسیٰ اور اسکے خون پر ایمان لا کر

اقرار کرنے سے اسے مغلوب کرو

اور وہ تم سے بھاگ جائیگا۔“

مرد خدا یہ گیا اور اپنی آنکھیں مدد کر لیں

ایکدم اس نے کشف میں،

جو اللہ کی لازوال روح کی طرف سے تھا، دیکھا

کہ عائشہ اور احمد کے گھر میں ایک مذہل ہے

مرد خدا کے اندر رہنے والی روح نے

اس کے دماغ پر زور دیا والا

کہ وہ احمد کو اسی لمحے میں فون کرے

اور اسے بتائے کہ فور تو اپنی گمراہی

اور اپنے گھر کے ہر کمرے پر غلبہ حاصل کرے

اور اپنے حلقة اختیار کو

اللہ کے ظیفہ حضرت عیسیٰ یعنی کلام اللہ کے

خون میں چھپائے۔

خاص طور سے مرد خدا پر زور دیا گیا

کہ احمد اپنی بیٹی عائشہ کو

کلام اللہ کے خون میں چھپائے

اور پر اسرار مولو کے اس خطرناک مذہل کو

گھر سے ٹالا باہر کرے

اس مذہل میں جو کچھ بھی ہو

چاہے اس میں تسویہ ہوں یا

کئے ہوئے بیال ہوں یا کئے ہوئے بخن ہوں یا فاطمہ کا ہاتھ ہو

گریں ہوں یا جادو لور جنتر منتر کا مولو جو
یا لور کوئی قاسم دادہ ہو،

چاہے وہ لعنت ہو یا رحمت
اسکو دری ٹھہڑا جا گھر اپنے سے دور کر دے۔
کوئی بھی عمل یا چیز جو اللہ کی دائی روح کو دکھانے پہنچائے
اسکو محروم کر کر کے جانہ کرنا لازم ہے۔

جیسا کہ کہا گایا ہے

..... تم اپنے دشمنوں کے آگے خبر نہیں سکتے

جب تک تم اس مخصوص کی ہوئی چیز کو اپنے درمیان سے دور نہ کرو (۲۱)
جو بھی اپنے احمد مصلی پر کھتا ہے یعنی مژہ کر شیطانی بد کاری کو دیکھتا ہے
وہ اللہ کی بلاد شاہت کے لائق نہیں ہے۔

یہ ہے کہ جنت میں خالہ احمد و اٹھل ہوا جائے

ن کہ ان سب گندی اشیاء کے ساتھ دوزخ میں گھما جائے۔
کیونکہ پاکیزگی کے بغیر کوئی خدا کو نہ دیکھے گا۔

اگر آپ اس تمام غلطت کو اپنی ملکیت میں رکھ کے دروازہ بھلار کھیجیں
تو کوئی بھی ہٹوئی روح جا گئی اور اپنے طرح کی ساتھ اور بدردھوں کو لا کر
واپس آیگی اور تمیں دوزخ کی طرف سمیٹ لے جائے گی۔

مرد خدا نے خدا کا حکم رکھا

گرچہ ابھی صبح کے چار نہیں چلتے

مرد خدا نے احمد کو کال کیا اور اسے جگایا۔

مرد خدا نے احمد کو کلام اللہ کے خون سے ڈھانک دیا۔

اور اللہ کو پکار اور میں خون پر احمد کے لئے شفاعت کی۔

جب احمد نے خاکہ مرد خدا کو کیا ہو گیا ہے

تو اسکی سمجھ میں آیا کہ اس شیطانی اڑجہ کا لئے گھر پر غلبہ قا

جو اسکے خاندان کے سکون کو چڑھ کر رہا تھا،

اور اسکے چوں کو اکھڑ رہا تھا،

وہ اُر جو اسکی بی کو زیر کر رہا تھا
 وہی شیطان مرد خدا کو بھی پڑانے کی کوشش کر رہا تھا
 تاکہ وہ اسکے گمراہ چاہئے
 احمد نے مرد خدا سے وعدہ کیا
 کہ وہ اپنی بی کی خواہش کے مطابق اسی دن
 طلاق کے کافی ذات پر دخالت نہیں کریں گے۔
 صحیح صاف ظاہر ہے: روح میں ہر وقت دعا کرتے تو یہ:
 روح میں دعا کرنے کا مطلب ہے
 کہ روح کی طاقت سے دعا کرو
 اور روح کے پھل نظر آئیں۔
 جب مرد خدا نے وہ مذہل دیکھا
 تو اللہ تعالیٰ کی لازوال روح کے پھل کی بدولت
 یعنی فیر فطری علم (۲۲)

— جو کہ وہ علم ہے جو غیب سے حاصل کیا گیا ہو
 یعنی وہ علم جو طبیعی دماغ کے استعمال سے حاصل نہ کیا جاسکے۔
 یہ کوئی نہیں خون اور گوشت سے کشی نہیں کرنا ہے بلکہ
 بے جسم مخلوقات کے ساتھ
 اس دنیا کی ہر کجی کے حاکموں اور
 شرارت کی اندر و حلالی فوجوں سے
 جو آسمانی مقاموں میں ہیں (۲۳)

کلام کے مستبر اور قابل تحریوس ہونے کا یقین کیسے کیا جائے

یہیں ایک نئی روح حاصل کرنا ہوگی،

وہ روح جو لازمی ہے۔

کیونکہ خدا صرف ایمانداروں کے ساتھ

عنی وفادار ہو گا۔ (۲۴) لورا اسکی شفاف دشمنی

کلام کے ذریعے صرف ان پر چکے گی جو صاف دل ہیں

اور وہ شریر جو اسکے کلام سے اڑنے سے قاصر ہیں

خدا ان سے ہر روز بارا پیش رہے گا۔ (۲۵)

جیسے یہ صرف پہلے کچھ نہ عینی الحجج

کو غلطی کا مر جنگ ٹھرا نے میں جلدی کی

لیکن خود اپنی خطا کو دیر یکٹ نہ جانا

پس آج یہ خبیث ہے ایمان لوگ

وہی کوہ اس کے کلام کے ساتھ کر رہے ہیں۔

طبعی انسان رو حادی باتوں کو نہیں سمجھ سکتا؛

وہ اسکی سمجھ سے بالا تر ہے،

وہ اسکے نزدیک حیات ہے۔

کوئی کس طرح، لازمی اور ان باتوں کو

جن کو رو حادی طور سے سمجھا جائے،

سمجھ سکتا ہے اگر اس کے پاس بیدی روح موجود نہیں ہے؟

صرف پڑھنا کافی نہیں ہے

الفااظ تو سیدھے ہیں لیکن پڑھنے والا ایسا حمد

پڑھنے والے کو دیکھو سیدھا اہونا ہو گا۔

لورا بھری رو سیدھے راستے پر لایا جا سکتا ہے۔

انسانی کو شمش سے نہیں

پہنچ دیکی مر منی سے۔ (۲۶)

یہودا اور اس جیسوں کے بارے میں کچھ معلومات

کوئی کس طرح وہ کچھ پڑھ سکا ہے جو خدا کی طرف سے ہو
اگر وہ خود شیطانی ہے؟
کیا یہ یہودا موع کو پڑھ سکتا تھا؟
جبکہ یہودا آخری لمحہ پر کھانا کھانے کے لئے
کلام اللہ کے ساتھ میر پر تھا جلد
یہودا صرف قاطلیاں نہ کیوں سکتا تھا
یہودا نے کتنی بار یہوئی کو کہتے تھا
کہ خرد ہے کہ جس دنیا کے گناہوں کیلئے
قریانی کے طور پر مرے
لیکن یہودا نے اس صدقہ دل سے کئے گئے قول کو فلطا جانا۔

جس کا ہمارے لئے حکمرانی کرنے کیلئے طاقتور ہوا ضروری تھے
یہودا کا خیال تھا، اُنکے کمزور ہو۔
یہ کیوں حکمرانی ہو سکا ہے کہ وہ کسی اہمیت کا حال ہو
جبکہ وہ کسی فوج کی راہنمائی کرنے کی وجہ سے کوئی تاریخی
اسکی قاطلیاں ہم سب کو مرداں گی نہ کہ صرف اسے ہی!
یہ حضرت عیینی کی محبت ہی تھی کہ وہ یہودا کے گناہوں کیلئے بھی سرنے کو تید تھا
لیکن باقی تمام غیر عجاست یافتہ انسانوں کی طرح۔
یہودا کو اپنے سیاہ دل کے علاوہ، ہائی تمہارا توں کی طرح،
اس میں بھی قلطی ہی نظر آئی۔

شیطان کے شیخ فرزد!
خداء کے خلاف سیاہ دل رکھنے والے خطر

لا خطا کلام اللہ کے برخلاف
یہوداہ کی طرفداری کرتے ہیں!

لیکن پچھےِ حصل اس سے بھی زیادہ گمراہ ہیں!
اس سے زیادہ جھوٹا اور کون ہو سکتا ہے
جو یہوداہ ہی سے شیطان، جس نے ٹرمدگی اور
بدنامی کے ذریعے خود کشی کر لی، کے بدلے میں یہ کہ
کروہ حضرت میلی کی چکر مصلوب ہوا؟ (۲۷)

ایسے لوگ یقیناً یہوداہ کے قتلہ قدم پر جائیں گے
کیونکہ انہوں نے اس کے ساتھ ان باتوں پر اتفاق کیا
جو خدا کے نزدیک قابل اعتبار نہیں ہیں۔
حضرت میلی جیسا اچھا شخص، لکڑی پر لٹکے ہوئے،
سوت کے کرب سے گذرتے وقت، یہی یہ کہہ سکتا ہے:
اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں پھوڑ دیا؟
یہوداہ ہی سے خدا کو اس سوال کا جواب معلوم ہو گا!
حضرت میلی نے یہوداہ سے کہا: سبھر ہوتا کہ ایسا شخص
پیدا نہیں ہوتا۔
اگر ہم بھی یہوداہ کی طرح خود کو
کلام اللہ سے زیادہ ٹھنڈے کیجئے
تو بھر ہوتا کہ ہمارے جیسا انداز شخص پیدا نہ ہوتا۔
حضرت میلی اسی لون یہوداہ کے لئے مرے کو تید دے،
لیکن یہوداہ نے اپنی صلیب اٹھانے سے،
اور پھر طا ضرورت میلی کیسا تھوڑتے سے انکار کر دیا۔
یہوداہ کو اس میں ٹھللی نظر آئی۔
اس سے حصل انسان میں کبھی عیاری موجود نہیں۔

وہ سوچتا تھا کہ وہ اپنی جان چاہ سکتا ہے
اور کچھ دولت بھی کما سکتا ہے
پس اس نے حضرت عیسیٰ سے خدمتی کی
لورات کمات کے شری خبر الون کے حوالے کر دیا
جو اسکو قتل کرنے کیلئے ڈھونڈھتے ہوتے تھے
لیکن جو بھی اپنی جان چاہا چاہیا گا اسے کھو دے گا۔ (۲۸)
صرف وہ جو اپنی زندگی میں خاطر اسلام میں کھو دیتے ہیں
وہ اپنی زندگی کو چالیکے اور بد تک زندہ رہتے ہیں۔

یہودا و پیسلا ر سول تھا جس نے اپنی زندگی اور
اپنی روح بھی کھو دی۔
جیسا کہ کہا گیا ہے، اسکا مسکن ابڑ جائے۔ (۲۹)
چند گھنٹوں کی بات تھی مگر
وہ سچ کے جی اٹھنے کو نہ دیکھ سکا!
لیکن اس کا گرد، جو سچ کے ان دو کھوں کا حصہ تھا جس سے سنا تھے
وادونی کی صرفت پیشتر سے علی لکھا جا پکھا تھا:
”بلحہ میرے دلی دوست نے جس پر مجھے محدود تھا
جو میری روؤں کا مہاتما تھا مجھ پر لات اٹھائی۔“ (۵۰)
لیکن کلام اللہ جس نے وادونی کی صرفت
ایک ہزار رسال پلے یہ دی ہازل کی، اسکو پیشتر سے علی طم تھا
کہ یہ سب کچھ یہودا میں پورا ہو گا
عینی الحکم یعنی کلام اللہ فرماتا ہے،
میں تم سے فکر کتا ہوں کہ تم میں سے ایک
جو میرے ساتھ کھاتا ہے مجھے پکڑو ایکا۔ (۵۱)
تقریباً پانچ سو سال قبل
کلام اللہ نے زکریا نبی کو آکا ہی وہی

کر خدا کیا کرنے والا ہے۔

امنبوں نے میری ہر دوڑی کے لئے

تمسک رہ پے قول کر دیے۔ (۵۲)

بُوکر وَقِعْهٗ بُوْجَبْ کا ہنوں نے

یہودا کو اتنے تھی پیچے دیے

کہ وہ خدا کے نتے کو خرید لیں، جو جان کے گناہ انھا لے جاتا ہے۔

زکریا نے چھوٹی کی: میں چراہے کو بارڈ الالوٹا

اور بھیڑیں بھر جائیں گے۔

کلام اللہ نے دلني ایں نبی کون صرف سچ کی موت

بلکہ ہیکل پر آندا لی جائی گی روح کے وسیلے سے دھانی۔

اور با شکھ احتوں بعد وہ مسروح قتل کیا جائیں گا اور اسکا کمکردیا گیا

اور ایک بدشاہ آیا جس کے لوگ شرور سلوس کو جاہ کریں گے۔ (۵۳)

سچ کی شخصی دلانے والی موت اسکے لئے نہیں تھی

وہ تمام دنیا کے گناہوں کے لئے تھی۔

جیسے کہ واضح طور سے زبور میں لکھا گیا ہے:

وہ میرے ہاتھ لرپاؤں چیدتے ہیں۔ (۵۴)

یہودا کو خدا کے کلام کا کوئی شوق نہ تھا۔

اسکے دل میں ان کلمات کی کوئی وقعت نہ تھی

حضرت عیین یہ آگاہ دے پکے تھے کہ انسان صرف دل سے عینہ جوئی

پر بر لفڑ سے جو خدا کے مند سے نہ لے ہے۔

تو یہی یہودوں نے یہ سوچا کہ وہ خدا کے فضل کا تصرف نہ اسکتا ہے

اور اللہ تعالیٰ کی بدی روح سے جھوٹا ہل اسکتا ہے۔

یہودا نے صرف اپنے آپ کو ہی نہیں دیے وہ قوف میلا۔

خدا کا کلام تو اس خدا کی نہایت اندر وہی سوچوں کو بھی پڑھ سکتا تھا۔

حضرت عیین کو ضرورت نہ تھی کہ کوئی نہ اس شخص کے دل کی بات تھی۔

حضرت عیین جانتے تھے کہ یہودا کیا کرنے والا ہے۔

لیکن اس صورت میں آپ کے لئے نہ پیدا ہونا ہی بھر ہوتا۔
خدا کی اخلاقی عدالت کا تقاضہ یہ ہے
کہ ہر راغبی انسان،
مدد عدل بدی پیادش کے طور پر
اپنی سر کشی سے بیر و دربہ قاتمی ہوش
بیٹھ کے لئے ترک کر دیا جائے۔

اس سے یہ لا حق کون ہو سکتا ہے
جو خدا کے کلام کی محبت سے ہر پور قربانی کو
ظرف کا نشانہ بنائے،
یعنی اس کو جو سر الور زندہ ہوا
تاکہ لوگوں کے دلوں میں بیٹھ کی زندگی کا پیغام دے
اور ہم پر اپنی لیدی روح پھوک دے؟

اس حالت سے کثا رہ کیا جا سکتا تھا
اگر وہ اپنے آپ کو جانچتا لورا اس بدی سے قوبہ کرنا
لو و خدا کے کلام پر ایمان لاتا، جو اللہ کی طرف سے عدالت کرنے
لو و ہمارے گناہوں کی سزا کے لئے اپنی جان و سینے کو آیا

اس سے زیادہ سزا کے لا کن کون ہو سکتا ہے
جو منصف کے رحم لانہ عمل کو رذکرے،
ایسا منصف جو خوبے قصور ہونے کے بغیر و
تصور و لر کی سزا اپنے اوپر لے لے؟
اس سے زیادہ سزا کے لا کن کون ہو سکتا ہے
جو منصف کوی اس طرح جو کو الحالے
لو رہے جو از موت مر نے کے لئے چھوڑے؟

اس سے زیادہ مز اکے لائق کون ہو سکا ہے
جو اپنی زندگی میں تبدیلی لائے بخوبی چلا چلا جائے،
اور نجاست کے باعث ایمان لانے سے الکار کرے
گو کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
اور حمدلور محبت سے ہمروپور منصف کے بارے میں سُن رکھا ہے؟

اس سے بڑا احتمق کون ہو سکا ہے
جو خدا کی وجہے انسان کا طرف فرار ہوتے ہوئے
اپنی روح کو اس زندگی میں چھبے ٹہکت چھڑوں کے عوض
لبدی الائحت کے ہاتھوں پیچ دے؟
یہود لو ایک رسول تھا!
وہاں میں شامل تھا جن کو
اللہ تعالیٰ کی پادشاہت میں،
سمیٰ کے ساتھ حکومت کرنے کے لئے پہنچا گیا تھا!

لیکن ایک راجعت انسان بھی درحقیقت
خدا کے چشمے ہوئے امڑازدی درجے سے دشیردار ہو سکا ہے
تاکہ وہی عیلیٰ کی نہ سنتے ہوئے
اور اس کے کلام کی وجہ سے اُس پر آئندے دکھوں میں
نہ شرپک ہوتے ہوئے،
کہ کوہ دیر کے لئے دنیا کی رعنائیوں کو قہن لے۔

(سچائیوں دوہے جس نے اپنا خون بھیلا،
ہمارے گناہوں کے لئے جان بوی اور پھر زندہ ہوا)۔
کوئی بھی یہودا اس کے کلام، اس کے خون،
اسکی عدالت اور اسکی عطا کرنے والی دروح

کے باعث آئیوں مصیتوں سے کنارہ کر سکتا ہے
کوئی بھی اعززیافت شخص خود انی راست حالت کو دھوکہ دے سکتا ہے
اور ہودا کی طرح شیطان کی ہجدی کر سکتا ہے۔

یہ کام اس سے بہتر کون کر سکتا ہے
جس کے نزدیک خدا کے قوانین کی کوئی تضمہ نہ ہو
اور جو یہ کہے کہ یہ کتاب حرفی کی وجہ سے جھوٹ کا پندھہ ہے،
اس پر اعتناؤ کیا جاسکتا ہے اور نہ یہ اسے سمجھی گی سے لیا جاسکتا ہے؟
کیا خدا اس کتاب خلط ہے؟
کیا وہ آپ ہی تو جسیں جو خلط ہیں،
آپ جو شہ تو کلامِ مقدس کو جانتے ہیں اور نہ یہ خدا کی طاقت کو؟
کیا آپ خدا کی کلام میں خلطی کو جانچیں گے
یا خدا کلام آپ میں خلطی کو جانچے گا؟
کیا ہو گا؟

خدا کے کلام کو جانچنے کی آپکی خلطی
یا آپکی خلطی پر کلامِ خدا کی عدالت؟

اُف خدا کے کلام کیسا تھا اسکی وحشت کی بے وفای!
جہنم کا خوف یہ ہے کہ خدا میں لاہ سب کو جو حاصل کرنے دیتا ہے
جس کی ہمارا شر پر دل خواہش کرتا ہے:
ہم سچ کی سچائی کو خلا کرنا پسند کرتے ہیں بلکہ
الدجال کے جھوٹ سے پہلے کرتے ہیں۔
یہ ہودا یہ یعنی کچھ جاہتانا
لورڈ نے کیا بات یہ ہے کہ خدا نے ایسا ہونے دیا۔
صرف خدا ہمارے دلوں سے دغناہزی کو دور کر سکتا ہے
یہ اس وقت سے موجود ہے جب پہلے انسان نے
خدا کے حکم کے خلاف بخاوت کی

اسنے اسے یہ کرنے دیا۔
تاکہ کلام کی باتیں پوری ہو سکیں۔
لیکن انہوں اس آدمی پر جس کے ذریعے سے پوری ہوئیں۔

یہوداہ ابھی نزیادہ دور نہ کھا گا تھا۔
جب اس کا تمام علم اخلاق کو پہنچا،
اس نے اپنے آپ کو بالکل خالیا
اور صرف شیطان ہی اسکی نفرت اگزیز صحبت ہاتھا تھا۔
تاہم یہوداہ نے خود کٹی کی۔

اور اب وہ جنم میں ہے۔
ہمیں یہ کوئی معلوم ہے؟
اس نے کہ حضرت میں نے کما کہ پھر ہو گا۔
اگر وہ پیدا ہونے والا ہے۔

سمجھی پیدا نہ ہو نا
جنم میں فنا ہو جانے کے حرفاں ہے۔
لیکن جنم میں انسان فنا نہیں ہوتا
بندھ ہو شمند ہونے کے باوجود ولدی عذاب میں رہتا ہے،
بس اس کا کام گایا ہے ہماری یہیش کی
سر زپائیں گے۔ (۵۶)

حضرت میں نے خود نہایت سخی و اور پر زور طریق سے
بدی جنم کی حقیقت عیاں کی تھی۔

تاہم، اگر آپ یہوداہ کی طرح سوچنا چاہتے ہیں
اور اپنے دل میں یہ ختنی سوچ رکھنا چاہتے ہیں کہ خدا کا کلام قفل ہے
اور حضرت میں کی جنم سے چالینے والی قربانی کے خلاف
اپنے دل کو ختم کر لیتے ہیں۔
تو ہم یہوداہ کے ساتھ یقیناً آپ کے لئے بھی جنم میں جگہ ہو گی۔

یہ روحانی فریب آج بھی موجود ہے
جب باغی انسان خدا کے کلام کو ملک کی شاہ سے دیکھتا ہے۔

صرف خدا حق ہمارے دلوں سے فریبگاری کو خلا سکتا ہے۔

مالک نے ایسا پھرس کے لئے کیا،

ایک ایسا رسول جس نے مالک کا انکار کیا۔

اور اسکے ساتھ مرنے سے بھی انکار کیا۔

مالک نے پھرس کی دھوکہ بازی تو غیر روحانی فطرت کو ختم کر دی۔

لور اسے ایک بھی روح حطاگی

تاکہ وہ پھر بھی مالک کا انکار نہ کرے اور

اپنی صلب اٹھائے

حتیٰ کہ مالک کے ساتھ مرنے کیلئے بھی زیادہ ہو۔

صرف خدا ہی الہی دھوکہ بازی کو ختم کر سکتا ہے۔

لور وہ ایسا اس وقت کرتا ہے جب ہم اس کے طرف رجوع لا سیں۔

لیکن ہم ایسا کرنے سے انکار نہ کرتے ہیں، غور سے سوچیں:

کہ جب خداویکھتا ہے کہ گناہگار اسکے کلام کو بے وقاری سے روڑکرتے ہیں

تو وہ طیش میں آجائتے ہے۔

کیا آپ خدا کے کلام کو غلط قرداد دیکھا سے غصے میں لانا پڑتا ہے ہیں؟

کیا آپ مالک سے زیادہ زور اور ہیں؟

پھر کہتے ہیں کہ ان کے پاس نور موجود ہے

لیکن حقیقت میں ان کے پاس باطل عالم کی روشنی ہے۔

جیسا کہ قدیمہ عقیطہ کی روشنی۔

لیکن اگر آپ کے اندر موجود روشنی دور حقیقت اندر ہے

تو سوچیں کہ یہ اندر ہے اسکی قدر زیادہ ہے!

یہ عالم اپنے قاسم غرور میں

جو کچھ لکھا ہے اسکی حد سے باہر پڑے جاتے ہیں

لور شگن بارتے ہیں کہ علم اس ایمان سے لا حصر ہے
 جو مقدمہ سول کو ایک عبید سونپا گیا ہے۔
 یہ خود سر و دمکتے ہے جیسا بان لور مردہ آنکھوں
 کے ساتھ اس علم کو رذ کرتے ہیں جو ان کو زندگی میں سکتا ہے۔
 ان کے فرود کی کوئی حد نہیں ہے
 جیسے ہماری ہوتی آدمی، گردش کرتے وقت
 ہر جگہ دھول اڑاتی جاتی ہے،
 اسی طرح ان کے دماغ،
 کلام کو غلطی
 اور غلطی کو کلام، کئے میں تیزی کرتے ہیں۔
 (آپ کون ہوتے ہیں کہ پچ کلام کی تفسیر کریں
 آپ جو انشہ تعالیٰ کی لبی روح پر پچایاں سے عاری ہیں؟)

ایک نئی انسانی فطرت کی ضرورت

انکی سوچ کی وجہ سے پلا گناہ سر زد ہوا:
 جب پسلے انسانی کافلوں کو ملائمت سے
 گرد گدیا گیا،
 کیا خدا نے یہ کماتا۔.....؟
 اس وقت شیطان، یعنی قدیم عالم، نے شجاع بخاری (۷۵)
 کر اسکا علم اللہ تعالیٰ کے علم سے
 افضل ہے لور انسانیت کو اس آدمائیں میں ذالا
 کر وہ شیطان کی مرضی کو پورا کرے
 نہ کر اللہ تعالیٰ کی

لہذا انسانیت نے حج و عربی زندگی خل
کلام کو جھوڑ کر موت کے بیویاری یعنی شیطان کے
محلکہ خیز جھوٹے کلام
کا دامن قائم کیا۔

اس وقت پھر خدا کہنا یاد رہا
ایک ول شیطانی سے راہروی
کی طرف گل کید
اور اسی پڑاکہ کل انسانیت
یہ سوچنے لگی کہ ان کے پاس
اجھے اور درے کا علم موجود ہے
لہذا وہ زندگی کسی اور ذریعے سے حاصل کر سکتے ہیں
جائے اسکے کہ وہ سچے اور زندہ کلام کی تحریکی کریں۔
اور یوں انسانیت اپنے مقام سے گر گئی۔

یقیناً انسانیت گر گئی اور یہ
کتابوں احادیث تھا
انتا بولا کر جو گرپے تھے
اور انکے ول یو دماغ بدلی روح
اور اللہ کے شخصی کلام سے
تروتازہ نہیں ہوئے تھے
کہ وہ اپنے گرنے کی حقیقت سے بھی غافل ہیں
جبکہ ان کی سوچ بھی
گراوٹ کے لمبے کا ایک حصہ ہے

گراوٹ کی سب سے بڑی شدت

میری اپنی گری ہوئی زندگی سے بلاہ کر اور کیا ہو سکتی ہے؟

انسان کا دل ہالیوس کن حد تک گناہگار ہے،

اور کون جان سکتا ہے؟

کیوں گل جب ایک دیانتدار یا سچا انسان

اپنی روح کی گمراہی میں جھائکے گا

تو وہ کے گا:

کہ جو کام میں کرنا چاہتا ہوں وہ تو مجھ سے ہوتا نہیں
لور جن کا سوں سے بھی نفرت ہے وہی میں کر لیتا ہوں۔

جب میں اپنی ہی نیت کے خلاف کام کر رہا ہوں

تو اس کا مطلب یہ ہے کہ

میری ذات کا ایک حصہ ایسا بھی ہے

جو مجھ کو جانتا ہو اور پہچانتا ہے

مگر جو چیز میرے اندر گناہ کی طرف سائل کرتی ہے
وہ یقیناً میری گری ہوئی فطرت ہی ہو سکتی ہے۔

میں اپنے اندر کسی لمحہ اُن کو نہیں جانتا۔

میری اندر اُن فطرت میری غیر روحانی ذات ہے،

جس میں اچھا کرنے کی ایک دم دم اور

بے شکت خواہش موجود ہے۔

لیکن اسکا سایرے لفڑوں پر کوئی لٹڑ نہیں۔

(صرف دو جو حضرت میں، یعنی چاندیوں لے کلام،

میں نہیں تخلیق ہیں ان کے پاس مدد اور لروہ

اور محبت اُنہاں پر موجود ہے۔ [۵۸])

اسکا نتیجہ کیا ہے؟

چالئے ان اچھے کاموں کے

حوالیں کرنا چاہتا ہوں

میں غلط کام کر رہا ہوں جو میں نہیں کرنا چاہتا۔

جب میں اپنی نیت کے خلاف کام کر جاؤں،
تو میں اکیلا ہی اسکا کرنے والا نہیں ہوں
بھدے میری گردی ہوئی فطرت ہے
جو میرے اندر رہتی ہے
ایک سر کش بد نصیب جو میں ہوں،
محبے اس گردی ہوئی حالت سے کون چائے گا، (۵۹)
یہ ناکمل اقتبار ارزو، یہ باغی فطرت،
جس پر موت کا خوبی صادر ہو چکا ہے؟
میں اللہ کی راہ میں ایک چاندیان بن سکتا ہوں
اور ایک بخی فطرت کیے حاصل کر سکتا ہوں؟
یہ سوالوں میں سب سے بڑا سوال ہے!

نئی تخلیق کے بغیر ایک سخت دل شرمناک ہے

لیکن کچھ تو یہ سوال بھی نہیں پوچھتے۔
کچھ لوگوں کو شرم ہی محسوس نہیں ہوتی۔
مر و خدا نے یہ اس وقت سمجھا جب،
احمد کی شادی چانے کے بعد اسکی اپنی ازدواجی زندگی
خطرے میں پڑ گئی۔
ہم اس مر و خدا کو نہ سچ کے ہم سے پادری کے
گوکر اس کا تھق جدید زمانہ سے ہے

یہ ایک بچا کمالی ہے۔

ایک دن مرد خدا، خدا کے گھر میں
واعظ کرنے کو ائمہ

اور ایک ما فوق القدرت لظاہر کئے ہیں میں آلا
پر لفظ اللہ تعالیٰ کی بدی درج کی طرف سے تھا
ذکر چھوٹے آنکھوں کے الفاظ میں سے۔

جو اس تک پہنچا اسکی بہر بن تحریث ما فوق القدرت علم نہ ہے
زندہ کلام جو دل سے بدل کام ہوا
وہ ایک کشف کی طرح واضح،
اور چیزی طرح فوری قبیل طلب تھا
مرد خدا اکی دل کی آنکھوں کے سامنے
ایک سمجھنا تخلی ظبور پر یہ تو ہی۔ کیدی کہتا ہے کہ
اسکی ایسوی بیلوں دور اپنی خواہد میں موجود تھی
اس نے دیکھا کہ وہ ایک غیر مرد کے ساتھ

زن کے عمل میں طوٹ ہے

مرد خدا الجماع کے سامنے کمزرا تھا

اور اپنے خطبہ کو شروع نہ کر سکتا تھا
کیونکہ اسکی روح اس خواہد میں،

ایسے بدی کے منظر کے سامنے

جو اللہ تعالیٰ اسے دکھا رہا تھا،

خوفزدہ تھی۔

(جب اللہ تعالیٰ ما فوق القدرت علم دیتا ہے،
تو وہ سخت تحریری کلام کو کبھی رد نہیں کرتا
اور نہیں اس کی حد سے باہر جاتا ہے)

اگلی صفحہ مرد خدا
یہ جاننا چاہتا تھا کہ اسکا یہ کشف تھا ہے
یا پھر اسکے تصورات کا ایک ریغ۔
اس نے گمراہی طرف سفر کیا

اور دیکھا کہ گھر پر کوئی موجود نہیں ہے
 لہذا وہ اکیلے میں خوناکاہ کا جائزہ لے سکتا تھا
 جو ثبوت ان لاپرواہ عاشقوں نے چھوڑا
 (جو سچے تھے کہ ان کے ملنے کے وقت
 مرد خداوند کر رہا ہو گا اور ان کو بھی بھی پکڑنے سمجھا)
 اس سے صاف ظاہر تھا کہ یہ کشف خدا کی طرف سے تھا
 مرد خدا نے زانی حورت کا سامنا کیا
 وہ شرم و ندامت سے عاری تھی
 وہ شرم کیوں کرے؟ اُنسے سوہا،
 کسی نے اس عمل کے دوران اسے پکڑا تھا
 لور جمال تک مرد خدا کا تعقل تھا
 وہ سوچتی تھی کہ اس کا کشف محض ایک اندازہ ہی تھا
 لیکن کیا خدا نے خود اسے نہ پکلا تھا؟
 کیا اسے اپنی بدی بروج کا پھل استعمال نہ کیا تھا،
 ما فوق الغرر علم کا پھل،
 تاکہ وہ مرد خدا کو وہ بکھوڑ کھائے
 جو کل دنیا میں صرف تین ہی جانتے تھے۔
 لیجنی وہ زانی حورت، اُس کا عاشق اور خدا؟
 کیا خدا نے خود اسکو زنا کے عمل میں نہ پکڑا تھا،
 گناہ کا ایسا دھوکا دینے والا عمل جسکی سزا موت ہے؟
 لیکن اس حورت کو خدا کے حضور اپنے گناہ کا کوئی احساس نہ تھا
 اللہ تعالیٰ تو اس سے بعد تھا
 لور اکثر خدا کا خیال اسے سرد کر دیتا تھا
 جیسا کہ اس کے خلوت کا خیال بھی

دنیا کے لوگ، حتیٰ کہ نہ ہی لوگ
 بھی، اُس زانی حورت کی مانند ہیں۔

مرود خدا کی زندگی خورت خدا کے بارے میں
اور اپنے شوہر کے بارے میں بھروسہ اندرا میں
باتیں وکر سکتی تھیں۔ لیکن یا کا باقی دل نیبھ آنکھ چاکر
اُن چیزوں کی طرف پہنچا جوں سے اُسکو لات ملتی تھی۔
اور ایسا نیکنہ ایسی تجربہ کا حصہ نہیں تھا
کہ وہ اینہاں کو روکے سامنے اور خدا کے سامنے
اپنے گناہ کو وجہ سے شرم دی گئی محسوس کرے۔
اُسکے سامنے جواز یہ تھا کہ وہ زیادہ تر لوگوں کی طرح ہی ہے۔
اُسکے علاوہ وہ یہ بھی سوچتی تھی کہ کیا وہ بیش اچھے کام ہی نہیں کرتی۔
تاکہ اُسکے گناہوں کا ازالہ ہو سکے؟
اُس نے اپنے بارے میں بھی ایسا نہیں سوچا تھا
کہ اُسکی ہر ہوئی فطرت ہے۔
اور کیونکہ خدا کو کبھی اس نے اپنے قریبین پیلا
کر دیا اس کو اسکی بدھتگی کی حالت میں۔
ذانی فطرت کے باعث،
غیر اصلاح یافتہ ذانی لوگوں کی ماتحت پکڑ کرے۔
ہم نے اپنی غیر روحانی ذات میں
بھی اپنے گناہ کی وجہ سے چھٹی محسوس شد کی۔
اور نہیں بھی صفائی کی بھروسہ ضرورت محسوس کی،
کہ وہ تنی تخلیقیں بن سکے۔

اُس نے سوچا، کہ نہ ہب میں تھوڑی سی حزیب و پچھی شاخ کو کام بنا دے
کیونکہ جب وہ اپنے نہ ایسی رفقاء کا
کے درمیان ہوتی تھی
تو اسے نظر آتا تھا کہ کم سے کم
اُن جھیں تھے
جو نہ ہیں رسم میں بھر پور رحمت لینے کو ہی کاررواب کہتے ہیں۔

کچھ لوگوں کو ذریعہ بھی نہ امتحان کا احساس نہیں ہوتا
وہ خود سے یہ سوال نہیں پہنچتے
مگر انکو اپنی باقی فطرت سے گونجا یا گئا؟
وہ یہ بھی نہیں پہنچتے کہ میں اللہ کی راہ میں چالا مسلمان کیسے بن سکتا ہوں
اور ہمی تحقیق کیسے حاصل کر سکتا ہوں
دوسرے صورت کی ہاتھ دیں
جو بھی قسم کی نہ امتحان محسوس نہیں کرتے کہ وہ خدا کے سامنے ہیں،
ایک ایسا خدا ہو جو آپ کی گناہگار فطرت میں جانتا ہے
اور نہ ہر فرآپ کی گناہگار ہونے کی حد تک بند
ایسا خدا ہو جو آپ کو ایک اپنی پاک فطرت دیتا چاہتا ہے،
وہ جس کے پاس آپ کیلئے گناہ نہ کرنے کا کہدا اثر ارادہ ہے
ایک بدی روح کے خواہ کو ایک بخت بھر اُغیرِ عطا کرتی ہے، موجود ہے

لیکن آپ یہ سمجھیں گے: میں اس صورت کی طرح نہیں ہوں
میں نے زنا نہیں کیا۔
مجھے ایک تنی فطرت کی ضرورت نہیں ہے۔
کیا آپ نے کبھی کبھی دوسرا رہنما کو شہوت بھری نظروں سے دیکھا ہے؟
آپ کو اس بات کا پیدا نہیں ہے
کہ اسکی نظریں
ایک زنا کاروں سے اُمرتی ہیں؟
کیا آپ نہیں جانتے کہ خدا آپ کو
ایک زناوں دیتا چاہتا ہے،
ایساوں جو گناہ کے تصور سے بھی کاپتا ہے،
ایک ایساوں جو کال اللہ تعالیٰ خود کو والا ہے؟

اپنی غیرِ زوہانی ذات سے، جو نہ ہب کا الہ ہو
لوڑھے ہوئے ہے، مطمئن ہونا چوڑوں سے۔
کیا آپ نہیں جانتے کہ آپ کو نہیں تحقیق ہذا خود دردی ہے؟

وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ذریعے ایک حقیقی تھوڑے سے خیر
محض ثواب حاصل کرنے کیلئے نہ ہیں اور سوم میں حصہ لیتے ہیں،
اور وہ یہ سوچتے ہیں کہ شایدی جو اللہ تعالیٰ کی خوشبوی حاصل کر رہے ہیں،
اُنکو بیشتر کیلئے ایک یہ معذبو لوحظاً لگانے والا ہے۔

کیونکہ ایسے نہ ہیں لوگوں کی بذات اس نے کہا ہے : یہ تفرت اگیز ہیں ۔ (۶۱)
اگر آپکی راعظادی ایسے لوگوں سے لا حرج ہو
آپ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی بلا شہرت میں داخل نہیں ہو سکتے ہیں۔ (۶۲)

کیونکہ خدا و فکار کا عبد باندھنے والا خدا ہے۔

ایک فقار اور پاکیزہ شوہر،
لیکن وہ لوگ جو نئی تخلیق نہیں ہیں
اور محض نہ ہیں ہیں

وہ خدا کے نزدیک زندگانی کا دل رکھتے والے ہیں جو جنم کے لا اتنی ہیں۔
اُنکی فطرت اس سر کش بیوی کی مانند ہے جس نے خدا کے غصب کو لکارا
کیونکہ گندمک اور آگ کی محیل

ایسے لوگوں کیلئے وقف ہے :
ایسے لوگ جو ایمان در ہوئے کا دھوپی تو کرتے ہیں
لیکن ستائے جانے کی صورت میں بزر اپائے جاتے ہیں،
جو بھی گولی تھانے کے لئے انتشار کے قابل نہیں ہیں،
وہ جو اخلاقی اعتبار سے ظلیط ہیں

یا تفرت اگیز مد تک پتوں کے چھڈا دی ہیں،
وہ جو سماں کا تفرت اپنے دلوں میں پالتے ہیں،
وہ جو نفسانی بھروسہ کا فکار ہیں

یا ایسے جنسی تعلقات میں طوث ہوتے ہیں
جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے منوعہ قرار دینے گئے ہیں۔
جو جادو و منزہی طوث ہیں
ندھب اور پوشیدہ کہیوں کو خزل کا ٹھکانہ تھا ہے ہیں،

وہ حریں بتوں کے خلدی جو جھوٹے نبیوں سے مشورہ کرتے ہیں،

وہ جو زندہ نہیں اور بیج نہیں رکھتے (مکافہ ۲۱: ۸)

خدا تعالیٰ ہماروں کو جنم میں انت پہنچانے سے خوش نہیں ہوا

اور وہ حق ایک سچا رسول

گناہگار کی موت سے خوش ہوتا ہے۔

اس رسول کے بغیر ان باتوں کے بدلے واعظ کون کر سکتا ہے؟

لیکن حقیقت یہ ہے کہ لانا پر چاراً نکری رہے۔

کیونکہ کوئی بھی جانی سے کیسے چلا جا سکا ہے۔

اگر خدا کے زندہ اور بادی کلام کے بارے میں

آنکو شستایا جائے کہ وہ حقیقی مخلوقین کے حقیقی بطریقے حاصل کریں؟

مریانی سے سمجھنے کی کوشش کریں کہ نہیں

یہ نہیں ہے کہ کسی کو ستر ملا جائے،

لیکن یہ کہ ہر اک کو چلا جائے اور ہر اک کو،

آنکو بیان کرو غصب سے محکم دلائی جائے۔

ہم ہر اک کے ساتھ عزت لدار اکابری کا دناؤ کرتے ہیں

اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہر شخص میں، کہم ظرف ترین انسان میں بھی،

اللہ کی شیعے کے بھی نقصہ ثابتی ہیں، جو پوری طرح اُنکی نہیں ہوئے۔

خدا تعالیٰ کی خوبی کی چک، ہر انسان میں ہے اُس لے ملیا،

کسی نہ کسی حد تک روشنی ہے۔

چیز کو وجہ سے وہ جواب دیتے جاتے ہیں،

خدا کلام سنتے تو ہیں،

لیکن ہاتھ سے اکادر کرتے ہیں۔

ہم ہر انسان کی عزت کرتے ہیں

کیونکہ جانتے ہیں کہ کلام اللہ نے خود سوچا

کہ ہر زوج اس لائق ہے کہ اُس کے لئے جان دی جائے

کورو (کلام اللہ) کو خدا کے دینے ہاتھ سر بلند ہوا

جمال پر وہ مباری ایجادی ذہابوں کا عقار گل ہے۔

ہمارا مام ہے
جو چنیدہ لوگوں کیلئے وفاہت کرتا ہے
لورہم اس رسانان کی شان میں کبے گستاخی کر سکتے ہیں
چنکے لئے ہمارا مام، صلی اللہ علی کلام اللہ،
خود وفاہت کر رہا ہو؟

خداء کے قلم اور طاقت کی ادالت

سکھر عظیم ہے!

ہمارا خدا حکم کر دیے والی آگ ہے!
میسے کہ آسی نجات کی کوئی حد نہیں

اسی طرح گاؤں کی عدالت کرنے کا اسے غصب کی کوئی انتہائیں!

اگر آپ خدا کے حضور بھی خطا اور ندرست کا اٹھی احساس محسوس نہیں کرتے،
نہ صرف ان گناہوں کیلئے جو آپ سے سرزد ہوئے
بحد اسلئے بھی کہ آپ فطری طور سے گناہگار ہیں۔
تو ہر آپ پیغام کر لیں
کہ آپ اپر سماں گئی چیز کمانی میں اس محورت کی مانند ہیں۔
آخر کیوں؟

کیونکہ وہ بھی یقیناً آپ ہی کی طرح محسوس کرتی ہے،
یعنی خدا کے حضور گناہ اور خطا کا احساس نہ لاد۔

کیونکہ اس کے لئے توبہ حشیشیہ رسمات ہی کافی ہیں،
لورا کا دماغ شریر ہے اور اس کا ایمان ناقص،

جس نے اپنے محبت ہمراے خیر کو، جو
لبدی زوح عطا کرتی ہے، مدد الا۔

وہ اپنے ہی گمان میں سوچتی ہے کہ جیسے چاہے زندگی گذرا سکتی ہے
یعنی تی فطرت کے بغیر،

اور مسلسل معاف کردی جا جگی
کیونکہ وہ چندہ اسی قوانین کی پا سداری کرتی ہے،
لیکن خود غیر نجاتی اور سرکش حالت میں رہتی ہے۔

کیا آپ اسکی طرح میں گے؟

شرم و ندامت سے عذری

لہر اس احساس کے کہ آنکھی فطرت کی ضرورت ہے؟

وہ سوچتی کہ موت کے وقت اٹھ تھا اس سے خوش ہو گا

لیکن اس روز کا انجماد وہ ہو گا جو وہ سوچ رہی ہے۔

وہ اندر ہیر دل میں ڈوبتا ہوا ایک دن ہو گا تھا کہ ایک روشن دن

یہ فرب خورده محنت سوچتی ہے کہ وہ اپنی زندگی کی مالک ہے

اور وہ چند نہ ہیں تو انہیں کے مطابق ہی سکتی ہے۔

(جنہیں وہ تباہ پر شیر کی میں تو زخمی ہوتی ہے)

اور وہ اپنی ذات میں خوش ہے،

اور ان قوانین سے جن کے ساتھ وہ زندگی گزارنے پر اتفاق کرتی ہے،

اور اس زندگی سے جو اس نے اپنے لئے بنا کر گی ہے،

یا اس زندگی سے جو اس نے اپنے لئے لا حوصلہ در کر گی ہے۔

لیکن جو کوئی اپنی زندگی چالتا ہے

وہ اسے کھو دیتا ہے؛

اور جو کوئی اپنی زندگی کھو دیتا ہے

اور نبی تخلیق کر دے فطرت کا پہل حاصل کرتا ہے

وہ اپنی زندگی بھر دیتا گا،

اور وہ پہلیکانے کے پاس رہے گا۔

کیا خالوند کی غیرت کا تقاضہ یہ نہیں ہے

کہ اس زندگانی کا موت کو سزا لو جائے؟

کیا پھر اسکو اسکے حال پر چھوڑ دیا جائے، لور

اسے سوچنے دیا جائے کہ خدا سے نہیں دیکھ رہا،

جب کہ ایک مرد خدا نے اسے

ما فوق الفطرت طریقے سے پیدا کر

اللہ تعالیٰ اسے دیکھ سکتا ہے؟
کیا الیک سر کش جالت آنکو طیش نہیں دلاتی؟
خدا نے اسے کتنی سال عطا کئے کہ وہ قوبہ کر کے تبدیل ہو،
لیکن اس نے اسکے صبر اور تحمل کو ہاتھ پر جاہز کیا۔
اس حقیقت کو اپنا نے سے اٹھا رکایا کر
خدا کی بھلائی کا احمد ہے کہ اسکی قبیل کی طرف راجهانی کرے۔
وہ سوچتی ہے کہ شاید خدا اسکی طرح ہے
لہذا وہ سر کشی کے عالم میں،
اپنے بے سکھی ماشتوں لوراپی لاتدوڑو زناکاریوں کے ساتھ،
خدا کی غیرت کا احتجان نہیں ہے،
وہ مسلسل طور پر مذکور اپنے خود کے گمراہ،
بلکہ اپنے بیلب کے گمراہ کو،
یا بلکہ کہ خدا کے گمراہ کو بھی رسوا کرتی ہے۔
وہ لورا اسکے عاشق ایک نسل ہیں جن سے خدا کو انفرست ہے
یہ آدم کے ایک عی قسم کے لختی ہے ہیں۔
پسلا آدمی اور اسکی بیوی شیطان کی طرف راغب ہوئے لوراپی ہی
غلط خواہشوں میں گھر کر شیطان سے در غلامے گئے
جب انہوں نے شیطان کے مجھ پر اضطرد کیا
کہ کلام اللہ غلط ہے۔
جب انہوں نے اللہ تعالیٰ اور کلام اللہ کے خلاف
اپنے دلوں کو سخت کیا
تو انہوں نے اپنے اندر ایک گناہگار نسل کو جنم دیا۔
جب انہوں نے اسکے کلام کے خلاف سر کشی دکھائی
یہ سوچتے ہوئے کہ آنکھم خدا سے بلاہ کرے
تو وہ اسکی شیب کے جہاں سے محروم ہو گئے
اور اب اسالی نسل،
گوکر صرف دلنشی کی حد تک نہ ہب کی ہے ایک توکر تی ہے،
لیکن ہمارا سی، جنگ و جدل، حدث و حکمر، قتل و غارت بند پڑی،

بغض رکھتے، غرور و عظیم، خود پرستی، کمالِ گنجائی، لور و هر قسم کے فریب،
کے اندر میر دل میں ڈولتی ہوتی ہے

— سانپوں کا لیا اگر وہ جو سانپوں کے گرد ہی لپھا ہوا ہے!

اور ان کے رامہنالاں ذہر میلے سانپوں کے لمبے مسیدہ ترین سانپ ہیں!

انہوں نے خدا کی محبت کے خلاف اپنے دل سخت کر کر گئے ہیں،

اور اکھاں شرارت بھر اغمرد، گناہ کی بُراست کے احساس کو کاث کر کر دھانے ہے۔ گناہ؟

جوں میں اسکے دل و دماغ پہنچتے ہیں!

بھیروں کے لباس میں خونخوار بھیز یہ،

یعنی نہ ہمیں استو

جسے سختی خواب اور جھوٹے کشف کی تشریکرتے ہیں

اور خدا کی بھیروں کی گمراہی کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔

فوراً ایسا کرنے میں ہی اطمینان نہیں پاتے

بندے پچھے چڑاہوں کو ستاتے ہیں اور

سفاکار اس طریقے سے چھوٹی بھیروں کا گوشت کھا جاتے ہیں

لور اسکے کھر کاٹ ڈالتے ہیں۔

کیا آنکھیں علم نہیں کہ خدا لوگوں سے محبت کرتا ہے؟

اور وہی چاہتا ہے کہ لوگ اسے جانیں

اور یہ جانیں کہ اسکی اطاعت کرنے سے وہ کیا نہ کہتے ہیں!

کیا یہ چند ارادت نہ ہمیں بھیز یہ خدا کو جانتے ہیں

یا بھر خدا کو جاننے کی خواہش رکھتے ہیں؟

قطعی نہیں؟

بلام کے گردھے کی طرح

وہ ایک فرشتے کو دیکھتے ہیں اور ایک بیغام دیتے ہیں۔

اور حتیٰ کہ اگر کوئی آدمی جس کو صرف ایک ہورت کی حمایت حاصل ہو

اپنے آپ کو سچا کار سول قرار دے،

تو یہ بھیز یہ بہت جلد اس کے دوست بن جاتے ہیں

اور اس کے گل گانے ہیں،

لورہ اس شخص کو مار دینا چاہتے ہیں
جو اس کے اپنے ہی قسمی نش کے اختیار سے اختلاف کرے!
یہ جھوٹے نبی ایک جملہ اس کلام پیش کرتے ہیں
اس کلام جو کافوں کو گد گدا ہے
بلاؤن کلام
جو چاہئیں سکا۔

اس غیر بجات یافتہ نبی سے زیادہ دکار لور کون ہو سکا ہے
جو کہ بجات کا دستہ نہیں دکھا سکتا؟
یہ خود تو اس رخنے کو مدد کریں گے،
لیکن یہ قصاص، سمجھی طاقت کے بغیر،
اپنے ہی لوگوں کا خون بھانے سے نہیں کتراتے،
اور اس سے بڑھ کر یہ کہ یہ ایسا خدا کے نام میں کرتے ہیں؟

کیا ان زانی ریا کاروں کو بھی، جو ناقابل اقتدار
ریا کار رہنماؤں کی بیداری کرتے ہیں
آن ہی کی طرح نادم اور شر مندوش کیا جائیگا؟
کیا اللہ تعالیٰ کی غیرت کا قاضی نہیں ہے
کہ اس نمائی فصل کو
جسم میں پھینکا جائے؟
یقیناً، ایک جھوٹے عفت و دیکھنے والا سر کش رسول
اور تمام سر کش دل رکھنے والے
جو جھوٹ سننا پسند کرتے ہیں
اکٹھے جاتے جائیں گے۔
ایک اندر ہمروں میں ڈوفی ہوئی تسل؛
ہم ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں،
اور جیسے ہو وہ جو لب دیتا ہے تمہارے ہمول جاتے ہیں،
تیر لہدی سے لٹے والہ کات
کا استقبال ہم اپنے ہی غربوں میں کرتے ہیں۔

وہ ہمیں بڑے بڑے نشان اور عقاب دکھاتا ہے،
لیکن زد حادی طور سے اور ہے لوگ
اپنے آپ سے تیزیاہ مذاشر جتھے ہیں۔
دنیا کے اے بے مقدور رامبناو خبردار ہو،
سرکشوں پر حضراتی کرنے والے سرکشوں:
اللہ تعالیٰ کے کلام کی اطاعت کرو،
اور اسکے سوت کو جمع کرنے والے پاؤں کو چو مو
اور جس نہ رسمی بھی خلوت تم کے خلاف کرتے ہو
اسکے غصب کی آگ کے شعلوں کو
تم بھی محانت پاؤ گے۔

کوئکہ اللہ تعالیٰ کا غصناں کھنے غیر حقی آدمیوں
پر، جو اپنی ناراستی کے باعث تھی کو بدلتے ہیں،
آسمان سے ظاہر ہو چکا ہے۔

یہ خدا کے دشمن دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ خدا کی خدمت کرتے ہیں،
لیکن سچائی اور نہ ہب کے نام میں،
یہ بدآقا الحنفی کو صلیب دیتے ہیں،
اور اگر ممکن ہو تو وہ الحنفی کو بیس کیلئے داد دا جاہتے ہیں،
لیکن ایسا ممکن نہیں ہے،

کوئکہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی سچائی کو،
موت، جنم اور سماں جھوٹے نبیوں کے خلاف فتح مدد کیا۔
ایسے جھوٹے ولے والے جنم کے نہ کو کشادہ کرتے ہیں،
تاکہ انہی جیسوں کو ہر پر کر جائے،
اور وہ دشمن پر خدا کا کلام منشے کے
غلا کلابا عاشتی ہیں

اللہ تعالیٰ آدم کی پوری نسل سے غصناں ہے
اُس نے اپنے کلام کو مقرر کیا کہ
آدم کی لعنی اولاد کو جاہ کرے، مور
اپنی راستی میں انکو بھاک کرنے کیلئے علیحدہ کر لیا ہے۔

کیا آپ سب سے غافل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حکم جدی کیا
کہ تمام انسانی نسل کو بلاک ہو کر دوبارہ نہ ہونا ہے ؟
کیا اس بات سے بھی واقف ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے
خود اس فربت کو چاری کیا ہے ؟

پرانی راستیت کو اللہ تعالیٰ نے درہنہ حالت میں کیلوں سے گاڑ کر رہے دیا
اور تجیر راستیت کو اپنے جہال کے لباس میں تردد میں سے چلایا
گناہگار مرد راستیت کیلئے سوت کا فرمان
اور چلائیا کمزہ راستیت کیلئے زندگی کا فرمان
عینی الحکم، کلام اللہ کے ذریعے چاری ہو !!

کیا آپ جانتے ہیں کہ اُنہیں آیا
کہ یہ سچائی کی گواہی ہے ؟

ایک روی گورنر (پاٹوس) جس نے حضرت عیسیٰ (یوسف)
کو عدالت کیلئے کمزہ کیا، اس سے پوچھتا ہے،
”سچائی کیا ہے ؟“

اس گنہگار روح کو یہ معلوم ہے تھا کہ در حقیقت وہ خود
اور اس عیسیٰ تمام نسل عدالت کیلئے کمزہ ہے،
جن پر عینی لعنی کلام اللہ اپنے خون و گوشت کی قربانی دے کر
روز قیامت لائیگا۔

پھر کس طرح خدا نے اپنا غصب ظاہر کیا ؟

خدا نے اپنا ہمدرد کتابہ اکلام بھجا
کر وہ ایک دن بیرون کے لئے
ازیت میں جلا گنہگاروں کو اپنے حضور سے ہٹا دے :

خدا نے اپنا جلہ بھوانا لیں لور گناہ سے سترہ کلام،
ایسے جسمانی بدن کی صورت میں جیسا کسی گنہگار کا بھی ہو سکتا ہے،

اس گری ہٹوئی گنہگار دنیا میں سمجھا
تاکہ وہ مسلمان اماری گری ہٹوئی جسمانی بطرت
کو مجرم نظر لے۔

اور تمام نسل انسانی کو جھوٹی طور پر

موت کے گھٹ اتار دیا
اور کلام اللہ کی نبی تخلیق کر دہامت کے ساتھ بد دیا
اُسکے ساتھ جو نئے ایماندار ہیں،

جو سنتے ہیں، یعنی کرتے ہیں اور قبہ کرتے ہیں
اور روحانی طور پر دوبارہ صلی یعنی کلام اللہ جسی ایک نبی
پاکیزہ بطریقہ کے ساتھ بیوی اکے گئے ہیں۔

کیونکہ خدا کسی کی بلا کت نہیں چاہتے
خدا مسلی آدم کو یہ موقع فراہم کرتا ہے
کہ وہ اپنی ایمان سے عاری زندگی میں مر جائیں
اور کلام اللہ کی راہ نبی پاکیزہ زندگی میں
دوبادہ زندگی کئے جائیں۔

تمام نسلی راستی کا سر کر دوبارہ زندگہ ہونا
کیوں کفر ضروری ہے؟
خدا ہماری گنجائش مرضی کو پیغمبر سزا کے کیسے چھوڑ سکتا تھا؟
اُسکی غیرتِ انبات کی اجازت نہیں دیتی۔
اُسکے اضاف اور غیرت کا تقاضہ ہے کہ گنجائش کو سزا لوئی جائے
اور انکو موت کے گھٹ اتار جائے
جنہوں نے اُسکی پیغمبری کے خلاف گناہ کیا۔
یکیں خدا ہمیستے محبت کرتا ہے
وہ اس خلاud کی طرح ہے جس کا دل توٹ چکا ہے
یکین بھر بھی وہ اپنی بے وقاریبوی کو اپنے پیار سے وائس لانا چاہتا ہے،
خدا کسی بھی عالت میں اپنی بخوبی کی چاہی نہیں چاہتا
ہم اپنے ایک ہاتھ کی عقلی کھو کر
تو وہ آسمانی حصالحت کرنا چاہتا ہے
اور دوسرا بہاتھ کے ملکتے
جسی انتہم کے لئے دعویٰ کرتے ہے،
خدا اس زندگانی کو نیا نیا آتا ہے

کر اس کا فیصلہ جان سکے :

کر آیا یہ دنیا سکوا چاہت دیگی

کہ خدا سے نئی تخلیق ہا کر عزت کے ساتھ

و قادری کا اور الماعت شعاری کا عمدہ باندھ کرو اپنی لجھائے،

وہ گناہ جس کی مزاموت ہے لور بخون کا قرضہ سب معاف کر دے۔

اس نے اپنے کلام یعنی پیغمبرت ملے کیاں دنیا میں سمجھا

کہ وہ ہماری دنیا نیت کا جامد لوزہ کر

مغل گنگا رسلِ زانی کے لئے اللہ تعالیٰ کے چاری کرده

موت کے فرمان کو پورا کرے۔

اور یوں اللہ تعالیٰ کی عظمت قائم ہوئی۔

اور میر اس کا کلام دبایہ زندہ ہوا

تاکہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کا،

جو اس نے نئی معاف کی گئی دنیا نیت کے ساتھ کیا،

جنہوں نے اپنے پرانے گنگا دل و دماغ پھوڑ کر

عیسیٰ کا ساول و دماغ حاصل کیا ہو،

اور وہ روحانی طور پر اسکے ساتھ زندہ کے گئے ہوں،

صاحبِ زندہ سکے۔

ایسا لعلے کیا گیا کہ ایسا مداروں کی عزت قائم ہے۔

اس بدی کلام اللہ یعنی عیسیٰ کے لئے اللہ تعالیٰ کی جملہ ہو!

کہ وہ سب جو کلام اللہ کے جعل ہونا چاہتے تھے

ایک بدلہ کرت مستقبل یعنی نئی مخلوق بن کر اللہ تعالیٰ کے پیچے اطاعت گذاروں جائیں

اور اُنکے گنگا رماضی کا کو جو عزت طریقے سے اتنا دیا جائے۔

اگر اللہ تعالیٰ کا وقار

یا اللہ تعالیٰ کے حضور آپ کہا ہر

آپ کیلئے کچھ سختی رکھتا ہو،

تو آج آپ گلوکار کے لئے ایک نئی کی روحانی پیشیابی

اور ذکر عروس کریں گے جو آنکھ اس سمجھ راستے پر لے آئیں کے

جونیات کی طرف لے کر جاتا ہے۔

آپ ایمان کے ساتھ صرف اسکو پہنچ کر بی
اللہ تعالیٰ کا زندہ کلام حاصل کر سکتے ہیں۔
آپ آج یعنی اسکی عطا کردہ نبی انسانیت کا حصہ بن سکتے ہیں۔

لیکن آپ کتنے ہیں،
بیرونے ذہن میں تو کئی سوال ہیں،
آپ تے گناہ پر بڑی تفصیلِ عدالت ہے:
اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو مرد و اشت کیوں کرتا ہے؟
کن کو پہنچ کی امدادات کیوں؟
کیونکہ حال تو مطالبہ مستحق ہے
ایک مختصر تیری کا وقت ہے
گنہگاروں کی ظاہری خوشحال
در حقیقتِ ایک امانت ہے۔
کیونکہ وہ دولت کی وجہ سے ابڑی کافکار ہیں
اور آئندہ عدالت کے لئے تیار نہیں
لہذا ایک سر فرازی دراصل اگئے لئے جاوی کی چھپ ہے
ہم مرد اور بندی عدالت سے
ول کی صرف ایک دھڑکن کے قابل ہے۔
جب ہم موت سے ہمکنہ ہوں گے
تو ہمیں حکوم ہو چاہیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بڑی کلام
کی عدالت کے تحت کے سامنے کھڑے ہیں
جو اس میں ایمان رکھتے،
اور مرد وہ نہیں در سوم کو ترک کرتے ہیں
آن کی سزا کلام نے اپنے اپر لے لی
(ہماری جگہ موت گوارہ کر کے)
جس قدر بھی کوئی شخص گنہگار ہو
جس قدر بھی کوئی ہمیں پست حلیں میں رہنا ہو
اکی حالت جو صرف بندی عذاب کے لائق ہو
اُسی قدر اسے حصیح حاصل ہو گد

ایمان سے عادی لوگوں کے لئے مسیح اکارم

وہ ہمیں بڑے بڑے نشان اور عقاب دکھاتا ہے،
لیکن روحانی طور سے انہیں لوگ
اپنے آپ سے ہی زیادہ حاضر ہے ہیں۔
دنیا کے اے بے مقدور را ہمداخ خبردار ہو،
سرکشوں پر حضرتی کرنے والے سرکشوں:
اللہ تعالیٰ کے کلام کی اطاعت کرو،
اور اسکے موت کو چھڑ کرنے والے پاؤں کو چھو مو
اور جسم در بھی ہوئی خلود تماں کے خلاف کرتے ہو
اسکے غصب کی آگ کے شعلوں کو

تم کبھی محانتہ پاؤ کے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا غصہناک حضت غیر حقی اور مسوں
پر، خواپی پر اسی کے باعث بھی گوہدایتے ہیں،
آسمان سے ظاہر ہو چکا ہے۔

پر خدا کے دشمن دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ خدا کی خدمت کرتے ہیں،
لیکن سچائی اور مذہب کے نام میں،
یہ بد اؤالحق کو صلیب دیتے ہیں،
اور اگر ملکن ہو تو وہ الحق کو بیسٹ کیلئے روایتیا چاہتے ہیں،
لیکن ایسا ملکن نہیں ہے،

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی سچائی کر،
موت، جنم اور سماں جھوٹے نبیوں کے خلاف محمد کیا۔
ایسے ہجھٹ دلے والے جنم کے مند کو کشادہ کرتے ہیں
تاکہ انہی جیسوں کو ہر پر کر جائے،
اور وہ زمین پر خدا کلام سننے کے
قطعاً باعث نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ آدم کی پوری نسل سے غصہناک ہے
اس نے اپنے کلام کو مقرر کیا کہ
آدم کی لختی بولا و کو جاہ کرے، اور
ابنی راستی میں انکو بلاک کرنے کیلئے علیحدہ کر لیا ہے۔

وہ یہ سن کر بڑوں سے لکھ چھوٹوں تک
ایک ایک کر کر نکل گئے

جب سب پڑے گے

اور حضرت میسیٰ اس صورت کے ساتھ تمدھ کے
انہوں نے سر اپر کر کے دیکھا اور کہا۔

کے صورت یہ لوگ کہاں گئے؟

بھی نے بھی تھوڑا اڑاہم لگایا؟

صورت نے کہا، گے خداوند بھی نے نہیں۔

حضرت میسیٰ نے کہا: میں بھی تھوڑا ستم نہیں لگا۔

جا، بھر گناہد کرنا۔ (۲۳)

کمانی میں میان کی گئی صورت جانتی تھی

کرب موت یعنی کھنڈر ہے کیونکہ دو گواہوں (مقرر کردہ قداد)

ذائقے زہ کے عمل میں پکڑا تھا۔

اور توہیت میں اس کی سزا موت ہے۔

حضرت میسیٰ اس صورت کے ساتھ نفرت انگیز رہا اور کر سکتے تھے

جیسا کہ تمام مرد ایسی صورت میں صورتوں کے ساتھ کرتے آتے ہیں۔

یکنہ اسکی جائے انہوں نے اس صورت کو تینی زندگی حصی اور اسے اس قابل کیا

کہ وہ گناہد کرے بعد اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں تینی تحقیق کردہ مسلمان بن جائے۔

یہ تمام لوگوں یعنی مردوں اور عورتوں کے لئے خدا کی مرضی ہے

کیونکہ اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا اور تینی زندگی دینے والا خدا ہے۔

اس مولو کا ابیر کلاب

لہذا میں خدا نے

سوچا

تحقیق کلام کے باعث میان کیا

اور اپنے اٹھی کلام سے پکارا

لور عدیت سے کائنات خلق کی
 لور کسی چیز سے بھی نہیں بلکہ اسکے کلام سے
 گردش کرنے تھے سندے الہی جگہ قائم ہیں
 تمام خلق کی بھائی چیزوں میں سے انسان رہ واحد خلق کے
 جس کے پاس کلامِ عالم و
 کلامِ کویاں ہے
 ایک انسانی کلام
 — جو اپنی روح کو دیکھ سکا ہے
 کوئی نکسہ انسانیت جانوروں کی شیر پر نہیں مانی گئی
 بھر اللہ تعالیٰ کی اپنی شیر پر مانی گئی ہے
 جو ہے
 بد کی خدا اپنے بد کلام کے ساتھ۔ لور اپنی بد کی روح کے ساتھ
 وہی تو ہے جو سچا ہے

اور یہ واحد خدا اکیلا
 گوریت کو ایک نئی تخلیق مانتا ہے
 جو اسکے ہلال کو منعکس کرے
 کوئی نکدہ انسانیت مجھے وہ نہیں مانتا ہے
 وہ آدمی۔ تجربہ نہ شدہ حقل لور جی زندگی پا لینے والی روح ہے

ہم اپنی سر کش خود ستائی ہی کھوتے ہیں اپنا فس نہیں
 ہم اپنی پرانی آزادی شافت ہی کھوتے ہیں اپنی پہچان نہیں
 ہم نہ ہی خیالِ قدامی میں غرق نہیں ہوئے
 ہمیں خدا انکے پچھے کیلئے بھی قسم کے باطنی علوم یا نہ اسرارِ اعمال کی ضرورت نہیں ہے
 ضرورت ہے تو صرف قبہ کی
 لور ہر مقید سوچ کو اس کے کلام کے ہاتھ کریں
 لور بد کی روح کی طاقت سے مظوب ہو جائیں،
 جو حقلِ عیسیٰ اسی میں ہے ہم بھی ہو

تاک جب ہم جسیں ہو لیں یا عمل کریں
ٹاکر رفاقت میں کریں۔

نئے تخلیق شدہ مسلمانوں کے لئے راستے

آخر کار جوانان

سیدھے راستے پر چلنا

شیطان بھی بھی اسے زیر نہ کرپا کا

مجھ راستے کا آغاز اللہ تعالیٰ کا زندہ کلام ہی ہے،

ذکر و دوکالجے جتنی میں عبادت کے مجھ اور راست و سور اعلیٰ منقول ہوتے ہیں

ایک زندہ شخصی کلام جو بھجا گیا اور

اور جس میں زندگی ہو

اور کثرت سے ॥

ایک نئے اور زندہ راستے کے ذریعے

جو صرف لور صرف حضرت میتی کے بے خلا فخری کلام سے ملتا ہے

حضرت میتی نے کہا، میں ہی وور امتہ ہوں

وہ چائی اور وہ حیات میں ہی ہوں

کوئی بھی باپ تک نہیں پہنچ سکا

بر امیرے دیلہ کے ۔

(کوئی بھی دوسرا دریا بانی نہیں،

کوئی دوسرا انی نہیں جو اس سے لفڑ ہو،

آہان کے پیچے لور کوئی ہم نہیں

جس کے ذریعے سے ہم چائے جائیں ۔)

مجھ راستے کا مرکز ایمان ہے

ذکر ہماری اپنی رامبازی جو شریعت کے تین ہو

یا ہمارے کاموں کا تنجیج

اور نہ ہی ہمارے دینی اعمال و احسان۔

یہ اللہ تعالیٰ کی روح کی طاقت ہے
جو ہمیں اسکے کلام پر ایمان کے ذریعے سے ملتی ہے
کہ ہم اسکی مرضی کو پورا کریں
اور اسکی خوشبوی حاصل کریں
جو ہم میں خدا کی رحمتی کو جنم دیتی ہے
اور ایسا ایمان سے ہوتا ہے نہ کہ اعمال سے
مبارہ ہم شنی بداریں۔

راستے کی لہذا توبے سے ہوتی ہے
جس کا مطلب یہ ہے کہ مسلسل اعتراف کریں
اور ان تمام جزوں کو ختم کریں جو ہم
گناہ کی طرف لے جاتی ہیں
یعنی گنگاروں۔

ہم اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں
اور سچائی ہمارے اندر موجود نہیں۔
اگر ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کریں
تو وہ جو سچا اور عادل ہے
ہمارے گناہوں کو محاف کریگا
اور تمام درستی دھوڑالیگا۔

تمامِ انسانیت کا جھکاڑ،
جو اللہ تعالیٰ نے فرد افراداً لا کو نہیں کیا
بلکہ تمام نسل اوم نے شخصی طور پر اور آزادی سے
خود اپنے لئے چھکا ہے۔
اس طرف ہے کہ گناہ کریں ہے تلک ہلاک ہو جائیں۔
لہذا ہمیں اپنے نفس کو دار نہ ہو گا۔
ہمیں اپنے اندر ان تمام جزوں کو ختم کرنا ہو گا
جو گنگار لطیرت میں حصہ دار ہیں
جیسے کہ پرانی انسانیت۔

(ہمیں آدم کی لنت کی طرف سے مرنا ہوگا)
اور ہمیں خدا کے کلام میں دوبارہ علیٰ ہونا ہوگا۔
ہمیں خدا کے کلام کی روحانی لست میں
دوبادہ پیغام ہونا ہوگا۔

سچھ راستے کا درالایب ہے
کہ کلام اللہ،
جو کہ ہر یقینی خدا کی شیعہ ہے (کلسیفیڈ: ۱۵:)
میں ایک زبان کا مل سا
اور صوت گوارہ کی کہ ہر قاتم کے قلب کو
گناہ سے پاک کرے
تاکہ ہم اپنی بندی ہو رشت کا
نئی تخلیقیں کر سکیں
اور روزانہ نئے نئے جائیں اور کامل کے جائیں
اللہ تعالیٰ کا یہ بھید عالمی طور پر پوشیدہ حق
جو اب افشا گیا ہے
کہ میں ایک گلزار نائب کا اپنی حال اور مستقبل ہے
جو تصوراتی یا فرضی امید رانوں نے پالہ کی ہے
وہ حقیقت نہیں۔

سوائے اس بات کے کہ حقیقت درحقیقت
اُنکے مردوں میں سے جی اٹھنے میں نظر آتی ہے۔
راستے کا مرکز
زانیان کامل کی طرف لوٹنے میں ہے۔
جیسے ہم اسکو لیتے ہیں
وہ انکو قوت حاصل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ولاد بننے سکیں
اور ہم جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو گا
تو ہم اس سے ہی ہو گے۔
راستے کے اختتام تک جانچنے کا مطلب یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ کی مکمل اطاعت کی جائے،
اُسکے دش قیمت دو پاں عشق کا علم رکھ
جس کے ساتھ اُس نے ہم سے محبت کی
جی کہ انکی محبت جناب اپنے ہوں سے کرتا ہے
یہ ہے وہ محبت جو خدا ہم سے کرتا ہے
وہ پورا نہ شفقت جو اُسکے پاس ہوا ہم کے لئے تھی
(جس کے پسلے ہام کو اُن کا مطلب ہے سر فراز کیا گیلاب)
حضرت درا یہم خود اس قسم کے پیدا کے ساتھ خدا کی طرف لوئے
جب انہوں نے خدا کی رہائش اپنے دارث کو قریان کرنے کی
رضامندی ظاہر کی۔

صحیح راستے کا انتظام یہ ہے
کہ اپنے روزمرہ کے صحیح کام کا جان بدو بی روح کی
سمعت ہتا نے والی اور تقویت ہٹھنے والی بذات میں کئے جائیں۔
اس قدم کا مطلب خدمت ہے
جو کہ زور سے نہیں
اور نہ طاقت سے کی جاسکتی ہے
بھا اُسکی بدو بی روح سے

آپ یہ دعائیں لگ کر سکتے ہیں

وَاللَّهُ تَعَالَى تَوْرِحَ كَرَنَ لَوْ وَسَافَ كَرَنَ وَالَّبِيْهِ،
میں اعتراف کرتا ہوں اور تیرے کام سے متن ہوں
کہ میر الارادہ گنجائی ہے
اور میں نے گناہ کیا ہے
اور مجھے اُس سے تاروے کی ضرورت ہے۔
میں کلام اللہ پر یقین رکھتا ہوں جو کہ سیلی ہے،

لور تیرے ارادے کامیاب ہے
لور اپنی بیداری روح کی طاقت سے مجھ پاک کر سکتا ہے،
کہ میں اس جیساں سکون۔
کاش میں اسکے مش بہا خون بھائے کوئے بھاؤں۔
یعنی اس چانتے والی قربانی کو جو میرے گناہوں
کی سزا کو منہوتی ہے
میں آج اور ہر روز تجھ کو
پکارتا اپنکا دنی ہوں کہ مجھے
میرے گناہوں سے نجات دے
میں نے تجھے ہر ارض کیا اور
اپنے اور تمہرے درمیان جدائی بیداری۔

اے صلی یعنی اللہ تعالیٰ کے حی اٹھنے والے کلام
میرے دل اور میری ذندگی میں آ
لور مجھے اپنے پیدا سے ہمردے
کہ میں تمہری باطاعت کروں
اور تمہرے احکام کی جو بیداری روح کے الام سے
توبہ ت اور انجمیل میں اترے، ہیر وی کروں۔
جو کچھ صلی یعنی الحج نے کیا، اسکی ہیجا پر،
میں یہ گذرا شہیش کرتا ہوں،
کہ تخلیق کے نئے راستے پر صبری رہنمائی کر۔

تعريف صرف اللہ کی ہو،
اور میں اپنے دل میں یقین کرتا ہوں
کہ حضرت صلی یعنی کلام اللہ
کے ذریعے سے میری دعا سنی گئی ہے۔ آمين۔

کتاب سوم

نئے تخلیق کردہ مسلمان کی دعائیہ زندگی

ہم جو یعنی تخلیق کردہ مسلمان ہیں ہم نے آنکھوں زندگی کا مزروپلے سے عیچکہ لیا ہے
اور اسی لئے یہ موجودہ دنیا ہم سے فرط کرتی ہے۔ (۶۰)

روحانی حکومات کی خیانت سے
ہم روحانی سوت سے روحانی زندگی میں داخل ہو چکے ہیں
اور شیطان

اور بھی کے جات
اور اس موجودہ دنیا کے لوگ،
کیونکہ انسوں نے کلام اللہ تعالیٰ حضرت عینی کے ذریعے
عنی تخلیق کا تجربہ حاصل نہیں کیا
اس لئے یہ صد فہد فرط اور لینڈ اسالی کی روح سے مدد ہے ہیں۔
جور و غنیم میں کام کرتی ہے
وہ اس روح سے جو ہم میں ہے فرط کرتی ہے
لیکن جو ہم میں ہے (عینی ایع)

وہ اس (شیطان) سے ہے جو دنیا میں ہے۔ (۶۵)
اور اللہ تعالیٰ ان سب چیزوں کو ہماری بھلائی کے لئے استعمال کرتا ہے۔
ہم اس ضرورت مدد دنیا کے لئے ہم، ایک خادم کی محبت سے بھر پور،
ٹیکلی کرنے اور اپنے دشمنوں کے لئے
دعا کرنے سے حصہ نہیں ہیں،
اور ہم احتیاط اور محبت کے ساتھ انکی طرف ہاتھ دہلاتے ہیں،
اور خوشی کے ساتھ خدا کے پیغام کی خاطر ڈکھ اخaltaتے ہیں۔

ہمیں ضرورت ہے کہ ہم
اُنکا جو ہم میں ہے روحانی پتھر باور میں
اور روحانی دشمن یعنی شیطان کے خلاف
دعا میں تحریر ہو کر کڑے رہیں۔ (۶۶)
یک روحانی جلد ہے۔ (۶۷)
کلام اللہ کی تحریف ہے۔ (۶۸)
جس نے اس وقت ہم سے پید کیا ہب، ہم اسکے دشمن تھے،

جس نے ہمیں لا تھوڑا طریقوں سے،
اپنے دشمنوں کے لئے بھی،
محبت دکھانے کی حکمت اور طاقت خیلی۔

جنگ کے لئے اپنا بھر باندھ لو

روزمرہ کی اسلامی دعائیں ہم
ہر روز یہ سخنے ہیں:
‘میں پندرہ ماہ تک اہول اللہ کی
شیطان رنجم سے۔’
ہم جو نے تھنیخ کردہ مسلمان ہیں
وہنیں پانچ دفعہ
روحانی بھر باندھ کر
روحش دعا کرتے ہیں۔
کیونکہ ہمارے پاس
گناہ اور موت کی پرانی علیق شدہ دنیا میں
کوئی ‘قام’ رہنے والا شر نہیں،
لہذا ہماری دعا کی اصلیست
اس ظاہرہ دنیا کی طرف نہیں بلکہ خدا کی طرف ہے،
جو ریاستوں اور حکومتوں پر حکر ان ہے۔
ہم شیطان کے مظبوط قلعوں کو خیست و ہلاکت کرتے ہیں
اور خاتمت کی خدمت سے
روح میں جنگ کرتے ہوئے
اپنی دعاویں کو عینی کی جانب کرتے ہوئے اور اُنکی طرف جو مخدیں،
دعا کرتے ہیں کہ اُس میں ہو کر ہم سچا راست پائیں۔
حضرت عیسیٰ یعنی کلام اللہ سیدھے راست پر پڑھنے والے
لماعات گزندوں کے لئے پیچی روشنی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے علاوہ جس کو مقرر کیا
کہ چھ طور سے تخلیق کردہ نئی دنیا پر حاکم ہو ؟
اور آسمان تسلی لور کوئی ہام نہیں
جو آدمیوں میں سے ہو
جس کے وسیلے سے
آنکوں لے قبر سے نجات ملتے۔ (۷۰)

ایک ایسا اصل بڑا جو اللہ کی رلوئیں اپنی اعمال کی وجہ سے حاصل نہیں ہوتا
بنجھے ایک امدادگار یہ ہو سکتا ہے جس سے مسلمانوں کے ساتھ مطہر اور کمی جا سکتی ہے۔ (۷۱)
کہ ہم یا چند وقت کی نماز سے روحاںی بختر کی حفاظت حاصل کریں۔

غیر یعنی صحیح کی نماز،
ظریعی ردوہر کی نماز، (۷۲)

صریعی سر پر کی نماز،
مغرب یعنی شام کی نماز، لور
عشاء یعنی رات کی نماز،

کسی فطل کے غیر ڈھا کو جدید رکھتے ہیں
اور ہم کسی بھی صورت میں ڈھا کو

ایک پنچا کام بھوکھ کرنیں کرتے
کہ خدا کی خوشودی حاصل کریں۔

ہم تواند تعالیٰ سے اس طرح ڈھا کرتے ہیں
کہ جیسے وہ ہمارا رحم کرے والا باپ ہو۔

ہم اس سے اتروی کے ساتھ ڈھا کرتے ہیں،
اس لئے نہیں کہ اسکی خوشودی حاصل کریں
بنجھے اس لئے کہ ہم اسکی خوشودی حاصل ہے،

اپنے پچھے کاموں کے وسیلے سے نہیں
بند اس کے اپنے کاموں میں ایمان کے وسیلے سے۔

— کہ وہی واحد ہستی ہے جس کے پاس گنجائروں کو راجعت نہیں کی طاقت ہے
لور وہی واحد ہستی ہے جس نے نہیں گنجائی رے راجعت نہیں کی طاقت ہے،

لورا یا ہم مردہ نہیں رسالت کے ذریعے سے نہیں کرتے
 بلکہ اپنے کاموں کے ذریعے، اپنے بُری کلام کے ذریعے
 لورا پُری بُری روح کے ذریعے
 جس سے ہم اپنی بُرالی انسانیت چھوڑ کر خوبی تخلیق ہیں۔

وضو (رسامی صفائی)

مسلم طریقہ کار میں ہم زماں سے پہلے و خور کرتے ہیں۔ (۷۲)

ہمارے پاس پانی موجود ہوتا ہے
 تاکہ اینہا دراپنے آپ کو تید کر سکیں
 اس سے پہلے کہ وہ نماز کے لئے مخصوص کرے میں داخل ہوں۔
 ہم کرے میں داخل ہونے سے پہلے اپنے جو تے اُتھرتے ہیں
 خود ہوتے ہیں، کبھی تکب بازو دھوتے ہیں
 اور نجولیں تکب پاؤں دھوتے ہیں۔

خود ہی سے ہم ہوتے ہیں، ہم کرتے ہیں:
 میں اپنے ہاتھ دھوتا ہوں
 ان تمام بُرے کاموں سے جو میں نے کے
 تاکہ میں وہ کام کر سکوں جو لئے خداوندوں سے کر دلانا چاہتا ہے
 میں اپنی آنکھیں دھوتا ہوں
 تاکہ میں صرف ان چیزوں کو دیکھوں جو تو مجھے رکھنا چاہتا ہے
 میں اپنے کالا دھوتا ہوں
 تاکہ میں تیری آوازُں سکوں
 نہ کہ اس دُبایاکی
 میں اپنے پاؤں دھوتا ہوں کہ تم راستے پر مغل سکوں۔ (۷۳)

ازان(۷۸)

موؤن (نماد کے لئے پکارنے والا)
مسجد میں ہماری بھات دش نماز
کیلئے کھڑے ہو کر نماز کی دعوت دے رہے (۷۹)
اور یا کرنے میں اچھے کے لئے
ہمارے عقیدے کی حلاوت کرتا ہے :

الله اکبر، الله اکبر، الله عظیم ہے، الله عظیم ہے
الله اکبر، الله اکبر، الله عظیم ہے، الله عظیم ہے
اشهد ان لا اله الا الله، میں شہادت دیتا ہوں کہ
الله کے علاوہ لوگ کوئی سبود نہیں

اشهد ان عیسیٰ کلمۃ اللہ، میں شہادت دیتا ہوں کہ
یعنی اللہ کا کلام ہے
پیو بلقی الروح الایدیہ، وہ جو بندی روح کو
سمجھتا ہے (۸۰)

المنشق من امر رتی، میرے آقا کے حرم
آتا ہے (۸۱)

عیسیٰ المسیح، کلمۃ یعنی سچ کلام اللہ (۸۲)
و فدی کل اولاد ابراہیم، اور انہم کے تمام داروں کا فدی
بذبح عظیم، ہمارے ہماری عظیم قربانی (۸۳)
و رفعہ اللہ الیہ، اللہ کی طرف اٹھائے گئے (۸۴)
لینڈر یوم التلاع، ملاقات کے دن کی
حجبہ کے طور پر (۸۵)

أَنَّ النَّفْسَ تَأْرُوحُ بِالسُّوْبِلِ هُوَ ظَلُّ النَّفْسِ
القديم لنکون خلیقة جديدة، تاکہ وہ
ہمارے گناہ اکو جسم کو اتارتے لوگوں تخلیق لائے (۸۶)

لأنه حتى الصالح يختبر بالابهان حکر
راجحہ ازی بھی صرف ایمان سے۔ (۸۷)

حسی علی الصلوٰۃ، نماز کی طرف جلدی کرو حسی علی الفلاح
حقیقی کامیابی کی طرف جلدی کرو قد قامت الصلوٰۃ نماز تیار ہے
قد قامت الصلوٰۃ نماز تیار ہے اللہ اکبر
خدا عظیم تر ہے اللہ اکبر، خدا عظیم تر ہے
لا الہ الا اللہ، اللہ کے سوا کوئی اور معبدو نہیں، (۸۸)

ایک خطبہ (واعظ) بہ عنوان
”اس رائل نور اسلیل کی نسل کے لئے خدا کا منصوب“
نجات دلانے والا اسلامی جماعتی جماعت کی نماز

”اللہ کے نام سے جو نیا ہتھ رحم کرنے والا اور سربان ہے
خدا کی حمد ہو۔ خدا کی حمد ہو جس نے تمیں
اپنے کلام کے ذریعے سیدھا استدھار کیا
میں گواہی رہتا ہوں کہ خدا کے سیوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں۔
میں گواہی رہتا ہوں کہ یعنی کلام اللہ ہے
اے لوگو! خدا سے ڈرد
آس دوں سے ڈرد
یعنی روزِ عدالت سے
جب کوئی باپ اپنے پیٹ کے لئے جو بلند ہو گا
اور دعی کوئی بیٹا پانچھاپ کے لئے،
کوئی زیادتی کسی مسلمان کے لئے جو بلند ہو گا،
اور دعی کوئی رملی کسی یہودی کے لئے
اے لوگو! تم جو ایمان رکھتے ہو،
خدا کی طرف لوٹو،

جیسے حضرت آئیم خدا کی طرف لوٹے
 یقیناً خدا واحد ہے اور اپنے کلام کے ورثے یعنی تمام گناہوں کو معاف کرتا ہے
 یقین ہم اُسکے کلام سے واقف ہیں۔
 میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علیؑ اسکا محاذ دینے والا کلام ہے۔
 اُسکے ویلے اللہ تعالیٰ صریان ہے
 یعنی گناہوں کو معاف کرنے والا
 اُسکے دلیل سے اللہ تعالیٰ یہ سعی زیادہ فیاض
 لور خنی ہے بہادر شاہ ہے، حوس ہے،
 اور نہایت درحم کرنے والا ہے۔
 (خطب تحریر سے یقین اوتا ہے،
 لور زمین پر نماز کی جگہ پڑھاتا ہے،
 لور خاموشی سے نمازوں اکرتا ہے،
 دو دبارہ تحریر پر پڑھاتا ہے،
 جو چھوٹی مسجد میں صرف تین چھوٹے زینوں
 پر بخا ہوا ایک نکتہ ہے،
 لور واعظ شروع کرتا ہے۔)

اللہ کے ہم سے جو نہایت درحم کرنے والا ہو صریان ہے۔
 خدا کی حمد ہو۔

وہ جس کے پاس راجہنمای کے لئے خدا کا ذمہ کلام ہے
 کبھی گمراہ خنسی ہو سکتا

اگر ہم حقیقت میں اُسکے کلام کے ساتھ مر پکے ہیں
 اور حقیقت میں اُسکے کلام کے کوئی سے دوبارہ ذمہ کئے گئے ہیں
 تو ہم حقیقت میں موت سے زندگی میں داخل ہوئے ہیں۔
 قرآن پاک کا من بن اس طرف باشده کرتا ہے۔
 یہاں کی طرح اس شخص کو
 (تمسک دیکھا جو اپنی چھتوں پر
 گرا پا تھا، اتفاق گزرنے والی

تو اس نے کماکر
خدا اُس (کے باشندوں) کو
مرنے کے بعد کیوں گزر زندہ کرے گا؟
راسی آئیت میں آگے جمل کر (البقر: ۵۹: ۲)

لکھا ہے:

۔۔۔ بُرْيُونَ كُو دِيْكُو سَرَ
هُمْ أَنْكُو كُو بُرْجَرْ جُوزَدِيَّتِيْهِيْنَ
لُورَانَ پَرَ (کس طرح)

گوشت پوست پچھا دیتے ہیں!
کئی غفرنوں کا خیال ہے کہ

یہ متن حرقی ایل ۷: ۳۰: ۲۱ کی طرف اشارہ ہے

چال لکھا ہے:

خداوند کا ہاتھ مجھ پر تھا
اور اُس نے مجھے اپنی روح میں انعاماً
اور اُس نے ولادی میں جو بُرْيُونَ سے مدد تھی
مجھے انادریں۔

اور مجھے اُن کے آس پاس پو گرد بھرا
اور وکھہ وہ وادی کے میدان میں پڑت
اور نہایت سو سکھی تھیں۔

اور اُس نے مجھے فرمایا۔ آدمزاد
کیا یہ ٹھیاں زندہ ہو سکتی ہیں؟

میں نے جواب دیا
اے خداوند خدا تو ہی جانتا ہے

بھر اُس نے مجھے فرمایا
تو ان بُرْيُونَ پر نجوت کر

لُورَانَ سے کہ
اے سو سکھی بُرْيُونَ
خداوند کا کلام سنو۔

خداوند خداوند یوں کویں فرماتا ہے
کہ میں تم سے اندر روح ڈالوں
لور تم زندہ ہو جاؤ گی
اور تم پر نہیں پھیلاوں گا
لور گوشت پر چڑاوں گا
اور تم کو چڑا پھانساوں گا
اور تم میں دم پھوکوں گا
لور تم زندہ ہو گی
اور جانو گی کہ میں خداوند ہوں
پس میں (حرقی ایل) نے حکم کے مطابق نبوت کی
اور جب میں نبوت کر رہا تھا
تو شور ہوا
اور دیکھ رکھ لے آیا
لور بھیاں آئیں میں مل گئیں
ہر ایک بھائی اپنی بھائی سے۔
لور میں نے نگاہی لٹکیوں کیتا ہوں
کہ نہیں اور گوشت ان پر چڑھ آئے
اور ان پر چڑے کی پوچش ہو گئی
زان میں دمہنے تھا
جب اس نے مجھے فرمایا
کہ نبوت کر
ٹوہوں سے نبوت کر
اے آدم مزلاو
اور ہوں سے کہہ
خداوند خدا یوں فرماتا ہے
کہ اے دم تو چاروں طرف سے آ
اور ان متقولوں پر پھوک کر زندہ ہو جائیں
پس حکم کے مطابق نبوت کی

لوران میں دم کیا
 لور وہ زندگی ہو کر
 اپنے پاؤں پر کھڑی ہو گئی
 ایک نایاب ہوا فلکر
 راس اقتیاں میں کیا لکھا گیا ہے ؟
 کیا کسی جگہ بان کی، جو کسی وقت نہ رہتے
 اور اب زندگی کے گئے ہیں،
 ایک بڑی فوج موجود ہے ؟
 کیا ہم جو ہے تخلیق شدہ مسلمان ہیں
 راس پھتوں والی فوج میں شامل ہیں یا اس سے باہر ؟

ہم مسلمان یہ شہزاد اس قسم کے سوال پر چھتے رہتے ہیں۔
 ہم یہ شہزادے رہتے ہیں، کیا خدا نے ہمیں شامل کیا ہے کہ ٹھیں
 مسلمانوں کے تذکرے سب سے اہم مسئلہ
 ہماری روحانی شناخت کا ہے
 شناخت کے مسئلے کا حل ہمیں پاٹی بعد میں
 حضرت مدحیم اور حضرت اسٹھیل کے ذریعے مل چکا ہے

کئی مسلمان و شمن اسمازوں لور مبلغین
 حضرت مدحیم سے وحدہ کی گئی سرزنشن کے حلق
 سیاہی تشریس کیجانے کے لئے
 باشبل کو استھان کرتے ہیں،
 لور حضرت اسٹھیل کے بارہ میں حقیقی تشریس بیان کرتے ہیں۔
 لہذا کئی مسلمان یہ پوچھتے ہیں،
 ”یہ عمی کیوں کہا جاتا ہے
 کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں سے ایک چینہ قوم کی حیثیت سے،
 مسلمانوں کی نسبت زیادہ ہے کرتا ہے ؟
 یہ سے کلام کو کیوں موڑ توڑ کے چیش کرتے ہیں

کر بہرہ ذکر کے کیے محسوس کریں؟
 لیکن اگر تم تربت
 پیدائش ۵ ملب سے شروع کریں
 تو ہم اپنے ایمان کے سکب بیواد کی طرف لوٹنے پس
 یعنی اللہ کی راہ میں تھے تخلیق شدہ اطاعت گزار کی طرح
 اور وہ سکب بیواد حضرت نہ ایکم ہیں۔
 جیسا کہ کہا گیا ہے، حضرت نہ ایکم خدا پر ایمان لائے
 آکے چل کر نہ ایکم کے بارہ میں کہا گیا ہے
 کہ وہ صحیح راستے پر چلتے والا راجحہ اطاعت گزارنا۔

اسٹھیل کے خدا کی حمد ہو

پہلے انسن باب ۶ کی آیت ۱۰ میں
 حضرت اسٹھیل اور اسکی نسل کے لئے
 خدا کا خاص منصوبہ دیکھتے ہیں۔
 کلام پاک میں
 خدا کا فرشتہ اسی وقت نمودار ہوتا ہے
 جب خدا کا کوئی خاص منصوبہ ہو؛
 اور ۱۶:۱۰ میں اسٹھیل کی ماں، ہاجرہ
 کو خدا کا فرشتہ بتاتا ہے،
 میں تیری لولاد کو یہ صدی خواہ دیکھا
 یہاں تک کہ کثیرت کے سبب اس کا شہر ہر سیچان
 ۱۶:۱۲ کی اصل زبان کا ترجیح اکثر غلط کیا جاتا ہے
 اصل الفاظ یہیں : پرنس. آہم
 چکا مضمون ایسا آؤی ہے جو دیرانے میں روپیگا۔

کا سلیل کا باتحسب کے خلاف

ریکا۔

اسلیل (عرب قوم کا باپ) کے متعلق یہ حوالہ
اور اس کی سب (کھانیوں) کے خلاف و محنی
(اخاق کی طرف اشارہ ہو) قوم اسرائیل کا بلبپ ہے)
ایک ایسی وضھوئی ہے جو آج شرق و سطحی میں پوری ہوتی ہوئی نظر آتی ہے
پیدائش باب ۲۱ میں خدا، اسلیل اور اسکی بیان کو جانے کے لئے
درست میں آتا ہے،

اسی طرح جیسے آج خدا یہ سب سے مسلمانوں کو چاہتا ہے۔

پیدائش ۲۱:۱۹ میں مرقوم ہے: پھر خدا نے اسکی آنکھیں کھولیں
اور اس نے پانی کا ایک کوان دیکھا۔

آج خدا، اسلیل کی اولاد میں سے بہت سوں کی آنکھیں کھول رہے ہیں
اور وہ کلام اللہ کی طرف آرہے ہیں جو کھاتا ہے،

اگر کوئی آدمی بیساکھ میں
تو میرے پاس آئے اور پڑے
بد قسمی سے ران عداوت رکھنے والے بھائی
یعنی اسلیل اور اخاق، کے پیٹے یہ بخول چکے ہیں
کہ اسکے باپ اکٹھے روئے

جب انہوں نے اپنے باپ حضرت مدینہ کو فن کیا،
بیساکھ کما گیا ہے،

سکنیہ کے خار میں جو مرے کے سامنے ہے۔ (پیدائش ۹:۲۵)

تمہاری ۳۲-۱۰:۱۲

میں ہم ایک اور وضھوئی دیکھتے ہیں،

کہ اسلیل کے سینے (قیدار—پیدائش ۱۲:۲۵)

خدا کی طرف ہمیں آئیں گے

”کور جریدوں میں اسکی شاخوں کریں گے“

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اشارہ ان نے تخلیق شد
مسلمان مشریوں کی طرف ہے
جن کو نجات دلاتے والی اسلامی
دولت کے لئے بھجا جائے،
اللہ تعالیٰ نور اسکے کلام عینی یعنی ہمارے چانے والے کی
ملادعات کی دعوه۔ (عاصم)
پھر دیکھیں سوریا ۲۰: ۷

سیدنا کی سب بھیزیں تیرے پاس بحیث ہو گی
نیاوت کے میڈھے تیری خدمت میں حاضر ہو گے
و منہج پر متوجہ ہو گئے
نور میں اپنی شوکت کے گمراہ جلال ہٹھو گئے
اس سے زیادہ واضح طور پر خدا کیسے بیان کر سکتا ہے
کہ مسلمانوں میں ایک میداری آنکھی ہے؟
پورا اکش ۲: ۱۱۲۹ میں ہم جدید سلم زندگی کو دیکھتے ہیں
جب ہنلی بدالقدس میں انجلی کا پرچار کیا گیا:
خور کریں کہ اس متن میں عرب اور
”سوپاہی“ (شام اور عراق)، ”لبیا“،
”پار تھی اور ماذی“ (کوہت کا حصہ اور کردستان)
— اسلحیل کے تمام پیڑان میں سے ہیں
جو آڑی رہوں میں تھی تخلیق کے طور پر خدا کا
جلال ظاہر کریں گے۔
خدا کے پاس رہان کی نجات کا ایک منصوبہ ہے
اور وہ انگوچانا چاہتا ہے
ٹپاک کے خلاف اپنی پاک عدالت سے۔
ای طرح مجھے وہ چاہتا ہے
کہ یہودی اور غیر یہودیوں کے درمیان
ظلاکانہ عدالت سے ان کو چالایا جائے۔

نئی تخلیق میں ہم سب اکٹھے امن کیا تھوڑہ سکتے ہیں

وہ عدلوں، جسے کلام نے دشمنی کے درخت پر،
تمام نفرت سمیت اپنے جسم میں آزدرا،
جان سے مار دی گئی ہے
ببہہ عدوں میں سے جی اٹھا
تاکہ ہمیں ہماری عدلوں کے خلاف
خدا کی پاک عدلوں سے ہمیں محفوظ لاۓ
اور فتح کا بیقین و لاسکے۔

یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان
اسر اکٹل کے علاقے کی وجہ سے جو دشمنی ہے
وہ خدا کی نظر میں ناپسندیدہ ہے۔
اپنے کلام میں خدا انکو ملامت کرتا ہے جو چلتے ہیں
اور علاقوے کی وجہ سے ایک دوسرے کا خون بھاتے ہیں۔
خدا فرماتا ہے:

”لور زمین بیویوں کے لئے بھی نہ جائیگی
کیونکہ زمین میری ہے اور
تم میرے سماں اور سماں ہو۔“ (احمد: ۲۵: ۲۳)
وس میں اہم بھروسہ ہے کہ زمین خالق خدا کی ہے

ہم سب بیان پر کہہ گھری کے بعد مر جانے والے سافر ہیں۔
ایک زیادت پر ہیں، آنماں اور ایمان سے گزر رہے ہیں،
تاکہ معلوم کر سکیں کہ ہم خدا کی محبت،
جو اسکے کلام یعنی میتی کے الام کی کتاب میں ظاہر ہوئی،
کی املاحت کر سکتے ہیں۔

وہ یہودی جو مسلمانوں سے نفرت کرتے ہیں وہ پاک خدا سے بھی نفرت کرتے ہیں
جس کے کلام نے یہ وعدہ کیا کہ وہ آخری دنوں میں مسلمانوں کو چاہیگا۔

وہ مسلمان جو یہودیوں سے نفرت کرتے ہیں وہ پاک خدا سے بھی نفرت کرتے ہیں
جس کے کلام نے یہ وعدہ کیا ہے

کہ وہ آخری دنوں میں زمان نہ رہدہ بہیوں میں
روحانی زندگی کا دام پھونک دے۔

اور اس سے بناہ کر وہ اس خدا سے نفرت کرتے ہیں
جس نے وعدہ کیا کہ یہ بیان لار ایم کی زمین پر،
جسمانی طور پر دوبارہ زندہ کی جائیگی
ویسے ہی جیسے ایک دن وہ روحانی طور پر
حضرت لار ایم کے پیچے ایمان میں زندہ کئے جائیگے۔

وہ یہودی جو مسلمان سے نفرت کرتا ہے
لور وہ مسلمان جو یہودی سے نفرت کرتا ہے
وہ اپنے مشترک باب لار ایم کے خدا سے نفرت کرتا ہے
کیونکہ مسلمان اور یہودی بھائی بھائی ہیں۔

اگر ایک لار ایم کی زمین کی خاطر دوسرے کا خون کرتا ہے
تو وہ خدا کی زمین میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کر رہا ہے۔
دونوں ایک دوسرے کو جہنم کی طرف دھکیل رہے ہیں
لور اپنی تمام جگنوں میں کون بہتر ہے؟

لیکن کلام کیا کہتا ہے؟
”جو کوئی اپنے بھائی سے عداوت کرتا ہے
وہ خوبی ہے اور تم جانتے ہو کر

بکسی خونی میں بیٹھ کی زندگی موجود نہیں رہتی (۱۴: ۳۶)۔ (۱۵: ۲۷)

تم جو کہتے ہو کہ تم یہودی ہو
(اور نہیں ہو کوئنکہ تم اپنے بھائی مسلمان سے نفرت کرتے ہو)

تو یہ کہ ورنہ تم میں کوئی بدی ذمہ کی نہ رہے گا۔

تم جو کہتے ہو کہ مسلمان ہو

(اور نہیں ہو کیونکہ اپنے بھائی یہودی سے نفرت کرتے ہیں)
تو بہ کرو ورنہ تم میں کوئی بدی نزدیگی نہ رینجی!
اگر کوئی مسلمان یا یہودی یہ کے، میں خدا سے محبت کرتا ہوں
اور اپنے بھائی سے نفرت کرے
تو وہ جھوٹا ہے
کیونکہ وہ جو اپنے بھائی سے محبت نہیں کرتا
جسے اس نے دیکھا ہے،
خدا سے کیوں کر محبت کر سکتا ہے
جسے اس نے دیکھا ہی نہیں؟ (آل یو حجۃ ۲۰: ۳۷)

اقام

لقطا قائمہ کا مطلب ہے "کھڑا کر و لانا"
الله اکبر، اللہ اکبر: خدا عظیم ہے، خدا عظیم ہے
اشهد ان لا الہ الا اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا
کوئی لور محبود نہیں،
لشہد ان عیسیٰ کلمة اللہ، میں گواہی دیتا ہوں
یسی اللہ کا کلمہ ہے
حسی الصلاة، نماذِکو و وڑو، حسی علی الفلاح،
اصل کامیابی کی طرف وڑو، قد قامت الصلاة، نماذِتیار ہے
قد قامت الصلاة، نماذِتیار ہے
الله اکبر، اللہ اکبر اللہ عظیم ہے، اللہ عظیم ہے
لا الہ الا اللہ، اللہ کے سوا کوئی لور محبود نہیں، (۹۰)
اشهد ان لا الہ الا اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا
کوئی لور محبود نہیں،
اشہدان عیسیٰ کلمة اللہ، میں گواہی دیتا ہوں
یسی اللہ کا کلمہ ہے
ہو یلقی الروح الابدية، وہ جو لبڈی روح کو

مجملہ ہے (۹۱)

المنشأة من أمر رقى، بمرس آقا کے حمرے
آئی ہے (۹۲)

عیسیٰ المیح، کلمۃ عیسیٰ سچ، کلام اللہ ہے (۹۳)
وفدی کل اولاد ابراہیم، لراہم کے تمام درثواب کافری
بندیع عظیم، نورہماری علیم قربانی (۹۴)

ورفعه اللہ الیہ، اللہ کی طرف اخراجے گئے (۹۵)
لبندر یوم الثلاٹ، ملاقات کے وین کی
تیرہ کے طور پر (۹۶)

اَن النَّفْسُ لَا مَارِةٌ بِالسُّوءِ
بل ہو ذلِّ النَّفْسُ الْقَدِيمُ
لنکون خلقاً جدیداً، تاکہ وہ ہمارے گناہ کو دھرم
کو دور کر کے ایک نئی چلتی مادرے۔ (۹۷)

لَا هُنَّ حَتَّىٰ الصَّلَاحَ يَعْتَبِرُونَ بِالإِيمَانِ
 حتیٰ کہ راجیعی بھی صرف ایمان سے (۹۸)

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ عَزِيزٌ ہے (۹۹)
سبحانک اللہمہ، اے اللہ تمام جلال تھیے ملے
بحمدک، اور تعریف صرف تم رے لئے ہے
وتبارک اسمک، اور تم راہم مبارک ہے
وتعالیٰ، اور تم تری گستاخ ہے
جدک ولا اللہ غیرک، اور تم رے علاوہ کوئی اعلیٰ ذات نہیں ہے
اعوذ باللہ من مثل اللہ کی پناہ مگکاہوں
الشیطان الرجیم، شیطان مردود سے۔ (۱۰۰)

الفاتح

قرآن کا پہلی ایک دعا ہے۔ (۱۰۱)

بسم الله الرحمن الرحيم، اللہ کے نام سے
جو نہایت رحمٰم اور ترس کرنے والا ہے،
الحمد لله، تعریف اللہ کی ہو،
رب العالمین، جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے
الرحمن الرحيم، بذاتیان نہایت رحمٰو والا۔
ملکہ یوم الدین، انساف کے دن کا حاکم
ایک نعبد و ایک نستعين،
اسے پروردگار ہم تحری کی عبادت کرتے ہیں اور تجویزی سے مدد مانگتے ہیں
اہدنا الصراط المستقیم،
ہم کو سیدحداد است دکھا
صراط الذین انعمت عليهم،
ان لوگوں کا راستہ جس پر تو پناہ فضل و کرم کرنا ہا
غیر المغضوب عليهم،
ذان کے جس پر غصہ ہوتا ہا
ولا الصالین، (آمین)
لورنگ گراہوں کے۔ (آئین)۔ (۱۰۲)
ولو تری، صرف اگر تو دیکھ سکتا (۱۰۳)
اذا المجرمون، جب قصور روا
ناکسو رو و سهم، اپنے سر پنجے جھائیں گے
عند ربہم، اپنے رب خدا کے سامنے (یہ کہتے ہوئے)
ربنا اب سخرا، ہمارے خدا ہم لے دیکھ لیا ہے
وسمعنا، لورہم لے کن لیا ہے:
فأرجعوا نعمل صالحاً أنا موقدون
اب ہمیں و ایسیں ٹھیک ہوئے (دنیا میں)
ہم نیک عمل کریں گے: کو کہا ب ہم
قطیعی ایمان لا تے ہیں۔ (۱۰۴)
سبحان ربي العظيم، میرے عظیم بالکی تجدید ہو
سبحان ربي العظيم، میرے عظیم بالکی تجدید ہو

سبحان ربِي العظيم، سرے عَظِيمِ الْكَلْكَی تَبَحِیدُهُو (۱۰۵)
سمع الله لمن حمده، اللہ اسکو سناتھے جو اسکی حمد کرتا ہے (۱۰۶)
ربناک الحمد، اے ہمارا الکلکب تمام تعریف تجھے واجب ہے
الله اکبر، اللہ عظیم ہے (۱۰۷)

سبحان ربِي الاعلیٰ، تَبَحِیدُ میرے اللہ کی جو سب سے بارہے
سبحان ربِي الاعلیٰ، تَبَحِیدُ میرے اللہ کی جو سب سے بارہے
سبحان ربِي الاعلیٰ، تَبَحِیدُ میرے اللہ کی جو سب سے بارہے
الله اکبر، اللہ عظیم ہے (۱۰۸)

الله اکبر، اللہ عظیم ہے (۱۰۹)

سبحان ربِي الاعلیٰ، تَبَحِیدُ میرے اللہ کی جو سب سے بارہے
سبحان ربِي الاعلیٰ، تَبَحِیدُ میرے اللہ کی جو سب سے بارہے
سبحان ربِي الاعلیٰ، تَبَحِیدُ میرے اللہ کی جو سب سے بارہے
الله اکبر، اللہ عظیم ہے (۱۱۰)

بسم الله الرحمن الرحيم، اللہ کے نام سے
جو نیاں رحمٰیم اور رَحْمٰن کرتے والا ہے،
الحمد لله، تعریف اللہ کی ہو،
رب العالمین، جو تمام خلوقات کا پروردگار ہے
الرحمن الرحيم، بلا اصریان نیاں رحمٰیم والہ
مالك یوم الدین، انساف کے دن کا حاکم
ایاں نعبد و ایاں نستعين،
اے پروردگار ہم تیری ہی جبارت کرتے ہیں اور تجوہی سے مدعا کتے ہیں
اہدنا الصراط المستقیم،
ہم کو سیدھا راستہ دکھا
صراط الذین انعمت عليهم،
ان لوگوں کا راستہ جن پر تو پنا قضل و کرم کرتا رہا
غیر المفضوب عليهم،
ذان کے جن پر بخشنے جو تاریخ

وَلَا الظالِمُونَ، (آمِينَ)

اور نہ گرہوں کے۔ (آمِين)۔ (۱۲)

تعالیٰ الكتاب المقدس، کلامِ الٰی میں خلاش کرو: (۱۳)

لَا نَهَىٰكُمْ عَنِ الْحَيَاةِ الْلَّبَدِيَّةِ

كُونَكُمْ تَمْسِحُونَ كَمْ زَعْدَكُمْ هُنَّ

وَالْكِتَابُ يَشَهِّدُ أَنَّمَا يَوْمَيْكُمْ هُنَّ مُحَمَّدٌ

اسْمَهُ وَالْأَرْضُ تَزُولُانَ، آسَانَ الْأَرْضَ مُنْثَلٌ جَائِيَّهُ

وَكَلَامِي لَنْ يَزُولُ، كُلُّنِي بِأَنْكَمْهُ تَلَمِّسُ لِلْأَيْمَنِ (۱۴)

اللهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ عَظِيمٌ هُنَّ (۱۵)

سِبْحَانَ رَبِّيِ الْعَظِيمِ، مَرَّةٍ عَظِيمٌ بِالْكَيْ تَحْمِدُهُ

سِبْحَانَ رَبِّيِ الْعَظِيمِ، مَرَّةٍ عَظِيمٌ بِالْكَيْ تَحْمِدُهُ

سِبْحَانَ رَبِّيِ الْعَظِيمِ، مَرَّةٍ عَظِيمٌ بِالْكَيْ تَحْمِدُهُ

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ

اللَّهُ أَكْبَرُ سَمِعَ جَوَاحِدَ حَمَدَهُ

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ

اللَّهُ أَكْبَرُ سَمِعَ جَوَاحِدَ حَمَدَهُ (۱۶)

رَبِّنَاكَ الحَمْدُ، اَنْتَ هَارِبٌ مَا لَكَ حَدَّ الْتَّرِيفِ صَرْفٌ تَرَسِّعُهُ

اللهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ عَظِيمٌ هُنَّ (۱۷)

سِبْحَانَ رَبِّيِ الْأَعْلَىِ، تَحْمِيدُ مَرَّةٍ الشَّكْرُ جَوْسِبُ سَمِعَهُ

سِبْحَانَ رَبِّيِ الْأَعْلَىِ، تَحْمِيدُ مَرَّةٍ الشَّكْرُ جَوْسِبُ سَمِعَهُ

سِبْحَانَ رَبِّيِ الْأَعْلَىِ، تَحْمِيدُ مَرَّةٍ الشَّكْرُ جَوْسِبُ سَمِعَهُ

اللهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ عَظِيمٌ هُنَّ (۱۸)

سِبْحَانَ رَبِّيِ الْأَعْلَىِ، تَحْمِيدُ مَرَّةٍ الشَّكْرُ جَوْسِبُ سَمِعَهُ

سِبْحَانَ رَبِّيِ الْأَعْلَىِ، تَحْمِيدُ مَرَّةٍ الشَّكْرُ جَوْسِبُ سَمِعَهُ

سِبْحَانَ رَبِّيِ الْأَعْلَىِ، تَحْمِيدُ مَرَّةٍ الشَّكْرُ جَوْسِبُ سَمِعَهُ

اللهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ عَظِيمٌ هُنَّ (۱۹)

التحياتُ لِلَّهِ وَالصَّلواتُ وَالطَّيباتُ

تمامِ کامِ جوِ الظافرِ اور اعمالِ جسمانی کے وسیلے سے

اور سلسلہ کی ترقیات کے طبقے کے جانے ہیں اللہ کے لئے ہیں۔

اشهدُ ان لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مِنْ گواقِ وَحْيَوْنَوْں کَهُ اللَّهُ كَهُ سوا

کوئی بور معمور نہیں،

اشهداں عیسیٰ کلمۃ اللہ، میں گواہی و خاتمہ
عیسیٰ اللہ کا کلمہ ہے

ہو یاقی الروح الابدیہ، وہ جو لبی روح کو
مجھاتے ہے (۱۲۲)

المنشق من امر رتی، سیرے آنکے حکم سے (۱۲۳)

عیسیٰ المیسح، کلمۃ عیسیٰ مسح، کلام اللہ ہے (۱۲۴)

و فدی کل اولاد ابراہیم، اور ایم کے تمام ولادوں کا فدیہ

بذیع عظیم، بور ہماری علیم قرآنی (۱۲۵)

و رفعہ اللہ الیہ، اللہ کی طرف اخلاعے گئے (۱۲۶)

لینڈر یوم التلاع، ملاقات کے دن کی

حیرت کے طور پر (۱۲۷)

ان النفس لامارة بالسوء

بل ہو ذل النفس القديم

لنکون خلقاً جدیداً، تاکہ وہ ہمارے گناہ اکو جسم

کو دور کر کے ایک نئی تخلیق بنے۔ (۱۲۸)

لأنه حتى الصلاح يختبر بالإيمان

حتى كـ راعيـ مـ بـ صـ رـ اـ يـ مـ اـ نـ سـ (۱۲۹)

الله أکبر، اللہ عظیم ہے (۱۳۰)

بسم الله الرحمن الرحيم، اللہ کے نام سے

جو نہایت رحیم اور ترس کرنے والا ہے،

الحمد لله، تعریف اللہ کی ہو،

رب العالمین، جو تمام حکومات کا پروردگار ہے

الرحمن الرحيم، لا اسریان نہایت رحم والا

مالك یوم الدین، انساف کے دن کا حکم

ایاک نعبد وایاک نستعين،

اے پروردگار ہم تیری ہی مہابت کرتے ہیں اور تھوڑی سے مدد مانگتے ہیں

اھدنا الصراط المستقیم،

ہم کو سیدھا سست دکھا

صراط الذین انعمت علیہم،
ان لوگوں کا راستہ جن پر قوانینِ فضل و کرم کرتا رہا

غیر المفضوب علیہم،
ذان کے جن پر نخٹے ہوتا رہا

ولا الضالین، (آمن
لورہ مگر اہول کے، آئین (۱۳۱)

الله اکبر، اللہ عظیم ہے (۱۳۲)

سبحان ربی العظیم، میرے عظیم بالکل کی تمجید ہو

سبحان ربی العظیم، میرے عظیم بالکل کی تمجید ہو

سبحان ربی العظیم، میرے عظیم بالکل کی تمجید ہو

سع اللہ لعن حمدہ

الله اکسی ساختے ہو اسکی حمد کرتا ہے

ربنا لک الحمد، اے مارے الک خدا تعریف صرف تیرے لئے ہے

الله اکبر، اللہ عظیم ہے (۱۳۳)

سبحان ربی الاعلیٰ، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے

سبحان ربی الاعلیٰ، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے

سبحان ربی الاعلیٰ، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے

الله اکبر (۱۳۴) اللہ عظیم ہے (۱۳۵)

الله اکبر (۱۳۶) اللہ عظیم ہے

سبحان ربی الاعلیٰ، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے

سبحان ربی الاعلیٰ، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے

سبحان ربی الاعلیٰ، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے (۱۳۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللہ کے نام سے

جو نہایت رحیم اور ترس کرنے والا ہے،

الحمد للہ، تعریف اللہ کی ہو،

رب العالمین، جو تمام گھوفات کا پروردہ گاہے

الرحمن الرحیم، خواہ بیان نہایت در گھوال۔

مالک یوم الدین، انصاف کے دن کا حاکم

ایاک نعبد و ایاک نستعين،
لے پروردگار ہم تحری ہی مبارکت کرتے ہیں اور تحویل سے مدد آگئے ہیں

اہدنا الصراط المستقیم،
ہم کو سیدھا راستہ دکھا

صراط الذین انعمت علیہم،
ان لوگوں کا راستہ جن پر تو انہا فضل و کرم کرتا رہا
غیر المقصوب علیہم،
زمان کے جن پر ختنے ہو ہمہ
ولا الصالین، (آمین)
اور نہ گمراہوں کے، آمین (۱۳۸)

الله اکبر، اللہ عظیم ہے
سبحان ربی العظیم، میرے عظیم بالک کی تمجید ہو
سبحان ربی العظیم، میرے عظیم بالک کی تمجید ہو
سبحان ربی العظیم، میرے عظیم بالک کی تمجید ہو
سمع الله لمن حمدہ

اللہ اکلی خاتمے جو اسکی مرکزت ہے
ربناک الحمد، لے ہڈے الگ انداز تعریف صرف تحری کرے لے ہے
الله اکبر، اللہ عظیم ہے (۱۳۹)

سبحان ربی الاعلیٰ، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے
سبحان ربی الاعلیٰ، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے
سبحان ربی الاعلیٰ، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے
الله اکبر، (۱۴۰) اللہ عظیم ہے (۱۴۱)

الله اکبر، (۱۴۲) اللہ عظیم ہے

سبحان ربی الاعلیٰ، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے
سبحان ربی الاعلیٰ، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے
سبحان ربی الاعلیٰ، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے
الله اکبر، اللہ عظیم ہے (۱۴۳)

التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبات
تمام کام و الاطاٹ اور ایسا جسمانی کے سیدے
اور مل کی قرآن کے دلیل سے کے جاتے ہیں اللہ کے نئے ہیں۔

اشهد ان لا اله الا الله ، میں گوائی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا
کوئی اور سبجو نہیں ،

اشهاد ان عیسیٰ کلمہ اللہ ، میں گوائی دیتا ہوں کہ عیسیٰ اللہ کا گلہ ہے
پھر یاقی الروح الابدیہ ، وہ جو بدنی روح کو بھیجا ہے (۱۳۲)

المنشق من امر رنی ، میرے آقا کے حرم سے (۱۳۵)

عیسیٰ المسبیح ، کلمہ عیسیٰ مسیح ، کلام اللہ ہے (۱۳۶)

وفدی کل اولاد ابراہیم ، ملائیم کے تمام ولادوں کا فدیہ

بذیع عظیم ، اور جاری ٹھیم قرآنی (۱۳۷)

ورفعہ اللہ الیہ ، اللہ کی طرف اٹھائے گئے (۱۳۸)

لینڈر یوم النلاق ، ملاقات کے دن کی

شہر کے طور پر (۱۳۹)

ان النفس لامارة بالسوء

بل ہو ذل النفس القديم

لنکون خلقاً جدیداً ، تاکہ وہ ہمارے گناہ آکو جسم

کو دور کر کے ایک غیٰ چلتی ہوئے۔ (۱۵۰)

لانه حتى الصلاح يغترب بالايمان

حتى كر راحیزی بھی صرف ایمان سے (۱۵۱)

السلام عليكم آپ پر اللہ کی سلامتی ہو

ورحمة اللہ اور اس کا رحم (۱۵۲)

السلام عليكم

آپ پر اللہ کی سلامتی ہو

ورحمة اللہ

اور اس کا رحم (۱۵۳)

جبرائیل ۱۱: ۱۶۲۱۳ اور ۱۳: ۱۳

ایک ایماندار کی سافرت کہیاں کرتے ہیں۔

اگلی کتاب آجکو اس سافرت کی جانب

نہ لے دے گی جس کا آغاز آپ کی دعاوں میں

آپکے ایمان کے اتر سے ہوتا ہے

کتاب چهارم:
بیان تحلیقی اعتراف (کلمہ)

کیا آپ جانتے ہیں
کہ اللہ کی مخفی روح کے ویلے سے
آپ کوئی تخلیق چاہرہ رہی ہے؟
بہت سے لوگوں کو یہ علم نہیں کہ یہ چیز ہے
لیکن حقیقت سمجھا ہے

حضرت مسیح جو سچائی ہے یہ کہا تے۔ (۱۵۲)
کہ آپ کو روح میں خلیل انتیار کرنا اور جی اٹھنے کی نی
زندگی میں نیا خلوق ہوا پڑو رہے
اس نئی زندگی میں جو حضرت مسیحی یعنی کلام اللہ

موت کو لکھتے دیکھ اور قبر میں سے ہی اٹھ کر ظاہر کرتے ہیں۔

یہی تخلیق جس کا حضرت مسیحی اصرار کرتے ہیں
لئی چیز نہیں ہے جس کے بغیر آپ زندہ رہ سکتے
لورنہ ہی آپ اس انتخاب سے گریز کر سکتے ہیں
آپ کوئی روحاں پر بیدائش کو قول کرنے برداشت کرنے

یا نظر انداز کرنے کا چنانہ کرنا ہی ہو گا
ایسا کرنے سے آپ اپنی بدی م Hazel کا چنانہ کر یعنی
دنیا میں دو حصم کی انسانی نسلیں موجود ہیں:

ایک دو جو ایک ہی دو فصیلہ اہوئے ہیں
اور بدی خدا سے جدا اور
موت کی طرف گامزن ہیں:

اور دوسری نسل دو جو دو فصیلہ اہوئی ہے
اور بدی روح میں ہو کر بدی طاپ، (۱۵۵) اطمینان

لور خوشی کی طرف گامزن ہے۔
آپکو ایک نسل سے دوسری نسل میں پیدا ہونا لازم ہے
آپکو یہ جنم حاصل کرنا ضروری ہے۔
انسانی نسل کی تخلیق کامل ہونے کیلئے کی گی

تاکہ وہ کامل خدا کو منعکس کرے۔

لیکن تمام انسانی گھرانے نے خدا کے قوانین کو توڑا ہے
اور اپنے آپ کو گنگا رہ جان کے باعث راستے سے مخفف کیا ہے۔ (۱۵۶)

ظاہر ہے کہ ہم اپنی پرانی نظرت اور پرانی سوچ

کی خواہشوں کو پورا کرنے کے باعث

تصور و ادراہیں مادر دوڑ کے گئے ہیں

اور سیدھے عدالت کی طرف گاہن ہیں۔

ہمیں تھی پیدائش کی اور تھی زندگی کی ضرورت ہے

جو خدا کے جی لمحے والے کلام یعنی یوں (عینی)

کی پاک رفتاقت میں ملتی ہے تاکہ ہمدرودھانی طور پر

زندہ کئے جائیں۔

زندگی کا حوالہ استاد ہے

جو خدا نے اسیں دیا ہے۔

خدا کے کلام (عینی)

لے ہم سے یہاں کی خاطر یہ کیا کہ

ہم پر ترس کھاتے ہوئے ہماری

موت کا فیصلہ خودا پے لوپ لے لیں

بھروس نے ہمارے عوض مرکر قبر پر فتح

حاصل کرتے ہوئے موت کی طاقت کو نیستہ ہاود کیا۔

جو کوئی بھی کتابے کے بیچ نہیں ہے وہ جو شہادت ہے

اور ذہنی اثر سراپ کے بھکاوے میں ہیں۔

ایسے بھک کی حکمت

اپر سے نہیں

بحد زمیں، نفلان اور شیطانی ہے۔ (۱۵۷)

لیکن اگر آپ سچائی کو اپنے دل میں مجدد ہیں

اور اگر آپ ایمان برکھیں کہ سچائی آپ کے دل میں ہے

اور اپنے ہونٹوں سے سچائی کا اقرار کریں،

تو آپ بھی زندگی کی نیزت کی طرف سفر کا آغاز کریں گے۔

آگے جو بات بہت بیجان انگیز اور حرمت اگنیز ہے
وہ یہ ہے کہ ہم پے ایمانداروں کے سامنے سچائی کا اقرار کرتے ہیں
اور ہم سچائی کو اپنے بدن کے دلیلے اور عمل و وجود کے ساتھ
ہضم کر داول اسکی تدوین کرنا شروع کرتے ہیں
اور سچائی کی بحودی لور
بیش کے لئے خدا کے لوگوں کے ہمراہ
سچائی کا مطالعہ کرتے ہیں۔

پھر آخر کل کیا ہو گا؟
سچائی (عینی) خود ہمیں
چال سے چال سکے جائیں۔
الحمد لله! سبحان اللہ!

انسان کلام یا اقرار کس طرح کر سکتا ہے؟

لیکن کوئی اپنی انسانی زندگی میں
صیلی کو زندگا کر کر کھرا یا
نیا تحقیق کر دہ مسلمان بن سکتا ہے؟
صرف اور صرف کلام اللہ میں ایمان سے۔
حضرت عینی نے اصلاحیہ فرمایا کہ
پوری کتاب میں اسکی آمد کے علاوہ لور کجھ ذکر نہیں ہے۔ (۱۵۸)
اور یہ سمجھے،
کہ جیسی کتاب کا مرکزی مضمون اور مہدی
بدی زندگی کے مکاٹش کا ماکر عینی ہی ہے۔
کیا کوئی لور آدمی بدی زندگی دینے والا اللہ کا کلام ہے؟

سوت کو جھکرنے والے بدی کلام کے علاوہ
 اور کون قائل کرنے پر آواہ کرتے ہوئے بیات کہہ سکتا ہے:
 "زد، حق بور (بدی) زندگی میں ہوں
 کوئی صریح سیلہ کے بغیر اٹھ جک شیش پہنچ سکتے
 حضرت عیسیٰ نے پر زور اطاعت کیا
 کہ جس طرح نے اللہ تعالیٰ میں بدی زندگی موجود ہے
 اسی طرح اس نے اپنے کلام کو بدی زندگی عطا کی: (۱۶۰)
 کیونکہ اس کا کلام عین اسلام کا لکھارث ہے
 جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور میں انہر نے والے نے پاک عمد میں
 طاقت اور حکیمت سے عدالت اور حکمرانی کا تمام اقتدار سنبھال دیا۔
 مگر جن کے اندر حضرت عیسیٰ رجھے ہیں
 صرف وہی نبی ملک شدہ آنکھیں اور دل رکھتے ہیں
 جن کے ساتھ وہ حضرت عیسیٰ کی سچائی کو دیکھتے بور قبول کرتے ہیں،
 سچائی جو اللہ کے کلام میں قلب بند ہے
 تحریری طور سے یا
 نبوت کی پھتوں میں کے لامہ سے یا
 ملامت کے طور پر،
 حضرت عیسیٰ اور انگی سچائی
 فلسطی سے پاک اور درست کتاب
 کے ہر در حق پر موجود ہے۔
 حضرت عیسیٰ ہی خدا کلام ہیں
 اور صرف اسکے سر کے الفاظ ہی پچے کلام کے الفاظ ہیں
 جو بدی دوح کے الام لکھتے گئے ہیں۔

اگر کسی سچائی ہے تو،
 ہر کوئی اس پر ایمان کیوں نہیں لے؟
 کیونکہ کوئی انسان جو اللہ کی بدی دوح کے بغیر ہے
 وہ ان الفاظ کو قبول نہیں کرتا

جو اللہ تعالیٰ کی بدی روح سے چاری کئے گئے ہوں (۱۶۱)۔

لور کوئی بھی اس بدی روح کی معاوٰت کے بغیر

یہ نہیں کہہ سکتا کہ میتی خدا کی عدالت کا

غرضی، بدی پرور الہی کلام ہے۔ (۱۶۲)

کوئی بدی روح کی معاوٰت کے بغیر یہ نہیں کہہ سکتا:

‘اللہ کے سو اور کوئی مسجد نہیں

لور میتی کلام اللہ ہے’

نفسی انسان،

اگرچہ وہندی بھی ہوں یا

نفسی انسانوں کے پیالے کے مطابق علمی بھی،

تحریری کلام اللہ جو کافی از روحمانی طور پر کیا جاسکتا ہے

اس چانے والے کلام حقیقتی کے لئے کوئی شوق نہیں رکھتے۔

اس نفسی اور غیر محاجات یادوں انسان نے

کوئی فرق کتاب،

کوئی فرق تجات کا بیان،

اور کوئی فرق بیواع (میتی) کو قول کر کما ہے۔ (۱۶۳)

لیکن ہمیں کتاب بعدی صفائی کے ساتھ یہ کہتی ہے

کہ اگر کوئی آدمی

محاجات کا گوئی اور بیان لائے

تو اسے بدیک حبّم میں ڈال دیا جائے۔ (۱۶۴)

لوگوں نے اپنی ملکداری کی تبلیغیں

کئی جعل میتی بیش کے ہیں۔

لیکن سچا واحد میتی

دیتی ہے جسے صیب کلام میں آٹھ کارہ ہوا ہے،

لور ایک حق دخدا کے لوگوں میں پہنچا گیا۔

کوئی بھی آدمی اس مکافہ میں کم خالی نہیں کر سکتا

اور نہ ہی اس میں سے کچھ خالی سکتا ہے۔

یہ لازوال ہو را تبدیل ہے۔

تاہم، آپ پر لازم ہے کہ حضرت عیسیٰ کے سچے کلام کو سمجھیں۔
اور آپ عیسیٰ کو کلام کی کمی و محدودیوں میں دیکھیں
یہ لازوال کلام اللہ تعالیٰ کی شخصی درجہ کی محاونت سے
مکافہ کے ذریعے زند قدم کے ان آدمیوں کو ملا جو
خدا کے زندہ کلام کو، اس وقت سے بھی پہلے جانتے تھے
جب الٰہی کلام عیسیٰ اُنکی انسانی حلل میں وارو ہوں (۱۲۵)

انہیا کے ذریعے (۱۶۹)

خدائے، ان سب کو جو دعا کرتے وقت اس جاتب دیکھتے تھے،
جمال پر اس کلام سکونت پہ رہے،

نجات کا وہ خدا کیا تھا۔ (۷۷)

کلام پیاک میں خدا کا کام اسکی
اپنی شخصی تشریب ہے لور خدا
یہ اکشاف اپنیاک کلام کے ذریعے کرتا ہے
جو خیر اجتماع میں اپنی بذری بر روح
کی قوت میں، لوگوں سے ملتا ہے،
اور عیسیٰ ہی وہ کلام ہے
اور عیسیٰ ہی وہ کام ہے

اور عیسیٰ ہی خدا سے ملتے کا وہ خیر اجتماع ہے جو دنیا کے صر ائں قائم کیا گیا ہے
عیسیٰ ہی ایک ذرا کی چیزی بھر تی ضیافت ہے،
ذر کی وہ روحلن روئی،

جو آسمان سے ہتل ہوئی
کہ تمام انسان یہ بات بدر کریں کہ وہ کون ہے
اور یوں بیٹھ کیا زندگی پایا گے۔
عیسیٰ ہی وہ عجیب شہadan ہے
اور وہ طلاق میں رکھی گئی روشنی
جو مردہ حال اور آدمیوں کے

میاود لوں کو روشن کرتی ہے۔

عینی بدی زندگی کے عمد کا کلام ہے۔

عینی زائر کی قابل قول قرائی ہے۔

گناہ جسکے باعثتفس (روحِ حلم) میں خدا اگر جہاں ہوا

اور ہماری اسری کی جاریہ جاتی کا سبب تھا۔ (۱۶۸)

لیکن اگر خدا نے حضرت مولانا تم کے فرقے ہوں کون ہتا،

تو وہ اپنی بھی نہ چھوٹے گا۔

اگر ہم اپنی بے اعتقادی میں ان سے ناط جوڑتے ہیں۔ (۱۶۹)

اور اگر عدالت خدا کے گھر سے شروع ہوتی ہے

تو پھر ان کا انعام کیا جوگا۔

جو حضرت عینی کے پیغام پر ایمان نہیں لاتے؟ (۱۷۰)

ان کی بھی اتفاقی کلام کے روید و عدالت ہو گی۔

وہ جو بدلست خود خدا ہے قابل تفسیر گھر ہے

جسے آدمیوں نے بے ارادہ جہاں کیا، بھی ہاں

صرف اس لئے کہ ترس کھا کر ان کا انکار و دیا جائے

اور حضرت مولانا تم کا پاک خدا، جو ہماری ریاضت کی مجھ سے ہے،

انہیں بھیش کے لئے مردوں میں سے جائے۔

یہ وہی سمت ہے جس میں،

الش کی بدی روح کی مدد سے ہم اقرار کرتے ہیں،

خدا کے سوالوں کوئی مجبود نہیں

اور عینی کلام اللہ ہے۔

عید الاضحیٰ کی یادگاری میں ہمارا اقرار

جب ہم نے تخلیق کردہ مسلمان اپنی تھی تخلیق کردہ
عید الاضحیٰ کی عبادات میں نجات دلانے والی صحافی کا اقرار کرتے ہیں،

تو ہماری عبادات صرف لفظوں کی حد تک نہیں رہتی

اور نہ یہ ایک کو سکھی مذہبی رسم ہوتی ہے
 جب ہم حضرت عیسیٰ کی عید الاضحیٰ میں کھاتے اور پینتے ہیں
 تو ہم نہ ایتم کے ساتھ کے گئے
 خدا کے حیرک عمد کی تجدید کرتے ہیں۔ (۱۷۱)
 اسکا لا تبدل محاپدہ
 جو ہماری نجات کی بیاد ہے۔

عید الاضحیٰ کی توضیح

قرآن پاک فرماتا ہے کہ اگر
 ایک ذائقہ کو حکم کرنے سے
 روک دیا جائے،
 تو جسی قربانی
 سیرہ (کردو)۔
 حج کے نقطہ عروج کے وقت
 ایک قربانی کی ضیافت کمالی جاتی ہے
 جو کہ اس خدا کو یاد کرنے کے لئے ہوتی ہے
 جو ہم سب کے ساتھ،
 حضرت نہ ایتم کے وقت سے پلٹر ایک وفادار ہے،
 جس نے ایک 'ظیم قربانی' دے کر
 نہ ایتم کے ولادت کا فدیہ دید
 عید الاضحیٰ قربانی کی ضیافت ہے
 جس کے ذریعے زائر
 اللہ تعالیٰ کے حضرت نہ ایتم کے ساتھ اللہ حم کے عمل کو یاد کرتا ہے۔

کل دنیا شش
 حج کے ساتھ ساتھ

ایک پر سرتیار آوری کی صفات مٹا کی جاتی ہے
 خدا نے حضرت مولانا احمد پر جو ترس کھلایا اسکو کید کیا جائے ہے
 ایک پر جوش بیادگاری
 اس صفات کی وجہ ہے
 صرف مٹا (کہ کے نزدیک ایک جگہ) میں ہی نہیں
 بلکہ دنیا میں مشترک کہ طور پر
 تمام ایمان دار جو جان کیسی بھی ہیں
 اس صفات میں شامل ہو کر روح میں زائر بن جاتے ہیں۔
 ان کا مقصود صرف سیار آوری ہی نہیں ہوتا
 بلکہ ایک عبادت گزارامت کی حیثیت سے
 ایک مشترک شفاقت حاصل کرنا بھی ہوتا ہے۔

زائر جو قربانی کے لئے بڑے
 یادو سرے چانور چیل کرتے ہیں
 انہوں نے یقیناً یہ کہا تو پڑھ رکھی ہے
 خدا تک نہ انکا گوشت
 پہنچتا ہے لورنہ خون۔ (۱۷۳)

ہم انچیل کی کتاب میں پڑھتے ہیں (نیا عالم دار)
 "کیوں نکہ ملکن نہیں کہ بیلوں لور بجروں
 کا خون گناہوں کو دور کرے،" (۱۷۴)
 لور وہ صرف کلام اللہ یعنی عصیٰ
 کے گناہ سے مخصوص دلائے دوالے
 خون سے راجعہ فخرائے جاتے ہیں،
 تاکہ ہم رخصب اللہ سے
 ضرور تجھیں۔ (۱۷۵)
 وہ جو ایک جا لور کے خون کو
 کلام اللہ کے خون پر ترجیح رکھتا ہے

و خدا کا سچا طاعت گزار نہیں ہے،
کیونکہ اُنھیں کافون جس نے اپنے آپ کو
ازلی روح کے وسیلے سے
خدا کے سامنے عیب (ور بعیب تھا) ترین کر دیا
تھا مارے دلوں کو مرد کا مول
(خود مانتہ راحیہ تھی کاربن) سے کوئی بنا کر رہا
تاکہ زندہ خدا کی حمدات کریں؟ (۱۷۶)

حمد کی شر آکتی ضیافت شیطان پر فتح کا جشن ہے

عید لاٹھی کی ضیافت کا ملامتی تھا،
شیطان پر ایک کامل فتح ہے، جو
شیطان کو سکرہد کر گناہ کو سوچ، کلام اور
عمل میں رذ کرنے کی طرف اشارہ ہے،
کیا آجیاد ہے کہ خدا نے بھی
اسی فتح کو ایک پتھر پھیلنے والے
جو انسان پر ولہے میں علامت ملیا ہے؟

کیا آجکیواد ہے جب خدا نے
شیطان کے جنگجو جانی جویں پر
ایک کسن جنگجو داؤ کے ذریعے
فتح حاصل کی۔

یہ پانچ پتھروں کے ذریعہ ہوا تھا
اور پسلائی پتھر جو پھیل کر اسے کام کر دکھلای
داو دنیا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح
ایک اور جنگجو یعنی فرعون کو بر قلزم میں ختم کیا،
لور دا دو لے یاد کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لوگوں کو
کس طرح غالی سے آزوی بورزندگی

کی طرف بھرت کا حکم دیا۔

جو حوالہ تعالیٰ نے فرعون سے آزوی دلائی

اگو کما گیا کہ اللہ تعالیٰ کی اس نیچا جشن

قریبی کی بیاد آوری کی صفات کی صورت میں، سفر کے لئے تیار

کمرے ہوئے جلدی جلدی کھانا کھاتے ہوئے

نائزین کی طرح منیا چائے۔

جیسا کہ قرآن پاک میں کہا گیا ہے

سورا ضی میں ہم نے موئی اور ہدوان کو

نجات اور ایک روشنی

اور ایک یادِ عطا کی۔ (۷۷: ۱)

دنیا ہر میں

حضرت موئی کی بھرت کی قربانی کی صیافت

سال کے ایک ہی وقت منائی جاتی تھی

چاہے ایمان درود اور کے شر کی نیزدست کریں

یا نہ کریں۔

وہ ایک شر اکتی کھانا تھا

جو کہ القدس میں اللہ کے گھر میں بھی منیا جاتا تھا

اور میز کے گرد گھروں میں بھی۔

وہ ایک شر اکتی کھانا تھا،

کیونکہ وہ خدا کے ساتھ اور

امان میں پے بھائیوں کے ساتھ

رفاقت پر زور دیتا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے گھر میں منائے کامیڈ

یہ تھا کہ عمد کی اہمیت پر زور دیا جائے کے،

اور اس عمد کے وفادار خدا کو وہ لوگ بیاد کریں

جو اس صیافت میں شامل ہوتے ہیں۔

جج کے وقت

ایک خاص ضیافت کے دن
عبداللہ حنفی کی ضیافت آج بھی منائی جاتی ہے۔
اور وہ جو نجی خلیفہ کرتے
میں وقت سے منائے ہیں۔
یہ ایک بہرہ گیر شراکت ہے
جو قد اسکے بعد گیر محمد کی بو قادوری کی طلاق میں ہے۔

ہم شیطان کو کیسے کھکھلاتے ہیں

ہم جو نبی حملق کے مسلمان ہیں
لورڈ اود کے ساتھ ملتے ہیں اور شیطان کو پتھر مارتے ہیں
تاہم جو پتھر ہم مارتے ہیں وہ وہ جانی پتھر ہے
ٹھوکر کھلانے والا پتھر،
وہ پتھر دلکو، جس کا خوشی خسوس ہے،
خدا کا آئندہ لا جھگجو کلام عیسیٰ ہے۔

جن کے پاس نبی حملق کی آنکھیں ہیں
وہ اس پتھر کو روشنی کے ایک گردے کی طرح دیکھتا ہے
جسے ہم اللہ تعالیٰ کے کام کے جسم ہوئے کی یاد گاری میں توڑتے ہیں
یہ وہی پتھر ہے جو انہوں کے لئے اڑی نہادت کی ٹھوکر کیا عاث ہتا ہے
یہ وہی پتھر ہے جسے خدا نے زمین پر

شیطان کو کاٹت دینے اور ہمیں

ہمارے گناہوں سے مغلیص دلانے کے لئے پھینکا

ہم جو نبی حملق کے مسلمان ہیں

قریبی کی ضیافت جو ہمیں شراکت میں داخل کرتی ہے۔

شامل ہو کر حضرت موسیٰ کے نلای سے آنلوی
کی طرف حج میں شرکب ہوتے ہیں۔
یہ دشراحت ہے جو ایناں دلوں کے ساتھ رفاقت کی بیانی کو ظاہر کرتی ہے (۱۷۸)
اور یہ یہ موی عید الاضحیٰ ہے

اخجل فرماتی ہے کہ ہم: کہ میں پر پرسی
اور سافر ہیں۔ (۱۷۹)
اس کا مطلب ہے کہ ہم دنیا میں تو ہیں
لیکن دنیا کے نہیں
کیونکہ ہماری زندگی رہنے کی طاقت
اللہ کی البدی روح سے آتی ہے
اسکے الہائی الفاظ ہیں واسع طور سے تاتے ہیں
اکے پیاروں میں تمہاری منت کرتا ہوں کہ
تم پسپن آپ کو پرنسی اور سافر جان کر
بسانی خواہشوں سے پر بیز کرو
جو روح سے لڑائی رکھتی ہیں۔ (۱۸۰)
ہم ہی تخلیق کے مسلمان
صرف قربانی کی صیافت میں ہی شامل نہیں ہوتے
بلکہ ہم اپنے جسموں کو ایک زندہ قربانی
گذانے کے لئے ذکر کرتے ہیں۔ (۱۸۱)

عید الاضحیٰ اور موسیٰ

پادری گھس کر ہم نے موسیٰ کو کتاب اور
نجات عطا ہت کی۔ (۱۸۲)
تو ہست کہتی ہے:
اور موسیٰ نے خداوند کی سب باخس لکھ لیں

لور میں سویرے امکر

پہاڑ کے نیچے ایک قریانگاہ اور بنی اسرائیل
کے بارہ قبیلوں کے حساب سے بارہ سو انہائے

اور اسے بنی اسرائیل کے جوانوں کو بھیجا

جنہوں نے سو تھنی قربانیاں چھا بیس

اور بیلوں کو فوج کر کے سلامتی کے ذمہ

خداوند کے لئے گزارنے

لور موتی نے آواخون تکریباً سو انہوں میں رکھا

لور آواخ قربانیاہ پر چھڑک دیا

پھر اس نے عمدہ نامہ لیا

اور لوگوں کو پڑھ کر سنایا

انہوں نے کہا کہ جو کچھ خداوند نے فرمایا ہے

اس سب کو ہم کریں گے اور جان رہیں گے۔

تب موتی نے خون لیکر لوگوں پر چھڑکا

لور کما دیکھو یہ اس عمدہ کا خون ہے جو

خداوند نے ان سب باتوں کے بارہ میں

تمہارے ساتھ باندھا ہے۔

تب موتی لور بارہوں لور ندب لور لہو

اور بنی اسرائیل کے شریروں کو لپرے

لور انہوں نے اسرائیل کے خدا کو دیکھا

لور اسکے پاؤں کے نیچے نیام کے پھر کا پھر ترا تھا

جو آسمان کی ہائیڈ شفاف تھد

لور اس نے بنی اسرائیل کے شرقا پر

اپنا ہاتھ نہ لٹھایا۔

سو انہوں نے خدا کو دیکھا (انہوں نے سکندر کا تجربہ حاصل کیا

اور خدا کو تصوف میں دیکھا)

اور کھایا اور پیا۔ (خروج ۲۲:۳۴)

عہد کی کتاب سے متعلق

خون کا استعمال
اں بات کا پیشہ مینی تھی
کہ عیتیق الحج کو یعنی کلام کو جسم ہونا اور
قریانی کا خون گزرا ناچال۔

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ خدا کے قدر کو
خون سے ہی روکا جاسکتا ہے؟

جو خون کی قربانی حضرت موسیٰ نے دی
وہ خدا کے قدر کو روکنے کے لئے بھی تھی
کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے راحبناہ قدر میں گنگار کو
اسکی سزا دیتا ہے جو اسکے گناہوں کے مطابق ہو
اس لئے اسکی روک قدر اہم ترین ہے
خدا گنگاروں سے طہر کرنے میں حقِ جانب ہے
اور اسکے قدر کو ہٹانے کے لئے
ہمیں قولِ نذر کے مطابق ہو
موسیٰ کی قربانی کا خون ہی کارپ و لزقد (۱۸۳)
حضرت موسیٰ کی بریہ خالہر عنوان کے گنگار پر خدا کے قدر کی سزا
سے درست طور سے چاہا جاسکتا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے
کہ ایک چانور کی قربانی دی جائے
جو تو بد کے ہونے گنگار کی جگہ لے لے
اللہ اپنے رحم میں اس چانور کی اجادت دھانے
تاکہ معافی اس طریقے سے نہ دی جائے جیسے
انصاف کو منظہک میں بازیا جادہ ہو۔
خدا بھی بھی گنگاروں کی سزا کو
ہمیں قول قربانی کے بغیر نہ چھوڑ
تاکہ انصاف کی ہماچل سزا کو پورا کیا جاسکے

بوربادی کے کرب کو صحیح صحیح برداشت کیا جائے
 جب تک گنبد کو یہ مسلم ہے کہ وہ
 قصور و اور ہے اور سزا کے لائق ہے
 اور اسکو اس بات کا علم ہے
 ایک قابل قول عوضی قرآنی کے چالوں کے سزا نامنے کے بغیر
 انصاف کا تقاضہ پورا نہیں ہوا ہے
 وہ خدا امطینان حاصل نہیں کر سکا
 کیونکہ وہ چانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رفاقت
 کے لئے وہ پاک نہیں ہوا۔
 بے انصاف کے خلاف خدا کے قدر کی روک قائم ضروری ہے
 اور خدا کے انصاف کو تم حضرت جانش،
 پچھتائے گئے کو بھی موت کا تجربہ حاصل کرنا ہو گا، (۱۸۳)
 اور ایمان میں قوبہ کی پیچی شیخانی عی
 گنبد کی رہنمائی کرے
 تاکہ دشیں اور موت سے مخلق گناہوں کو روکا جائے
 اسی بیدار صحیح حادثی حاصل ہو سکے ہے۔
 لیکن خدا کے ساتھ پیچی رفاقت اور اسکے ساتھ تمام
 مرعات حاصل کرنے کی جیادات سکتی ہیں،
 یعنی حمد کی میز پر اسکے امر لہ کھانا اور پیٹ

عید الاصحیٰ نور عیسیٰ

صلیب دینا مسلمی شرع کی سزاوں
 میں سے ایک ہے۔
 سورۃ کوہ میں، ۵: ۳۳
 میں ہم پڑھتے ہیں کہ صلیب دینا شادی کرتی ہے
 "آخرت میں... بدلے بحدی عذاب" کی۔
 تو زندگی میں

حضرت مسیح فرماتے ہیں، جو کوئی بھی درخت سے
لکھا جائے اس پر خدا کی لخت ہے۔ (۱۸۵)
صلیب دینا شادی کرتا ہے
خدا کے جنم میں ترک کرنے کو

عیتیٰ یعنی کلام اللہ جانتا تھا
کہ اسے خدا کی طرف سے حکم ملا ہے
کہ وہ دنیا کے گناہوں کو اٹھالے جائے
وہ اس بات کو بھی جانتا تھا کہ خون اور گوشت میں
کامل کلام اللہ کی حیثیت میں وہ دنیا کے گناہوں کے دکھا
اور جسمی لغت کا پورے طور پر تحریر کر سکتا تھا
اور صرف وہی ان کو کھلی قول طریقے سے اٹھالے جاسکتا تھا
تحریری کلام نے گناہوں کی موت کا حکم دے رکھا ہے، کیونکہ
جسم کی جان خون میں ہے... جان درکھنے ہی کے سبب سے خون
کھارہ دیتا ہے: (۱۸۶)

اور صرف خدا کا زندہ کلام اسکا دو اٹھانے والا خادم
ہی موت کو اٹھالے جاسکتا ہے
وہ اپنا کلام ہازل فرمایکر ان کو خلدو ہتا ہے... ہماری ہی سلامتی کے لئے اس پر
یاست ہوئی تاکہ اسکے مارکھانے سے ہی ہم خلپائیں۔
لہذا زندہ کلام نے ہمارے امام کی حیثیت سے
تحریری کلام کی تائید ہوئی کہ اور اپنی عجیب منزل، جو اسکے
لئے مقرر تھی، پر چل۔

حضرت عیتیٰ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو پاک ہے
اور گہنہار انسانوں کے درمیان جو پاک نہیں
ہیں، دشمنی موجود ہے
اور صرف کلام اللہ اپنے یعنی خون سے ہی
اللہ انصاف نور بدی کے خلاف اسکے قرکو

ہلنے کی صفات ہو سکتے ہے اور یہی صفات
پر قادر طریقے سے اللہ تعالیٰ کے رؤیہ کو
ہمارے چشم میں بدل سکتے ہے۔

عیسیٰ کی گھر میں قائم مسجد کفارہ کی شام کے جمعہ کے دن

صیٰ سے دعا کرنے اور پکڑوائے جانے کی رات
وہ القدس کے ایک کرہ میں اپنے شاگردوں سے ملا
اس نے اپنے شاگردوں کے پاؤں
دھونے کی رسم لوایا ہی تھی۔
وہ سب مجھے پاؤں
زمین پر پینٹھ گئے
کر رے میں کوئی نہ موجود نہیں تھے
اور اس حیثیت سے پر کرہ مسجد کے مشتبہ قفر

حضرت عیسیٰ ایک لام، صوفی، رسولی، یا یہ
اور نہ ہمیں رہنمائی طرح
اپنے حلقت کے خاص چندیہ آدمیوں سے
مسجد میں بات چیت کر رہے تھے۔ (۱۸۸)
اُس رات حضرت عیسیٰ اپنے آپ کوچے لاماعت گزار
کی حیثیت سے ہفت کریں گے،
جنہوں نے کہا، میری نہیں بخود تمہری مر خی پوری ہو۔
کونے کسی دوسرے آدمی کے لئے
بھی بھی لایا کام گیا ہو کہ وہ کلام اللہ ہے؟
اللہ کے سامنے اسکے کلام کے علاوہ
نور کوں نیادہ جھک سکتا ہے؟
جو اپنے کلام میں ہی اکثر اہو
وہ ہی اسکے سامنے جمکنے سکتا